چون صفحات مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

درین هنگام برکت انضمام وسیله مفخر عظیم اشعار و کبار مصباح الانوار است

دیوان ابرار

در نعت

احمد مختار

من تصنیف مطلع انوار لاهوتی مقطع اسرار جبروتی مهبط افضال رب جلیل شاعر بے عدیل
عاشق زار حبیب پروردگار مولانا حافظ شاه محمد ابرار عالم صاحب المتخلص به ابرار [illegible]

در مطبع نامی موسوم پریس اله آباد بطبع متین و مقبول جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرا مطلع ہے خاو بہر حمدِ کبریائی کا
سخن اپنا نہو کیوں دلنشین ساری خدائی کا

جو دیکھا غور سے تو صورتِ قدرت نظر آئی
بشر اک آئینہ ہے حسنِ ذاتِ کبریائی کا

نہین پہونچا فرشتہ بھی وہان تک مین جہان پہونچا
کہو تحسین دیکھو حوصلہ میری رسائی کا

اگرچہ پردہ اُٹھ جائے دوئی کا چشمِ بینا سے
نہین زیبا ہے بندہ کے لئے دعویٰ خدائی کا

نہین ہے کوئی وحدت مین تلاشِ امتیاز اصلا
وہی ہے فرشِ شاہی کا وہی بستر گدائی کا

یہہ قطرہ بھی اوسی دریائے وحدت کا ہی شیدائی
زبانِ موج پر ہے حرف جسکی آشنائی کا

لگی رہتی ہے غربت مین نظر سوئے وطن اپنی
کمال اس خار کو غم ہے گلستان کی جدائی کا

بتا اوس یار بے پروا کے کوچہ کا نہین ملتا
مین بسمل ہوگیا ہون جسکی تیغِ کج ادائی کا

ہوئے بیہوش موسی اب دکھائے کسکو وہ جلوہ
تماشا دیکھتا ہے آپ اپنی خودنمائی کا

او سکی شربت دیدار کی آنکھین پیاسی ہین ۔۔ بھرا ہے سر مین سودا جسکے دری جبہ سائی کا

لکھا ابرار سب دیوان مین نے وصف حضرت کا ۔۔ مرا مقطع ہے مطلع مہر نعت مصطفائی کا

محمد صلعم مصطفےٰ ہے نور شمع کبریائی کا ۔۔ بھلا کیونکر نہ پروانہ ہو دل ساری خدائی کا

نہو کیون مقتدائے مرسلان وہ سرور عالم ۔۔ خدائے پاک نے بخشا ہے خلعت پیشوائی کا

یہہ ظلمت خانہ تھا محتاج جلوہ عہد آدم سے ۔۔ فروغ آفتاب آسمان اجتبائی کا

اسیران عذاب آخرت کو روز محشر مین ۔۔ اوسی کی ذات اقدس سے توسل ہے رہائی کا

کیا ہے زار مجکو اس قدر آزار ہجران نے ۔۔ کہ اب اوٹھتا نہین صدمہ فراق مصطفائی کا

نہین ہے ای شہ جود و کرم خورشید گردون پر ۔۔ یہہ ہے پیر فلک کے ہاتھہ مین کاسہ گدائی کا

دکھا دے دل شکستون کو وہ زلف اپنی کہ تسکین ہو ۔۔ ترے ہر موئے مشکین مین اثر ہے مومیائی کا

حبیب خالق کون و مکان کی جسم اقدس پر ۔۔ ہوا اصل علی کیا ٹھیک جامہ پارسائی کا

خدا کو اوس نے دیکھا جس نے دیکھی آپکی صورت ۔۔ رخ روشن نبی صلعم کا آئینہ ہے حق نمائی کا

ابوبکر رض و عمر رض عثمان رض علی رض کی آبیاری سے ۔۔ بنا رشک ارم گلزار دین مصطفائی کا

انہین کی ذات سے ابرار اوجالا ہی شریعت مین
جلایا ہے انہین چارون نے چوبک رہنمائی کا

زمینِ نعت مین بوتا ہون بوٹا جاودانی کا
کہ یہہ ہستی ثمر ہے نخلِ باغِ کُلِّ فانی کا

جہان مین فیض ہے یہہ مصطفیٰؐ کی مدح خوانی کا
کہ ہے ایک شور عالم مین مری شیرین زبانی کا

مرے شعرون مین وصفِ گوہرِ بحرِ رسالت ہے
بہایا اِس زمین مین مین نے اِک دریا معانی کا

پسِ مردن پڑھونگا جاکے مین شہرِ خموشان مین
بھرا ہے شوق دل مین اس قدر مولود خوانی کا

جنابِ پاک کی مداح محفوظِ حوادث ہین
نہین ہے مجھکو اندیشہ بلائے ناگہانی کا

دکھادو جلوہ دیدار اپنا مجکو اے حضرت
بھروسا کچھ نہین ہے آدمی کی زندگانی کا

بناؤنگا سیاہی جب مین نعتِ پاک لکھنے کو
فرشتے لائینگے کاجل چراغِ آسمانی کا

قلم شعلہ تجلی کا ہو نورِ نعتِ اقدس سے
سرِ خامہ بجائے ترانہ لن ترانی کا

جو وہ بحرِ رسالت یاد اس قطرہ کو فرمائے
روان ہو خاطرِ محزون مین دریا شادمانی کا

لکھے مضمون رنگین نعت کے دیوان مین وہ ہمنے
بنا ہر اک ورق دامن بہارِ بوستانی کا

فراقِ مصطفےٰ مین اس قدر اے یار رویا ہون
کہ آنکھون مین مرے باقی نہین قطرہ بھی پانی کا

ہمسر کوئی کیا آپ کی ہو جلوہ گری کا
سوزان صفتِ شعلہ ہے پرِ حور پری کا

بزمِ شہِ اقدس مین جو گیا دخل کسیکو
ہے پاؤن یہان لنگ نسیمِ سحری کا

جل جائے زبان شمع کی صورت جو کہون حال
اے نالۂ جان سوز تری بے اثری کا

بحر ہزج مثمن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

تن پر مرے ہر بال ہے اک شعلۂ آتش … کیا حال لکھوں اور میں سوز جگری کا
ہے عالم ایجاد میں ذکر شہ عالم … عالی نسبی کا کہیں والا گہری کا
اک دھوم فرشتوں میں جو تھی چرخ بریں پر … تھا غلغلہ میلاد کی وہ خوش خبری کا
دیدار ہوا نور خدا کا مجھے شب کو … دیکھا یہ اثر میں نے دعائے سحری کا
کیا ہے چمن زار مدینہ کی نہیں نے … پھل نخل تمنا کو ملا بے ثمری کا
پامال ہوا اُلفت عاشق کا دل زار … رفتار نبی میں ہے نشان کبک دری کا
دیباچہ اسرار الٰہی کے بھرے ہیں … سینہ ہے کہ گنجینہ ہے وہ بیمبری کا

ابرار میں نعت شہ ابرار ہوں لکھتا
دعویٰ ہو مجھے کیوں نہ قلم دال بشری کا

سودائے زلف احمد مختار ہی رہا … اور مجکو عشق سید ابرار ہی رہا
پیش نگاہ روزن دیوار ہی رہا … نور خدا کا طالب دیدار ہی رہا
جاگا نہ بخت میرا نہ پہونچا مدینہ تک … خوابیدہ اپنا طالع بیدار ہی رہا
روضہ کی گرد و پیش بسر عمر ہو گئی … سایہ کی طرح میں پس دیوار ہی رہا
پہونچا دیا مدینہ سے کچھ رنج میں مجھے … پیری میں تیغ ہجر سے دل آزار ہی رہا
پہونچا میں روضہ پر نہ ہوا درد عشق کم … دار الشفا میں آکے میں بیمار ہی رہا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان۔

بعد فنا بھی دل میں رہا عشقِ مصطفیٰ | آزاد ہونے پر بھی گرفتار ہی رہا
کھینچا نہ جذب شوق زیارت نے ایکدن | یہہ مرغِ روح اُڑنے کو تیار ہی رہا
جب وصفِ روئے پاک کا لکھا کچھ اوجال | خامہ ہمارا بلبلِ گلزار ہی رہا
مداح نے تو سایہ میں تیغوں کی کی بسر | دائم خیالِ ابروئے خمدار ہی رہا

مداح سب ہوئے ہیں زیارت سے فیضیاب
مشتاق آجتک تو یہہ اسرار ہی رہا

بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

لوحِ قرآنِ فصاحت ہے زبانِ مصطفیٰ | مصحفِ قدرت کی آیت ہے زبانِ مصطفیٰ
بنے وہان پاک کانِ گوہر اسرار حق | ماہئ بحرِ ہدایت ہے زبانِ مصطفیٰ
مخبرِ صادق لقب ہے آپ کا کونین میں | قاصدِ ملکِ صداقت ہے زبانِ مصطفیٰ
طاعتِ خالق ہے بھاتے نگارین کا کلام | شکلِ محرابِ عبادت ہے زبانِ مصطفیٰ
وہ دہانِ پاک ہے طغرای فرمانِ قبول | اور منشورِ سعادت ہے زبانِ مصطفیٰ
قصرِ دین روشن ہوا نورِ کلامِ پاک سے | شمع ہے فانوسِ قدرت کی زبانِ مصطفیٰ
بیگمان ہین وہ لبِ معجز نما شکرمقال | طوطئ شیرین روایت ہے زبانِ مصطفیٰ
کیون نہ چپ مرغِ ایمنی رہے ہو باغِ اہلِ دین | نیّرِ برجِ حمایت ہے زبانِ مصطفیٰ
دولتِ یادِ خدا سے قصرِ دل معمور ہے | ذکرِ خالق کی بضاعت ہے زبانِ مصطفیٰ

کُفر کی بُنیاد کھوئی جب پیامِ حق کہا — جوہر تیغِ رسالت ہے زبانِ مصطفٰے

دست حضرت دستگیرِ عاصیان ہے حشر مین — شافعِ روزِ قیامت ہے زبانِ مصطفٰے

شغل ہے مدِّ نظر مضمون قرآن کا مُدام — مردمِ چشمِ تلاوت ہے زبانِ مصطفٰے

خُوش بیانی سُنکے ہین مانندِ گُل خندان بشر — بلبلِ باغِ فصاحت ہے زبانِ مصطفٰے

مُومنون کو دی ہے سرِستانِ جنت کی نوید — قمریِ باغِ بشارت ہے زبانِ مصطفٰے

جنبشِ لبہائے جان پرور ہے سیلِ مغفرت — موجِ دریائے شفاعت ہے زبانِ مصطفٰے

شرق سے تا غرب پایا ہے زرِ دین نے رواج — سکّۂ دار الافاضت ہے زبانِ مصطفٰے

کیون نہو شیرین بیان اسرارِ نعتِ پاک سے
کوزۂ قندِ حلاوت ہے زبانِ مصطفٰے

مہبطِ روح الامین ہے آستانِ مصطفٰے — منزلِ وحیِ الٰہی ہے مکانِ مصطفٰے

ظلِ حق ہے خیمۂ پُر نورِ محبوبِ خدا — پرچمِ لولاک ہے زیبِ نشانِ مصطفٰے

آپ کی طٰہٰ و یٰسین سے تو شوکت ہے عیان — اور سُبحان الّذی اسرا ہے شانِ مصطفٰے

چشم ہے مشتاقِ دیدارِ لقائے مصطفٰے — اور کانون کو ہے عشقِ داستانِ مصطفٰے

دو جہان کی ہے سعادت خدمتِ خیر الوریٰ — خلق مین صالح ہے نامِ ساربانِ مصطفٰے

انتہا تک دوربینون کی نہ پہونچیگی نظر — حشر مین ہوگا بلند ایسا نشانِ مصطفٰے

آپکی جاگیر ہے ملک رضائے لایزال
باغ ہے فردوس رضوان باغبان مصطفے

صرف اپنے اپنے موقع پر ہوا ہے نقد شکر
جان فدائے حق تو دل قربان جان مصطفے

ہین کلام پاک کے معنی برنگ مہر صاف
ماہ سے روشن زیادہ ہے بیان مصطفے

ترکش حضرت ہے گردون تیر گردون تیر ہے
قوس کہتے ہین جسے وہ ہے کمان مصطفے

کیا بیان ہو مجھ سے وصف لذت [illegible]
مصطفے مہمان حق حق میزبان مصطفے

سلسلہ اب تک خلافت کا ہے جاری خلق مین
کیا روان ہے نہر فیض جاودان مصطفے

غار مین زانو پہ اونکے سوئے سر رکھکر جناب
کیون نہون صدیق اکبر رازدان مصطفے

خلد مین حورین کرینگی شکر کا سجدہ ادا
دیکھینگی جسدم گروہ خادمان مصطفے

ہو زمام ناقہ یارب دست مین اپنے کرم
سوئے جنت [illegible] روان ہو کاروان مصطفے

موج دریائے حلاوت ہے زبان مصطفے
شہد سے شیرین زیادہ ہے بیان مصطفے

خامہ کا کیا منہ جو لکھے وصف شان مصطفے
ہے بشر کی عقل سے برتر مکان مصطفے

کیا کوئی توصیف لکھے اوس شہ مازاغ کی
ہے اللہ العالمین خود مدح خوان مصطفے

سرور لولاک کا کیا پوچھتے ہو مرتبہ
جھاڑتے تھے جبرئیل آکر مکان مصطفے

گلشن دنیا مین دیکھا اوس گل تر کا جمال
باغ مین سب بلبلین ہین نغمہ خوان مصطفے

بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قصرِ عز و جاہ حضرت کی بلندی کیا کہوں
عرش اعظم سے ہے اونچا آستانِ مصطفٰے

حقتعالیٰ سے قیامت میں کہیں گے انبیا
کاش ہوتے ہم بھی مثلِ اُمتانِ مصطفٰے

آستانِ پاک کا جاروب کش ہے آفتاب
ماہِ تابانِ فلک ہے پاسبانِ مصطفٰے

قصرِ دین روشن ہوا نورِ کلامِ پاک سے
شمع ہے فانوسِ قدرت کی زبانِ مصطفٰے

مردۂ صد سالہ کیوں زندہ نہو اِک بات میں
ہے لبِ عیسیٰؑ سے افضل تر زبانِ مصطفٰے

نعت لکھنے سے نہیں ابرارؔ بہتر کوئی کام
دیکھ لو سب ہیں ملایک مدح خوانِ مصطفٰے

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن - فعلان بھی جائز ہے

ہم کسی کے نہ کوئی اور سہارا ہوگا
روزِ محشر میں محمدؐ کا سہارا ہوگا

دیکھا حضرت کو جو طفلی میں کہا کاہن نے
کہ قمر آپ کی اونگلی سے دوپارا ہوگا

وقتِ رحلت کے نہ بھولے تو بھلا محشر میں
جانا اُمت کا جہنم میں گوارا ہوگا

مثلِ خورشید میری چشم منور ہوگی
جس گھڑی روضۂ انور کا نظارا ہوگا

مشکل آسان ہوئی ہوگی مقرر اوس کی
جس نے مشکل میں محمدؐ کو پکارا ہوگا

جبہہ سائی درِ حضرت پہ کرونگا جسدم
اوج پر اپنے مقدر کا ستارا ہوگا

اُمتی عرصۂ محشر میں وہ فرماینگے
جب وہاں بات بھی کہنے کا نہ یارا ہوگا

جسکی خاطر سے کیا حق نے ظہورِ عالم
کون ایسا کہو اللہ کا پیارا ہوگا

دیجئے زُلفِ نبیؐ سے اِسے کیونکر تشبیہہ
ایسا خوشبو مین کہان عنبرِ سارا ہوگا

آپ کی در کی غلامی جو کرے گا دل سے
شان و شوکت مین وہ ہم رتبہ دارا ہوگا

دیگا ابرار ہمین دوڑ کے رضوان ساغر
سوئی کوثر جو کہین اپنا گذارا ہوگا

در بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہان جلوہ گلون مین ہے نبیؐ کے روئے روشن کا
قدِ بالا کے آگے پست ہے شمشادِ گلشن کا

نہوتے قتل کیون کفار لاکھون اک اشارہ مین
اثر تھا جنبشِ ابروئے شہ مین تیغِ آہن کا

پسِ مُردن بھی سوزِ عشقِ حضرت ہے وہ سینہ مین
کہ نکلیگا برنگِ شعلہ سبزہ میرے مدفن کا

عدم مین بھی نہ ساتھہ اوس کا کبھی دم بھر کو چھوڑیگا
خدا کا قہر ایسا دوست ہے حضرت کی دشمن کا

عرق کے قطرے جو ٹپکے تھے اوس سے بنگئے انجم
بنا گردون غبار اوٹھکر نبیؐ کے پائے توسن کا

رسائی اپنے بختِ نارسا کی کیون نہ ہم سمجھین
اگر یثرب مین ملجائے ٹھکانا اپنے مدفن کا

ذخیرہ ہے ثوابِ آخرت کا یہہ مرا دیوان
بنا ہر نقطہ اک دانہ مرے ہستی کی خرمن کا

جُدائی مین پیمبرؐ کی فغان ہر دم لبون پر ہے
عجب کیا ہے جو پہونچے آسمان تک شور شیون کا

مرے الفاظ نعتِ پاک کی وہ پھول رنگین ہین
کہ حورون نے بنایا زیورِ گل گوش و گردن کا

روا ہے کیجئے یہہ راہ طے بیخوف دُنیا مین
طریقِ عشقِ حضرت مین نہین اندیشہ رہزن کا

نہین ابرار خورشیدِ قیامت کا اثر دلمین
مجھے کافی ہے سایہ حشر مین حضرت کے دامن کا

در بحر ہزج مثمن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تصور ہے نبیؐ کی مصحفِ رُخسارِ تابان کا
رہا کرتا ہے اب شغلِ تلاوت مجھکو قرآن کا

تمنا دولتِ دارین کی ہرگز نہین رکھتا
مگر دیدار ملجائے مجھے محبوبِ یزدان کا

خیالِ جلوۂ ماہِ رُخِ حضرت جو ہو دلمین
تو ہو خورشید ہر ذرہ مری خاکِ بیابان کا

مرے شعرونکے پڑھنے مین ثوابِ جاودانی ہے
لکھا ہے نعتِ پیغمبرؐ مین ہر اک شعر دیوان کا

رہیگا یا دیہہ رنجِ فراقِ مصطفےٰ مجھ کو
نہ بھولا جس طرح یوسفؑ کو صدمہ چاہِ کنعان کا

ہوا پر جائے گا اُوڑکر جب اس مداح کا لاشہ
گمان پریونکو ہو گا دیکھکر تختِ سلیمان کا

نہ دیکھون گا اگر مین لالۂ رخسارِ پیغمبرؐ
قیامت تک رہیگا میرے دلپر داغ ہجران کا

رُخِ روشن پیمبرؐ کا جو یاد آجائے وحشت مین
بگولا نور کا پُتلا بنے میرے بیابان کا

ہوئی جب آمد آمد کی خبر اوس شاہ والا کی
پہاڑونمین چھپا اُوسوقت لشکر جاکے شیطان کا

فراقِ مصطفےٰ مین جوشِ وحشت سے تقاضا ہے
رہے اِک تار بھی باقی نہ کوئی میرے دامان کا

پیاسا شربتِ دیدار کا ہے یا شہِ عالم
نہین ابرارِ عالم ہے طلبگار آبحیوان کا

در بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف - مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ہے دِل مین عشق سیدِ خیر الانام کا
ڈر کچھ نہین ہے اس لئے یوم القیام کا

محبوبِ حق رسولِ خدا فخرِ انبیا
کیا کیا ہے رتبہ اوس شہِ عالی مقام کا

وہ کون ہے کہ جو نہین شیدا جناب پر
کس دم نہین وظیفہ ہے حضرت کے نام کا

گلشن مین سرو قامتِ بالا کا عکس ہے — پرتو ہے گل چمن مین رخ لالہ فام کا

کون و مکان مین جو شبِ معراج دھوم تھی — کیا خامہ حال لکھ سکے اوس احتشام کا

ذاتِ جناب رونقِ کون و مکان ہوئے — نقشہ ہے زلف و رخ سے عیان صبح و شام کا

کوثر کا جام بخشے گا اُمت کو حشر مین — وہ شاہ دستگیر ہے ہر تشنہ کام کا

عکس فروغِ چہرہ حضرت سے بیگمان — نقشِ قدم مین نقشہ ہے ماہ تمام کا

مشہور ہے جو ساری خدائی مین عقل کل — مشتاق تھا رسولِ خدا کے سلام کا

دیوان ہمنے نعت پیمبر مین جب لکھا — رتبہ بلند ہو گیا اپنے کلام کا

ابرار کچھ عذاب کا مجھکو خطر نہین
مدّاح ہون رسولِ علیہ السّلام کا

تعریف کرے کب ہی یہہ مقدور زبان کا — کس منہ سے کرون وصف شہنشاہِ جہان کا

جلوہ ہے جو رخسارِ منوّر مین نبیؐ کے — نیچو دہوا دل دیکھ کے ہر پیر و جوان کا

ہے جب سے کھلا وہ گل رعنائی نبوت — شاداب ہوا ہے چمنستان جہان کا

کیون تیر قضا آپ کی مژگان کو نہ سمجھون — اوس ابروے خمدار مین نقشہ ہی کمان کا

ہم سمجھے ہین دُرجِ دُرِ اسرار الٰہی — کیا اور لکھون وصف پیمبر کی دہان کا

ایجان جہان جلوۂ دیدار دکھا دو — ابتر ہے بہت حال ہمارے دل و جان کا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

جو لوگ ہین سودائی گیسوئے محمدؐ
رکھتے نہین اندیشہ کبھی سود و زیان کا

کونین مین مداح پیمبرؐ کو ہے عشرت
اندیشہ ہے اوس کو نہ یہان کا نہ وہان کا

آمادہ ہوئے لکھنے پر اب نعت پیمبرؐ
لو عزم کیا ہمنے علاجِ خفقان کا

لکھتا ہون مین شب کو صفتِ روئے پیمبرؐ
مہتاب سے بنے کیون نہ چراغ اپنے مکان کا

وصفِ شہ ابرار جو ابرار نے لکھا
گلزار جنان بنگیا میدان بیان کا

در بحر ہزج مسدس مقصور مفاعیلن مفاعیلن فعولان

نبیؐ کا قامتِ دلجو نہ دیکھا
رہی حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا

مدینے کی ہوس مین جان دیدی
وہان جانے کا جب قابو نہ دیکھا

ہوئی ابتک نہ کعبہ کی زیارت
کبھی رویا مین وہ ابرو نہ دیکھا

کسی نے گلشنِ عالم مین آکر
حسین ایسا کوئی گلرو نہ دیکھا

دہانِ پاک حضرت کی صفت مین
رہا خاموش جب پہلو نہ دیکھا

کیا تسخیر دل کو اک نگہ سے
پری نے بھی تو یہہ جادو نہ دیکھا

یہ حسرت ہے کہ روضہ کا کسیدن
غلافِ پاک عنبر بو نہ دیکھا

ختن کے دشت مین اکثر پھرے ہم
نبیؐ کی چشم سا آہو نہ دیکھا

رسولِ پاک کے روضہ پہ ہمنے
کسی کا دیدۂ بے آنسو نہ دیکھا

عدو سے بھی کیا کرتے تھے وہ خلق — پیمبر سا کوئی خوش خو نہ دیکھا

فلک نے دیدۂ انجم سے ابرار
جہان مین آپ سا مہرو نہ دیکھا

جسکے دلمین اثرِ عشق پیمبر ہو گا — کیا اوسے آتشِ دوزخ کا بھلا ڈر ہوگا
آپ تشریف اگر لائینگے یا شاہ امم — منزلِ رحمتِ اللہ مرا گھر ہوگا
جلوۂ عارضِ حضرت کی لکھیگا جو صفت — خامہ شاخِ شجرِ طور کا ہمسر ہو گا
دلمین کب آئیگا اپنے رُخِ روشن کا خیال — کب مرا خانۂ تاریک منور ہو گا
حشر کو بھی نہ اوٹھونگا مین درِ حضرت سے — چین کیا خاک مجھے خلد مین جا کر ہوگا
حق سے ہر دم یہ دعا کہ دکھا دے طیبہ — کیا تڑپنے سے ترے اے دلِ مضطر ہوگا
یا رسولِ عربی مجھکو دکھا دو دیدار — یہی کہتا ہوا اُوٹھون گا جو محشر ہو گا
سخت بیتابی ہے دل کو کہ مدینہ کیطرف — ہند سے دیکھئے جانا میرا کیونکر ہو گا
غمِ خورشیدِ قیامت نہین مداحون کو — سایہ کیواسطے جبریل کا شہپر ہو گا
عشق دندانِ پیمبر کا رولائے گا اگر — قطرہ جو آنکھ سے نکلیگا وہ گوہر ہوگا

خود ثنا خوان ہے خداوند کریم اے ابرار
جن و انسان سے کیا وصفِ پیمبر ہو گا

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن - بجای عروض فعلن کے فعلان بھی جائز ہے۔

در بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع - فاعلاتن مفاعلن فعلن

ہے وسیلہ مجھے پیمبر کا
وہ جو شافع ہے روز محشر کا

اوس کو کیا خوف شورِ محشر کا
جو کہ مداح ہے پیمبر کا

ذرّہ خاکِ مدینہ کا جو کہوں
ہو ستارہ بلند اختر کا

وصف جب عارضِ نبیؐ کا سُنا
رنگ فق ہوگیا گلِ تر کا

مین اوسی کا ہون تشنۂ دیدار
جو کہ مالک ہے حوضِ کوثر کا

چشم حق بین کی یاد مین ہر دم
حال ابتر ہے دیدۂ تر کا

رشک دندان سرورِ دین مین
آب و دانہ اوٹھا ہے گوہر کا

رنج ہجرِ نبیؐ مین راحت ہے
درد صندل بنا مرے سر کا

سرورِ دین کو یہہ عزیز نہ تھا
زرد ہے رنگ اس لئے زر کا

میرے نالہ نے عشق حضرت مین
سر پھرایا ہے شور محشر کا

تجھکو کیا خوف حشر کا **ابرار**
تو تو مداح ہے پیمبرؐ کا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

خادم ہون مین جناب رسالت پناہ کا
شہرہ ہے قدسیون مین میری عز و جاہ کا

کیون اُوس کی خاک مین اثر کیمیا نہو
کشتہ ہوا جو آپ کی تیغِ نگاہ کا

عشق آپ کا ہے ہر رگ و پَے مین بھرا ہوا
دل بستہ بال بال ہے زلفِ سیاہ کا

پہونچی نہ گوش مصطفوی تک مری فغان
دیکھا اثر نہ مین نے کبھی اپنی آہ کا

کیا ہمسری کریگا میری مہر خاوری
ذرہ ہون خاک قصر شہِ دین پناہ کا

نورِ خدا کی آئی سواری جو خواب مین
آنکھون نے میری فرش بچھایا نگاہ کا

اوڑکر پڑے جو گرد درِ نورِ کبریا
چہرہ سفید ہو مرے بخت سیاہ کا

ہر نقطہ مین مجھے نظر آیا فروغ مہر
لکھا جو وصف برج رسالت کے ماہ کا

نورِ خدا کا حسن زلیخا جو دیکھتی
لیتی نہ نام بھی کبھی یوسف کی چاہ کا

حورون کی چشم کو یہہ تمنا ہے رات دن
سرمہ بنے غبار مدینے کی راہ کا

اسرار آپ کی شبِ معراج کفش پاک
طرہ بنی تھی عرش برین کی کلاہ کا

میری کلی کو لادے خلد سے اک جام کوثر کا
کہ اے رضوان مجھے کچھ وصف لکھنا ہے پیمبر کا

رقم کرتا ہون مین جس وقت وصف اوس روئے انور کا
گمان ہوتا ہے نقطون پر فروغ ماہ و اختر کا

جناب پاک کی دندان و لب کا وصف اگر لکھون
جہان مین نام بھی کوئی نہ لے پھر لعل و گوہر کا

تمنا آستان نبی کی ہو کیونکر نہ شاہون کو
کہ ہے فرمانروائے خلق دربان آپکے در کا

نہ تڑپینگے کبھی ہم تشنگی سے روز محشر مین
کہ ہے مختار پیغمبر ہمارا آب کوثر کا

ہمارے بخت کو نعت نبی سے اوج حاصل ہے
بنا ہے فضل حق سے مشتری تارا سقدر کا

بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

لگائین کیون نہ ہم بستر در سلطان عالم پر
گداؤن کو یہان رتبہ ملا فغفور و قیصر کا

دوات دین مجھے حور جنان مطلوب ہے مجکو
قلم ہو نعت لکھنے کے لیے جبریل کے پر کا

اگر وصف بہار عارض نور خدا کہدون
ابھی ہو خشک نخل دعوی بیجا گل تر کا

رہے ذرات نعت سرور کونین مین شاغل
یہی ہے فخر بس دنیا و عقبی مین سخنور کا

ہو مجکو فخر مداحون مین کیا کیا یا شہ عالم
پکڑ لین آپ اگر محشر مین ہاتھ اسرار مضطر کا

شیدا ہون مین جناب رسالتمآب کا
خوف و خطر نہین مجھے روز حساب کا

لکھون جو وصف سید والاجناب کا
خورشید ایک صفحہ ہو میری کتاب کا

جلوہ دکھائے عارض تابان کے سامنے
مقدور یہہ کہان ہے بھلا آفتاب کا

ہون اشکبار اگر در دندان کی یاد مین
قطرہ گہر بنے میری چشم پر آب کا

ہرچند ضبط ہجر مین کرتا ہون روز و شب
گھٹتا نہین ہے جوش میری اضطراب کا

ہردم ہو ورد نام محمد زبان پر
ذکر رسول پاک ہے موجب ثواب کا

ہے جسکے دل مین عشق محمد بھرا ہوا
کچھ دغدغہ نہین اوسے ہرگز عذاب کا

نقش سم براق ہے جرم قمر نہین
دور ہلال بنگیا حلقہ رکاب کا

دیکھون اگر جمال حبیب خدا کا مین
افسانہ سب خدائی مین ہو میری خواب کا

بوسے ملک کہ خلد مین لیجاو جلد اوسے ۔ مداح ہے جو سرورِ عالی جناب کا

فضل خدا سے احمدِ مختار ہین شفیع
ابرار غم نہ کیجیو یوم الحساب کا

سبے چمکا اوج پر اختر ہمارا ۔ رسولِ پاک ہے سرور ہمارا
بھلا ہم کس طرح دوزخ سے بچتے ۔ بچاتا گر نہ پیغمبر ہمارا
دعا ہے اس فقیرِ خستہ دل کی ۔ مدینے مین بنے بستر ہمارا
نہین اندیشہ ہولِ قیامت ۔ ہے حامی شافعِ محشر ہمارا
شرف کیونکر نہ ہو سب امتون پر ۔ کہ ہے خیر البشر سرور ہمارا
نہین ہے تشنگی کا خوف ہمکو ۔ نبی ہے ساقیِ کوثر ہمارا
مدینے کا بھرا ہے شوق دلین ۔ گذر ہو ہند مین کیونکر ہمارا
خیالِ روی تابانِ نبی مین ۔ بہلتا جی نہین دم بھر ہمارا
گذرنا پل سے کیا دشوار ہوگا ۔ پیمبر سا ہو جب رہبر ہمارا
رسولِ پاک کی آئی سواری ۔ بنا گلزار قدرت گھر ہمارا

غم ہجران مین اے ابرار عالم
تڑپتا ہے دلِ مضطر ہمارا

در بحر ہزج مسدس مقصور۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن   بہ سبغ فعولان بھی جائز ہے

خواب مین مجکو دکھایا قدِ بالا اپنا
عرش بالا سے ہوا مرتبہ اعلےٰ اپنا

چرخ سمجھیگا ہوا گھر تہ و بالا اپنا
یاد حضرت مین اگر نکلیگا نالا اپنا

مرتے دم تک نہ رُکا نعت مین خامہ دمبھر
حوصلہ دلمین جو تھا خوب نکالا اپنا

یاد مژگان مین پیمبر کی اگر آہ کرون
توڑ ڈالے سپرِ چرخ کو بھالا اپنا

فرقت احمدِ مرسل مین سنبھلتا ہی نہین
دل تو سینہ مین بہت ہمنے سنبھالا اپنا

یا رسولِ عربی آپ مرے حامی ہین
حشر مین کوئی نہین پوچھنے والا اپنا

کٹ گئی اُلفتِ محبوبِ خدا مین سب عمر
قدم اس دشت سے باہر نہ نکالا اپنا

رنج راحت سے ہے بڑھکر سفرِ یثرب مین
پھُوٹ جائے نہ کہین خار سے چھالا اپنا

رُخ سے اوس مہرِ رسالت کے جو اوٹھجائے نقاب
ماہ چرخ پہ دیکھے نہ اوجالا اپنا

دُرِ دندان پیمبر کے مقابل ہو خجل
بحر لائے تو کوئی لولوے لالا اپنا

نعت ابرارِ شہِ دین کی جو تم نے لکھی
دیکھیو حشر کے دن رتبہ دالا اپنا

جس طرف ہمنے اِک نظر دیکھا
نور احمد کو جلوہ گر دیکھا

بیسے دندان ہین آپ کے روشن
کوئی ایسا نہین گہر دیکھا

مہ و خورشید ہو گئے بیقدر
جب رُخِ سید البشر دیکھا

در بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن - خواجہ حافظ بھی ... طیبہ

در بحرِ خفیف مسدس مخبون ... فاعلاتن مفاعلن فعلن

دم مین حل ہو گئی میری مشکل | اک نظر بھی اگر ادھر دیکھا
لیگئے خلد مین سب مجھے حضرت | نخلِ اُلفت کا یہہ ثمر دیکھا
اے نسیم سحر تو ہی کہدے | اِس صفت کا کوئی بشر دیکھا
جس نے دیکھا جمال حضرت کا | اوس نے کب جانبِ قمر دیکھا
جلوہ دیکھا نبیؐ کا رویا مین | اپنے یہہ آہ کا اثر دیکھا
ہمنے نورِ خدا کے روضہ کا | غرقِ تنویر بام و در دیکھا
عشق مین اوس حبیب خالق کے | جس کو دیکھا تو بیخبر دیکھا

کوئی پایا نہ آپ سا ابرار
دونون عالم مین غور کر دیکھا

مخمس از بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

لکھتا ہون آج وصف خدا کے حبیب کا | چمکا ہے اختر اوج پر اپنے نصیب کا
ہے شغل نعت شاہ امیر و غریب کا | مژدہ سنا ہے جب سے فَاِنّی قریب کا
ناپا ہے کشت زار صفاتِ شہِ اُمم | میرے قلم نے کام کیا ہے جریب کا
نغمہ کیا جو اوس گلِ قدرت کے وصف مین | ہو گا گمان قلم پہ مرے عندلیب کا
ملجائے خاک یثرب و بطحی اگر مجھے | محتاج عمر بھر نہ کبھی ہون طبیب کا
منظور ہو شفا تو پڑھو روز و شب درود | صحت ہو نام لے جو ہمارے طبیب کا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مسبغ ـ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

محشر مین یا رسولِ خدا آپ کے سوا
ہے کون دستگیر بھلا مجھ غریب کا

مثلِ ہلال چرخ ترے آستان پر
خم ہے سر نیاز امیر و غریب کا

یہہ آرزوی دل ہے میری یا شہِ اُمم
محشر مین مجکو دیجیے عہدہ نقیب کا

پوچھینگے قبر مین جو نکیرین کون ہے
کہدونگا ہون مدیح خدا کے حبیب کا

ابرار چل مدینہ کو ہندوستان سے
ہرگز نہ کر خیال بعید و قریب کا

مداح ہون جناب رسولِ کریم کا
مین مستحق ہون قصرِ ریاضِ نعیم کا

سب انبیا تو بحرِ رسالت کے ہین گہر
پر مرتبہ بلند ہے دُرِ یتیم کا

دیوان لکھ چکا تو صدا آئی غیب سے
نسخہ ہے یہہ نجات عذابِ الیم کا

برقِ کرم نے ابرِ رسالت کے عاصیو
دفتر جلا دیا ہے گناہِ عظیم کا

بالیدگی جو نعت سے پائی تو کیا عجب
یہہ خامہ بڑھتی بڑھتی عصا ہو کلیم کا

کیونکر نہ امن مین ہو یہ امت کہ آس پاس
حیطہ کھینچا ہوا ہے محمدؐ کی میم کا

وہ ابرِ رحمت آج نمایا نہین ہوا
ہے عکس یہہ حبیبِ خدا کے گلیم کا

رکھا قدم جو سرورِ عالی جناب نے
رتبہ بلند ہو گیا عرشِ عظیم کا

ہمسر تو آپ کا نہین دارِ وجود مین
پایا پتا عدم مین عدیل و سہیم کا

کھلتا نہیں ہے ذہن صفاتِ جناب میں | ہے ناطقہ بھی بند عقیل و فہیم

اعمال گو بُرے ہیں مگر روزِ حشر میں
ابرار آسرا ہے رسولِ کریم کا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کونین کا سردار ہے سلطان ہمارا | سو جان سے تصدق دل و جان ہمارا
نعتِ شہِ کونین میں ہر شعر لکھا ہے | دیوانوں کا سرتاج ہے دیوان ہمارا
پھر گیسوئے حضرت کی اسیری کی ہوس ہے | پھر حال نہایت ہے پریشان ہمارا
حضرت کی شفاعت ہے رہائی کا ذریعہ | چھٹنے کا نہیں کوئی بھی سامان ہمارا
خورشیدِ رسالت کی جدائی میں ہمیشہ | ہے مثلِ سحر چاک گریبان ہمارا
کیونکر نہ بھلا دل میں ہو حضرت کی محبت | حبِ شہِ کونین ہے ایمان ہمارا
پہونچا دے درِ سید لولاک لما تک | ای چرخ یہہ کہنا تو بھلا مان ہمارا
حوروں سے یہہ رضوان نے کہا دیکھکے مجکو | مداحِ نبیؐ آج ہے مہمان ہمارا
وصفِ رُخِ حضرت سے بنا شمع کیصورت | خامہ سے منور ہے شبستان ہمارا
اوصافِ پیمبرؐ میں یہہ دیوان لکھا ہے | تا حشر رہا نُطق پر احسان ہمارا

ابرار ہمیں خوفِ قیامت کا نہیں ہے
مختارِ دو عالم ہے نگہبان ہمارا

گر نہ لطف و کرمِ سرورِ ذیشان ہوتا | کون محشر مین میرے حال کا پرسان ہوتا
جلوۂ عارضِ حضرت جو نمایان ہوتا | رات دن دیدۂ آفاق مین یکسان ہوتا
وصف کچھ چہرۂ حضرت کا جو مین کہتا | یہہ مرا کنجِ دہن صحنِ گلستان ہوتا
صبحِ روشن کا جو وحشت مین خیال آجاتا | مطلعِ مہر مرا چاک گریبان ہوتا
یادِ لعلِ لبِ حضرت مین جو گرتے آنسو | کوئی یاقوت کوئی لعل بدخشان ہوتا
کچھ تو ہوتی دلِ بیتاب کی حضرت کو خبر | آہ کے ساتھ اگر نالہ و افغان ہوتا
بے نقاب آپکا ہوتا رخِ روشن جسدم | آئینہ وار ہر اک دیکھ کے حیران ہوتا
دفن کا اذن جو یثرب مین وہ سرور دیتے | مجھ گدا پر بڑے سلطان کا احسان ہوتا
وصفِ لعلِ لبِ اقدس کا جو کرتا تحریر | ریشۂ خامہ کا رگ لعل بدخشان ہوتا
دیکھتا نقشِ کفِ پا جو زمین پر اونکا | تو فلک پر مہِ تابان ابھی قربان ہوتا

نعت لکھتا ہون مگر ہے یہ تمنا ابرار
رشتۂ روح سے شیرازۂ دیوان ہوتا

جس کو عشقِ احمدِ مختار حاصل ہو گیا | نقص سب جاتا رہا ایمان کامل ہو گیا
ہو گیا مقبول درگاہِ خدا وہ بالیقین | جسکا دل عشقِ رسولِ حق پہ مائل ہو گیا
ہجرِ حضرت مین ہے زورِ ناتوانی اسقدر | مجکو چلنا اک قدم کا لاکھ منزل ہو گیا

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ... [illegible]

گیسوے مشکین پیغمبر کا جب آیا خیال
کاٹنا فرقت کی شب کا مجکو مشکل ہوگیا

اوس کے زخمون سے لبون پہ کیون نہو وردِ درود
تیغ ابروی محمد کا جو گھایل ہوگیا

شوق دیدارِ مدینہ بڑھگیا ہے اس قدر
ہند مین دم بھر کا رہنا مجکو مشکل ہوگیا

ہوگیا آرام دم بھر مین مرض جاتا رہا
شربتِ دیدار پیغمبر جو حاصل ہوگیا

مہر کو چرخِ برین پر تھا جو دعوائی فروغ
تیرے رخ کے سامنے آیا تو باطل ہوگیا

ماہِ نو نے آستانِ پاک کو سجدہ کیا
یہہ بڑھا پھر اوسکا رتبہ ماہ کامل ہوگیا

ہجر مین آیا جو مجھکو روضے حضرتکا خیال
داغ میرے دل کا رشکِ ماہ کامل ہوگیا

حق تعالیٰ نے میری ابرار سب بخشی گناہ
نعت کہتے کہتے مین بخشش کے قابل ہوگیا

ردیف الباء موحدہ

دربحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تیری اے طالع بیدار رسائی کیا خوب
خواب مین صورت حضرت نظر آئی کیا خوب

جلوہ رخسار منور کا جو دیکھا تو کہا
اونکی تصویر مصور نے بنائی کیا خوب

چاندنی چرخ برین پر شب معراج نہین
چادرِ نورِ فلک پر ہے بچھائی کیا خوب

محو نظارہ حضرت ہین حسینان جہان
شکل اللہ نے واللہ بنائی کیا خوب

ابروی شہ کا مہِ نو نے جو دیکھا جلوہ
گردن اوس نے پئ تسلیم جھکائی کیا خوب

ای شہِ کون و مکان سرورِ عالی نسبی — ملکئی ہے درِ والا کی گدائی کیا خوب
مغفرت اپنے گناہون کی بہت بخشش کی — نعت اقدس سے ہوئی عقدہ کشائی کیا خوب
وصف خالق نے کیا سورہ طٰہٰ مین رقم — آپکی شان مین یٰسین ہے آئی کیا خوب
اتبوا ایدل تجھے دیدار رہے ہر دم حاصل — شکل حضرت کی تصور مین جماتی کیا خوب
لامکان مین شبِ معراج طلب فرمایا — حق نے توقیرِ محمدؐ کی بڑھائی کیا خوب

چمن آرائی توصیف نبیؐ مین ابرار
بلبل خامہ کی یہہ نغمہ سرائی کیا خوب

رُخسارِ پاک دیکھ کے شرمائے آفتاب — نورِ خدا کے سامنے کیا آئے آفتاب
دیکھے جو نقش پائے مبارک تو شرم سے — دامانِ آسمان مین چھپ جائے آفتاب
بزمِ جناب مین نہ ملی خاک بھی شرف — بَنْ بَنْ کے لاکھ طرح اگر آئے آفتاب
دیکھے اگر کہین رُخِ حضرت کی روشنی — ہوکر خجل زمین مین سما جائے آفتاب
آئینۂ جمال منور جو دیکھ لے — حیران ہو یہہ کہ چرخ پہ گھبرائے آفتاب
کب سرخرو ہو نیّرِ قدرت کے سامنے — غازہ شفق کا ملکر اگر آئے آفتاب
دیکھے نہ مہر سے جو وہ ماہِ کرم ادھر — ذرہ کی طرح خاک مین ملجائے آفتاب
جوشِ جنون بڑھے یہہ رُخِ پاک دیکھکر — جامہ سے باہر اپنے نکل جائے آفتاب

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دل ہے میرا نثارِ رُخِ پاک مصطفےٰ / چڑیا نہین کہ مین بھی ہون شیدائی آفتاب

ذرہ ہون خاک سرورِ گردون جناب کا / رکھتا نہین ہون مین کبھی پروائے آفتاب

ابرار ضبط نالۂ سوزان کو کیجئے / ڈر ہے یہی مجھے کہ نہ جل جائے آفتاب

در بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

تپ فراق نبی مین نہ پی دوائے طبیب / کسی بشر سے نہ کی التجا برائے طبیب

مرض ہے عشق نبی کا کبھی نجائے گا / لگی ہوئی کو میرے کس طرح بجھائے طبیب

لبون پر دم مرے آیا ہے عشق حضرت مین / مرے علاج سے اب کیون نہ ہاتھ اوٹھائے طبیب

فراقِ مصطفوی مین علاج کیجئے کیا / اثر تو خاک بھی کرتی نہین دوائے طبیب

درِ رسول پہ آیا شفا ہوئی حاصل / الٰہی اب نہ دکھانا مجھے جفائے طبیب

ہوا ہون عشق پیمبر مین اس قدر لاغر / کہ مجھکو دیکھ کے کہتا ہے ہائے ہائے طبیب

رسولِ حق کی اگر چشم نرگسی دیکھے / تو اپنے آپکو بیمار ابھی بنائے طبیب

تمھارے در سے جو ملجائے خاک کی چٹکی / شفا ہو ایسی کہ کھاوے نہ پھر دوائے طبیب

وہ ضبط عشق ہمیشہ کیا نہین ممکن / کہ نام میرے مرض کا کبھی بتائے طبیب

شفا ہو عشق نبی مین جو دیکھ کر نسخہ / ذرا سا شربتِ دیدار بھی بڑھائے طبیب

نہ پوچھ عشقِ محمد کا ماجرا ابرار / وہ حال ہے کہ ابھی اشک تر بہائے طبیب

گلشنِ یثرب مین جو اکبار آئے عندلیب
سیرِ گلزارِ جہان کی بھول جائے عندلیب

مین گلِ رخسارِ پیغمبر کی گر کہدون صفت
باغ مین صلِّ علیٰ کا غُل مچائے عندلیب

اِک نظر بھر کر جو صحرائے مدینہ دیکھ لے
شاخِ طوبےٰ کی طرف اوڑ کر نجائے عندلیب

عشقِ پیغمبر مین گُل کھائین ہین مینے اسقدر
سامنے میرے بھلا مُنہ کیا دکھائے عندلیب

ہون وہ بلبل نغمہ سنجِ نعت سلطانِ زمن
کیون نہ یثرب مین رہون گلشن ہی جائے عندلیب

وصف اوس آہوی چشمِ پاک کا سُن لے اگر
چھوڑ کر گلزار جنگل کو بسائے عندلیب

اوس گلِ باغِ رسالت کے کمالِ عشق مین
خامہ کے مانند اپنا سر کٹائے عندلیب

وہ گلِ قدرت شبِ فُرقت جو آئیگا نظر
نوحۂ ماتم بنینگے نغمہائے عندلیب

اوس گلِ باغِ نبوت کا مجھے کیون غم نہو
داغِ دل روزِ ازل سے ہی ہرائے عندلیب

کیون حریمِ پاک حضرت ہو نہ رشکِ بوستان
نغمہ زن ہے طائرِ قدسی بجائے عندلیب

آب و رنگ گل ہے ای ابرار شعرِ و نمین ترے
ہے صریرِ کلک بھی رشکِ صدائے عندلیب

ہے یہی میرا مدعا یارب
روضۂ مصطفےٰ دکھا یارب

اب سنبھالے نہین سنبھلتا ہے
دلِ وحشت زدہ میرا یارب

مین تڑپتا ہون جنکی فرقت مین
شکل اونکی مجھے دکھا یارب

طیبہ
در بحر رمل مثمن محذوف۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

در بحر خفیف مسدس مخبون محذوف۔ فاعلاتن مفاعلن فعلن۔

نقدِ جان ہو نثار حضرت پر
ہے یہی دلکا مدعا یارب

نعتِ پاکِ جناب کا صدقہ
عفو کر دے میری خطا یارب

میرا مدفن بنے مدینے مین
ہو یہ مقبول التجا یارب

دلِ خانہ خراب بنجائے
منزلِ ماہ اصطفا یارب

کوئی لکھدے بیاضِ دیدہ پر
بیتِ ابروے مصطفٰے یارب

ہون اوسی مہ لقا کا مین دربان
مہر ہے جسکا نقش پا یارب

بطفیلِ جناب شاہِ اُمم
حاجتین کر میری روا یارب

رہے ابرار کی زبان پہ مدام
صفتِ روے مصطفٰے یارب

ردیف التاء منقوطہ

در بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

فلک جو دیکھے رسالت پناہ کی صورت
سمائے اوس کی نہ آنکھونمین ماہ کیصورت

صفا وہ آئینہ روی مصطفٰے مین ہے
کہ مینے دیکھ لی اپنی نگاہ کی صورت

برنگِ آئینہ حیران ہو نورِ عارض سے
جو مہر دیکھے اوس رشک ماہ کیصورت

ہوا ہے طالعِ خفتہ میرا یکبار بیدار
گدا نے خواب مین دیکھی ہے شاہ کیصورت

فراقِ مصطفوی نے کیا ہے یہ اندھیر
دکھائی ہے مجھے روزِ سیاہ کیصورت

میری بھی دیجئے داد آج اے میرے مولیٰ — غلام آیا ہے یہہ داد خواہ کی صورت

ہمارے سینہ پہ اک سانپ لوٹجاتا ہے — جو یاد آتی ہے زُلفِ سیاہ کی صورت

سوائے نعتِ جنابِ رسول اکرم کے — کوئی نہین میری عفوِ گناہ کی صورت

کمال سہم کے مریخ چرخ سے بھاگا — جب اوس نے دیکھی میرے تیر آہ کیصورت

بجز درِ شہِ کون و مکان کے دُنیا مین — کہین نہین نظر آتی پناہ کی صورت

یہہ اپنے بخت سے ابرار کا تقاضا ہے
دکھا جنابِ رسالت پناہ کی صورت

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہم دیکھتے ہین اوس شہِ ابرار کی صورت — گلزار جہان مین گلِ بیخار کی صورت

یا دِ چمن آرائے رسالت مین شب و روز — آنکھون مین نظر آتے ہین گُل خار کیصورت

اے بادِ صبا اوس گُلِ رعنا سے میرا حال — کہدیجیو ممکن ہو جو اظہار کی صورت

بیٹھونگا جو مین خاک درِ مصطفوی پر — اوٹھونگا نہ پھر سایۂ دیوار کی صورت

مشتاق ہون اے طالعِ بیدار دکھادے — اوس مہرِ کرم مطلعِ انوار کی صورت

کیا سیر چمن کیجئے ہجرِ نبوی مین — سینہ میرا داغون سے ہے گلزار کی صورت

وہ حالِ دلِ زار ہے اے رشکِ مسیحا — پہچانی نہین جاتی ہے بیمار کی صورت

اوس نرگسِ بیمار کا ہے جب سے تعشق — بستر پہ پڑا رہتا ہون بیمار کی صورت

ابروئے نبیؐ پر ہے یہہ دل شیفتہ جب سے ۔۔۔ آتی ہے نظر خواب مین تلوار کی صورت
اب ہجر پیمبرؐ مین نہین ضبط کی طاقت ۔۔۔ یارب نکل آئے کوئی دیدار کی صورت

کہتے ہین کہ ہے سید ابرار کا شیدا
جو دیکھتے ہین آپ کے ابرار کی صورت

طیبہ

دربحر رمل مثمن مخبون مقطوع فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

نرگسِ چشم پیمبرؐ کے ہین بیمار بہت ۔۔۔ اور اوس زُلف مسلسل کے گرفتار بہت
باغ عالم مین اوسی پھول پہ ہم پھولتے ہین ۔۔۔ جس گلِ تر کے ہین دُنیا مین خریدار بہت
یارسولِ مدنی اپنا دکھا دو جلوہ ۔۔۔ رُخ گلفام کے ہین طالب دیدار بہت
نہ ہوئی حیف مدینہ کی زیارت حاصل ۔۔۔ دل رہا یثربؐ و بطحا کا طلبگار بہت
دِلربائی مین کوئی آپ کا ہمسر نہوا ۔۔۔ خوبرو سیکڑون ہین خلق مین دلدار بہت
زیبِ تن کیجئے لِلّٰہ شفاعت کی عبا ۔۔۔ آستانے پہ یہہ بیٹھے ہین گنہگار بہت
یادِ حضرت مین فغان لب پہ ہی دل پہ صدمہ ۔۔۔ عاشقون کے لئے دُنیا مین ہین آزار بہت
اُمتی آپ کا دوزخ مین نہین جانے گا ۔۔۔ گرم محشر مین شفاعت کا ہے بازار بہت
یارسولِ مدنی جلد بُلالو مجھکو ۔۔۔ جی تو اب ہند مین رہنے سے ہی بیزار بہت
روضۂ پاک کی اب کرلو زیارت چل کر ۔۔۔ روح کی رہتی ہے مجھ سے یہی تکرار بہت

کیون نہین کرتے ہو تم عزم مدینہ کیا ہے ۔۔۔ ابتو گھبراتے ہین ہم ہند مین ابرار بہت

دیگر در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

سچ ہی اے زاہد و ناحق ہے برائی جنت
دیکھ لو آکے مدینہ مین فضائے جنت

واعظو وصف مدینہ کا سُنا دو مجھکو
حور و غلمان کو خوش آتی ہے ثنائے جنت

جب کبھی آتی ہے گلزار مدینہ کی طرف
غسل کر لیتی ہے کوثر مین ہوائے جنت

دُرۃ التاج رسالت کا ثنا خوان ہون مین
سر پر اپنے مجھے خوش ہو کے بٹھائے جنت

سیر بستانِ مدینہ کے لئے جب آئے
خار سی بھی مجھے بد تر نظر آئے جنت

وصف گلزار مدینہ کا اگر مین لکھدون
اپنے دعوی سے ابھی ہاتھ اوٹھائے جنت

اوسکو ہم کوچۂ حضرت سے اگر دین تشبیہ
لِمَنِ الْفَخْر کا نقارہ بجائے جنت

مین ہون مشتاق زیارت کی کہان ہین مداح
حشر مین ہوگی ہر اک سمت صدائے جنت

جلوہ گر آنکھون مین ہو گلشنِ یثرب کی بہار
چشم مداح مین کیا خاک سمائے جنت

عرض کردو میری تسلیم کوئی بطحا سے
چرخ سے آتی ہے ہر دم یہہ ندائے جنت

نرگسِ چشمِ پیمبر کا ہون بیمار ابرار
گھر میرے واسطے آنکھو مین بنائے جنت

دیگر در بحر رمل مثمن مخبون محذوف - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ہون دمِ نزع الٰہی میری اوسان درست
نعت حضرت کی لکھون تاکہ ہو ایمان درست

یا رسولِ مدنی آپ کی اُلفت کے سوا
کوئی جنت مین نہین جانیکا سامان درست

جوشِ ہجرِ نبیؐ مین اگر آئے وحشت
نہ رہیگا میرا دامن نہ گریبان درست

چشم تو بنا رہے یادِ رخِ انور مین مدام | ابتو سُرخی سے یہ ہم کرتے ہین قرآن درست

مشکلین ہونگی سب آسان طفیلِ حضرت | اپنی نیت جو کوئی رکھیگا انسان درست

خیر و ایمان ہے محبت تو شہ والا کی | وہ ہی مومن ہے کہ رکھتا ہے جو ایمان درست

پائینگے حشر مین حضرت کی شفاعت سے نجات | اعتقاد اپنا جو رکھتے ہین مسلمان درست

بھیڑ مداحو انکی جب خلد مین آتی دیکھی | دوڑ کر میون کے رضوان نے کئے خوان درست

ساتھ لیجائینگے جنت مین تمام امت کو | بالیقین مخبرِ صادق کا ہے پیمان درست

چاہئے یہہ کہ رہے نقش دلِ ہر مومن | بعد قرآن کے ہے آپ کا فرمان درست

فیض نعتِ نبوی سے ہی یہہ ابرار اُمید
فضل حق چاہے ہو جائیگا دیوان درست

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ایمان کی تکمیل ہے اقرار رسالت | اور کفر کا اقرار ہے انکارِ رسالت

مومن ہے وہ دل مخزن توحید ہو جس کا | سینہ بھی ہے گنجینۂ اسرار رسالت

ق
اب وقت ظہورِ شہِ لولاک کا آیا | پیدا ہوئے دُنیا مین سزاوارِ رسالت

ہے حکم قضا کفر کو اب جلد گھٹا دو | دیکھو وہ اوٹھا ابر گہربارِ رسالت

کیا دبدبہ بالا ہے رسولِ مدنی کا | بُت بول اوٹھے از پئے اقرار رسالت

کی نہر ہدایت کی روان باغ جہان مین | سبزہ کیا آپ نے گلزار رسالت

محکوم ہوا حکم رسالت کا زمانہ | خالق نے کیا آپ کو سردار رسالت
دین نبوی کس لیے محفوظ نہ رہتا | اللہ تھا ہر وقت مددگار رسالت
ایمان کا سودا ہے خریدار ہے عالم | ہے حد سے فزون گرمیٔ بازار رسالت
جو دشمن دین تھے وہ مسلمان ہوئے آکر | سو جان سے کیا کفر نے اقرار رسالت

ابرار دیا کس کو یہہ اللہ نے رتبہ
تھے احمد مختار ہی مختار رسالت

ردیف الثاء مثلثہ

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بزم میلاد مین ذکر رخ خوبان ہے عبث | وصف حضرت ہو جہان وصف حسینان ہے عبث
عاشق زلف و لب لعل نبی کے آگے | صفت برگ گل و سنبل و ریحان ہے عبث
صحن جنت سے ہے صحرائے مدینہ خوش تر | تجکو اے دل ہوس سیر گلستان ہے عبث
کیا فروغ رخ حضرت نہین دیکھا تو نے | یہہ تری جلوہ گری اے مہ رخشان ہے عبث
وصف گلزار مدینہ کا سنا دو مجھکو | واعظو تذکرۂ روضۂ رضوان ہے عبث
دیکھ لے آکے مدینہ مین بہار فردوس | زاہدا خلد کا دن رات تو جویان ہے عبث
گنج مقصود جو چاہے تو لکھے نعت نبی | دولت و زر کے لیے کوشش انسان ہے عبث
جوہر انسان کا ہے وصف لب و دندان نبی | ذکر گوہر صفت لعل بدخشان ہے عبث

رنج و راحت کا نہین عشق پیمبرؐ مین خیال
گلۂ جور فلک شکوۂ دوران ہے عبث

جلوۂ نور الٰہی ہے رُخِ حضرتؐ مین
صورتِ آئینہ اے مہر تو حیران ہے عبث

عشق مین قامت و رخسار نبیؐ کے ابرار
یادِ شمشاد و خیالِ گلِ خندان ہے عبث

مجھ پہ اے چرخِ ستمگار جفا کیا باعث
کیون ہو مداحِ پیمبرؐ سے خفا کیا باعث

کیا بنے گا چمنِ عشق نبیؐ کا بُلبل
طائرِ رنگ میرا رُخ سے اوڑا کیا باعث

جل گیا آتشِ ہجرانِ نبیؐ سے شاید
اشک بھی دیدۂ تر مین نہ رہا کیا باعث

آ ہی گی کیا مرضِ عشق پیمبرؐ مین اجل
چھوڑ دی میری طبیبون نے دوا کیا باعث

آج وصفِ دہنِ پاک بنا مہرِ سکوت
غیب کا راز نہ کچھ مجھ پہ کھُلا کیا باعث

کیون نہ دیدارِ نبیؐ خواب مین دیکھا ابتک
کیون ہدف تک نہ گیا تیرِ دعا کیا باعث

وصفِ زُلف نبوی اس نے سُنا ہی بیشک
پھر ہوا دل جو گرفتارِ بلا کیا باعث

کیا میرے بخت کا چمکا ہے فلک پہ اختر
بزمِ عالی مین میرا ذکر ہوا کیا باعث

کیا شہنشاہ دو عالم کا نہین یہ مداح
استخوان کیون نہ میری کھائی ہما کیا باعث

کس لئے آپ بلاتے نہین اس عاصی کو
عفو ہوتی نہین کیون میری خطا کیا باعث

ہند مین کھوتے ہو کیون عمر تم اپنی ابرار
آجتک عزمِ مدینہ نہ کیا کیا باعث

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع ـ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

در بحر رمل مثمن مخبون محذوف - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

عشقِ حضرت مین نہین ہے مجھے آرام سی بحث — دلِ سوداز دہ رکھتا ہے کہین کام سے بحث

ایسا وارستہ کیا اُلفتِ شہ نے مُجبکو — کہ نہین ننگ کی پروا نہ مجھے نام سے بحث

نعت لکھتا ہون بامیدِ قبول درگاہ — نہ تمنّا ہے مجھے خلعت کی نہ انعام سے بحث

قفسِ یادِ پیمبرؐ مین رہا طایرِ دل — نہ اسے دانہ سے مطلب نہ اسے دام سی بحث

جز پیمبرؐ کے کسی کی نہین پروا مجھکو — نہ عرض خاص سے کچھ ہی نہ ہمین عام سی بحث

آپ ہی جاؤنگا مین سوئے دیارِ محبوب — نہ مجھے نامہ کی حاجت ہی نہ پیغام سی بحث

اے فلک روضۂ اقدس پہ پڑا رہنے دے — نہ کسی در کی ہوس ہے نہ مجھے نام سے بحث

شوق سیبِ ذقنِ مصطفوی ہے مجھکو — نہ سروکار ہے پختہ سے نہ ہی خام سے بحث

منزلِ کعبۂ مقصود بنا دل میرا — خواہش طوف نہین ہے نہ کچھ احرام سی بحث

سگِ درگاہِ نبیؐ کہتے ہین مجھکو انسان — وحشیون سے نہین میل اپنے دو دام سی بحث

نظر لطف نبیؐ کا ہون طلبگار اسرار — نہ طلب گورے کی مجکو نہ سیہ فام سے بحث

ردیف الجیم

در بحر مجتث مثمن مخبون محذوف - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

جہان مین محفل میلادِ مصطفٰے ہے آج — زمین مہبطِ انوار کبریا ہے آج

مرے مکان مین ذکرِ شہِ ہدا ہے آج — خدا کے نور سے معمور گھر ہوا ہے آج

در بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

نسیمِ یثربؔ و بطحا چمن مین آئی ہے	ہر ایک غنچہ گلستا نمین کھل گیا ہی آج
فلک سے بزمِ مقدس مین ہر ملک آکر	درود سیدِ والا پہ پڑھ رہا ہے آج
زمین پہ ذکر ہے یہہ کس کی مہِ تجلی کا	کہ ذرہ غیرتِ خورشید بنگیا ہے آج
خبر ولادتِ سلطان دین کی پہونچی ہے	نشان کفر کا آفاق سے مٹا ہی آج
اوٹھا ؤ ہاتھ دعا کے لئے شب میلاد	ظہور رحمتِ خلاق کبریا ہے آج
زمین بزم نبیؐ کو ملی ہے وہ رفعت	کہ آسمان بصد عجز جبہہ سا ہے آج
لکھے ہین نعت پیمبرؐ مین قدس کے مضمون	مرا قلم پر روح الامین بنا ہے آج
ہوے ہین بند جہنم کے سارے دروازے	وہ دیکھ لو درِ خلد برین کھلا ہے آج

دعائے مغفرت اسوقت کیجئے ابرار
ہے بزمِ ختم دمِ عرض مدعا ہے آج

اللہ نے حضرت کو بلایا شبِ معراج	موسیٰ نے نہ دیکھا جو دکھایا شبِ معراج
جب آپ سوئے عرش چلے حور و ملک نے	فرش آنکھ کے پردون کا بچھایا شبِ معراج
حال آپ کے مقدم کا جو زہرہ نے سنایا	صوفیِ فلک رقص مین آیا شبِ معراج
کونین سے جسکی ہے کہین شان زیادہ	وہ آنکھ کے پردےمین سمایا شبِ معراج
اللہ رے قدرت کہ رسولِ مدنی کو	اک نکتہ مین ہر علم پڑھایا شبِ معراج

ہے لطف وکرم آپ کا ہمپر کہ سقر سے
اِس اُمت عاصی کو چھوڑایا شب معراج

اِک جلوۂ یکتا شہِ دین کو نظر آیا
جب پردۂ وحدت کو اوٹھایا شب معراج

تھا پاے مبارک کا شرف عرشِ بریں نے
کب پایا یہہ پایا تھا جو پایا شبِ معراج

حضرت کی کفِ پا کا ہے وہ رُتبۂ عالی
جبریل نے آنکھون سے لگایا شب معراج

نظارۂ محبوب کا وہ شوق بڑھا تھا
خود پردہ کے باہر نکل آیا شب معراج

ابرار یہہ کہتے تھے فرشتے کہ ہو تا حشر
ہر روز یوہین بارِ خدا یا شب معراج

در بحر رمل مثمن مخبون محذوف مسبغ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

مین ہون یا شاہِ رُسل آپ کے در کا محتاج
طالب دولت و حشمت ہون نہ زر کا محتاج

باغبان تو ہی بتا دے چمنِ عالم مین
وہ کہان ہے کہ مین ہون جس گُلِ تر کا محتاج

لب و دندانِ پیمبر کی صفت لکھتا ہون
عمر بھر ہونگا نہ مین لعل و گُہر کا محتاج

وحشتِ یثرب ہی خوش آتا ہے مجھے وحشت مین
نہ کچھ آبادی کی پروا ہے نہ گھر کا محتاج

آتشِ عشق پیمبر نے جلایا دِل کو
سوزِ باطن ہے میرا دیدۂ تر کا محتاج

اے صبا تو ہی سُنا دے کوئی پیغام مجھے
مین ہون گلزارِ مدینہ کی خبر کا محتاج

نعتِ پاکِ نبوی مجھکو ہے لکھنا منظور
بہرِ خامہ ہون مین جبریل کے پر کا محتاج

اے خیالِ رُخِ پُر نورِ پیمبر مدد دے
شبِ فرقت مین ہون مدت سے سحر کا محتاج

یا نبی سیبِ ذقن مجھکو دکھا دو للہ
یہہ میر النخل تمنا ہے ثمر کا محتاج

آستانِ نبوی سے نہ اوٹھون محشر تک
یا الہی نہ کبھی ہون کسی در کا محتاج

جس نے دیکھا ہے رُخِ پاک پیمبر ابرار
بخدا وہ نہین پھر شمش و قمر کا محتاج

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مسبغ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

دردِ سخن کا ہمنے کیا ہے علاج آج
نعتِ شریف سے ہو صحیح المزاج آج

سلطان کی طرح سے ہے عالی مزاج آج
سر پر سخن نے نعت کا پہنا ہو تاج آج

ہر شخص کی زبان پہ ہے وصفِ شہ زمن
نعتِ رسول پاک کا ہے وہ رواج آج

وصفِ نبیؐ مین خامہ نے پائی ہے وہ صفا
وہ غیرتِ بلور ہے اور رشکِ عاج آج

نعت نبیؐ سے کیون نہ جہان مین فروغ ہو
روشن کیا ہے خانۂ دین مین سراج آج

وہ اختیار احمدِ مختار کو ملا
جس بینوا کو چاہین تو دین تخت و تاج آج

لکھتا ہون پادشاہِ حدوث و قدم کی نعت
آئیگا مجھکو ملک بقا سے خراج آج

مین ہون گدائے حضرتِ سلطان دین پناہ
دولت کی خاکسار کو کیا احتیاج آج

ہر دم خیالِ وصفِ رسالت مآب ہے
میرے نفس کو نعت سے ہو امتزاج آج

تحریر نعت پاک سے یہہ مرتبہ ہوا
جبریل پوچھتے ہین قلم کا مزاج آج

اسرار مجھکو ہجر نبیؐ کا ہے عارضہ
بیفائدہ طبیبو سب ہے میرا علاج آج

جب کاکلِ مشکین پیمبر کا کھلا پیچ
تقدیر مین اپنے کوئی باقی نہ رہا پیچ

سو یا سوئے قبلہ تو زیارت ہوئی حاصل
لو ناخنِ تدبیر سے قسمت کا کھلا پیچ

مداح یہ دعوائے ستم تجھ کو عبث تھا
اے چرخ ستمگر ترا کوئی نہ چلا پیچ

محروم زیارت ہوا یہ کھلتا نہین کچھ راز
جس دن سے فراقِ نبوی کا ہے بندھا پیچ

آجاتی ہے رخ پر دمِ نظارہ حضرت
بیتاب سے کرتی ہے نیا زلفِ دوتا پیچ

پہونچا نہ کسی روز بھی گوشِ نبوی تک
نالہ نے میرے ہجر مین یہ مجھ سے کیا پیچ

ابتک نہ ہوئی مجھکو مدینہ کی زیارت
تقدیر کا کوئی بھی تو سلجھا نہ سکا پیچ

بسمل سا تڑپتا ہون جو یاد آتے ہین حضرت
سچ ہے کہ محبت مین اوٹھاتے ہین سدا پیچ

اپنی یہ تمنا ہے کہ جاؤن سوئے یثرب
کیون کرتی ہے عشاق سے تاثیر دعا پیچ

وہ خواب مین آئے نہ دکھائی مجھے صورت
معلوم نہین جانے کیونکر یہ پڑا پیچ

جو اون کا گرفتار ہے آزاد ہے ابرار
ہے زلف پیمبر کا ہر اک عقدہ کشا پیچ

ردیف الحاء حطی

درود پڑھنے کو لیتے ہین جبکہ ہم تسبیح
دعائین سیکڑون دیتی ہین دمبدم تسبیح

ہمیشہ پڑھتے ہین نامِ جناب اقدس کی
ہر ایک اہل عرب سرور عجم تسبیح

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

طیبہ

گھر کی طرح جگر مین ہے پڑ گیا سوراخ
رسولِ پاک کا رکھتے ہین دِل مین غم تسبیح

بنے ہین دانۂ تسبیح اشک کے قطرے
درود پڑھنے کو لی جب بچشم نم تسبیح

رسولِ پاک پہ بھیجو سدا صلوٰۃ و سلام
چُھٹے نہ ہاتھ سے زنہار دمبدم تسبیح

اوٹھو درود پڑھو نیک کام مین سُستی
یہہ مجھکو یاد دلاتی ہے دمبدم تسبیح

درود پڑھتے ہین دُرِّ یتیم قدرت پر
نہین ہے سلکِ گُہر سے ہماری کم تسبیح

مین تجھکو دیکھ کے آمادۂ صلوٰۃ ہوا
ہوا کمال یہہ مجھپر ترا کرم تسبیح

ہمارے توسن غفلت کا تازیانہ ہے
درود پڑھتے ہین جب دیکھتے ہین ہم تسبیح

درود بھیجتے ہین روح پاک حضرت پر
مدام پڑھتے ہین جن و بشر بہم تسبیح

درود پڑھنے کا جب لطف اوٹھیگا ای ابرار
بنائین خاک در پاک لاکے ہم تسبیح

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ہے مجکو عشق سیّدِ ابرار بیطرح
گھٹتا ہے جوش غم سے تنِ زار بیطرح

لو تشنگانِ دید چلو روز حشر ہے
بٹتا ہے آج شربتِ دیدار بیطرح

رُکتا نہین ہے خامہ مرا نعت پاک مین
ہے جوش وصف احمدؐ مختار بیطرح

دل دیچکا ہون مین تو خدا کے حبیب کو
سودا چکا تو آئے خریدار بے طرح

سینہ مین کوندجاتی ہے بجلی سی یا جناب
یاد آتی ہے جو تیزیِ رفتار بیطرح

آیا خیال چشمِ ہمیں جو ہجر مین — گریان ہے میرا دیدۂ خونبار بیطرح
زلفِ جنابِ پاک ہے یا کوئی دام ہے — یہہ مرغِ دل ہے اوس مین گرفتار بیطرح
اب خارِ چشمِ زخم سے یارب اسے بچا — پھولا پھلا ہے نعت کا گلزار بیطرح
اوس رشکِ گل کے روضۂ اقدس سے ہو جُدا — دل مین کھٹک رہا ہے یہی خار بیطرح
ٹھوکر سے اپنے سیکڑون مردے جلادئے — اعجاز کر رہی ہے وہ رفتار بیطرح

یثرب کی سرزمین مین پہونچائے حق تمہین
شوقِ مدینہ تمکو ہے ابرار بیطرح

طیبہ

ردیف الخاء

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دہلیزِ مصطفٰے پہ نہ کیون سر جھکائے چرخ — اس آستان کو قبلہ و کعبہ بنائے چرخ
وہ دبدبہ ہے سرورِ اُمّی کے عدل کا — مثلِ قلم قلم ہو اگر سر اوٹھائے چرخ
ہجرِ نبیؐ مین اذن جو دون اپنی آہ کو — مثلِ حباب دم مین مٹا دون بنائے چرخ
یہو جہہ سرنگون نہین رہتا ہے آسمان — سجدہ جنابِ پاک کا ہے مدعائے چرخ
ذرات آستان مین ہے یہہ نور کا فروغ — اختر بھلا ہمین کوئی ایسا دکھائے چرخ
جس نے بہارِ روضۂ پرنور دیکھہ لی — اوسکی نظر مین خاک سمائے فضائے چرخ
دیکھے جو آستانِ معلی کے اوج کو — منہ دامنِ سحاب مین اپنا چھپائے چرخ

گروش وہ اپنی بخت کی ہجر نبی مین ہے
کاسہ ہمارے سر کا بھریگا بجائے چرخ

پابوس یہہ ہوا شب معراج آپکا
بخشا خدا نے خلعتِ رفعت برائے چرخ

وِزرات بھیجتا ہے درود آپ پر فلک
صلِّ علیٰ کا نغمہ بنی ہے صدائے چرخ

گروش اسی کی مانعِ عزمِ مدینہ ہے
ابرار کون اپنا ہے دشمن سوائے چرخ

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور، مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن طیبہ

بلبل نے وہ نبیؐ کا جو دیکھا عذار سُرخ
داغون سے اوس کا سینہ ہی جون لالہ زار سُرخ

بھڑکی ہے آج آتشِ عکسِ رُخِ جناب
بیوجہہ یہہ نہین ہے گلِ نوبہار سُرخ

یاد آگئے جو عارضِ حضرت پسِ فنا
پہونچا میرے لحد سے فلک تک غبار سُرخ

ہوگا نہ سُرخ رو کبھی عارض کے سامنے
گُل شاخِ بوستان نہین اگر ہو ہزار سُرخ

عکسِ رُخِ جنابِ مقدس کے فیض سے
دشوار یہہ نہین کہ ہو مشکِ تتار سُرخ

باغ جہان مین گلشنِ یثربؐ سے آئی ہے
پہنے ہے آج جامہ نسیمِ بہار سُرخ

یاد آگیا جو چہرۂ گلرنگِ مصطفٰے
مانند گل ہوتی ہے شب انتظار سُرخ

دندان پاک پر تو لب سے ہین لال لال
مرجان سے ہوگئی گُہرِ آبدار سُرخ

خونبار یاد عارضِ گلفام نے کیا
رہتی ہین آنکھین اس لئے لیل و نہار سُرخ

لالہ تو کیا چمن ہو نثارِ رخ جناب
دیکھے جو ایکبار کہین وہ عذار سُرخ

ہون نعت کی طفیل سے ابرار سُرخ رو
اب کیا عجب کہ ہو مرا سنگِ مزار سُرخ

ردیف الدال

در بحر ہزج مسدس مقصور — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بشر کیا لکھ سکے شانِ محمد ۔ خدا ہو جب ثنا خوانِ محمد
اوسی محشر کے دن اک عید ہوگی ۔ ہوا ہے جو کہ قُربانِ محمد
تمنا ہے یہی رضوان کی ہر دم ۔ الٰہی ہون مین دربانِ محمد
عنادل بنکر آتے ہین فرشتے ۔ مدینہ ہے گلُستانِ محمد
پڑا ہے یہہ مری تقدیر مین پیچ ۔ نہ دیکھی زُلف پیچانِ محمد
تمنا ہے یہہ آنکھون کی الٰہی ۔ دکھادے روئے رُخشانِ محمد
ہمین خورشیدِ محشر کا نہین خوف ۔ اگر ہون زیرِ دامانِ محمد
ملک سے مرتبہ اعلیٰ ہے اونکا ۔ جو ہین ادنیٰ غلامانِ محمد
بنا سلک گہر ہر شعر میرا ۔ کہا جب وصف دندانِ محمد
نہ دیکھے جلوۂ خورشید زنہار ۔ جو دیکھے روئے تابانِ محمد

مدینہ کو چلو ابرار عالم
کرو جان اپنی قربان محمد

خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد ۔۔۔ نبی ہے صلِّ علیٰ شانِ محمد

اسیری کا ہو آزادونکو بھی شوق ۔۔۔ جو دیکھیں زلفِ پیچانِ محمد

جو دیکھا رُتبہ والا سے حضرت ۔۔۔ بنے جبریل دربانِ محمد

کرون گا روضۂ اقدس پہ جا کر ۔۔۔ دل و جان اپنا قربانِ محمد

جہان کیون نورِ حق سے ہو نہ روشن ۔۔۔ قمر ہے روئی تابانِ محمد

لکھین کیا ہم شہِ عالم کے اوصاف ۔۔۔ فزون ہے وصف سے شانِ محمد

نہین کچھ آفتابِ حشر کا خوف ۔۔۔ ہے سر پر ظلِّ دامانِ محمد

مقام اونکا دو عالم سے ہے بالا ۔۔۔ ہے برتر عرش سے شانِ محمد

خُدا نے پاک کا رستہ بتایا ۔۔۔ زمانہ پر ہے احسانِ محمد

عذابِ آخرت سے ہونگے بیخوف ۔۔۔ قیامت مین ثنا خوانِ محمد

ملک جب نعت مین عاجز ہین اسرار
بشر کیا ہو ثنا خوانِ محمد

فلک سے ہے برتر مقامِ محمد ۔۔۔ ہے عرشِ برین سطحِ بامِ محمد

گلستانِ نبی کا رونق فزا ہے ۔۔۔ نہالِ قدِ خوش خرامِ محمد

دل و جان کو ہو کیون نہ مرغوب بیحد ۔۔۔ شکر سی ہے شیرین کلامِ محمد

در بحرِ ہزج مسدس مقصور مفاعیلن مفاعیلن فعولن

[illegible]

دعا کرتے رہتے تھے اُمت کے حق مین　　　　گذرتی تھی یون صبح و شامِ محمدؐ

ہم آئے ہین ہستی مین ملکِ عدم سے　　　　یہی خاص ہے فیضِ عامِ محمدؐ

بس اب دل ہے بیچین فرقت مین اپنا　　　　سُنا جائے کوئی پیامِ محمدؐ

مشامِ دو عالم معطر ہوا ہے　　　　کھُلے گیسوے مشکفامِ محمدؐ

تصور کے خامہ سے ورنات سینے　　　　لکھا صفحۂ دل پہ نامِ محمدؐ

کرے سلطنت کی وہ خواہش نہ ہرگز　　　　جو ہے جان و دل سے غلامِ محمدؐ

فرشتے بھی ہرگز نہ پہونچے وہانتک　　　　ہے اس درجہ عالی مقامِ محمدؐ

کہانتک لکھیگا تو اسرار عالم
وہ معراج کا احتشامِ محمدؐ

سو جان سے ہے دل محوِ تمنائے محمدؐ　　　　سر پر ابنا منزلِ سودائے محمدؐ

گردون ذرۂ خورشید جو دے تو بھی نہ بدلون　　　　ملجائے اگر خاک کفِ پائے محمدؐ

شرماتے ہین خورشید و قمر اوجِ فلک پر　　　　جب دیکھتے ہین نقش کفِ پائے محمدؐ

لکھتا ہون ہمیشہ صفتِ روے مبارک　　　　تا خواب مین دیکھون رُخِ زیبائے محمدؐ

افضالِ الٰہی چمنِ مصطفوی ہے　　　　ہے رحمتِ حق گوشۂ صحرائے محمدؐ

ہے قدسیون مین شورِ بہارِ گلِ رُخسار　　　　جبریل ہے اک بُلبلِ شیدائے محمدؐ

دیدار بلاکر شبِ معراج مین دیکھا — اس درجہ تھی خالق کو تمنائے محمدؐ

مضمون لطافت کے سراپا سے عیان ہین — ہے مصرعۂ موزون قدِ بالائے محمدؐ

سولی پہ چڑھونگا مگر اُلفت نہ چھُٹیگی — دل لیگئی ہے زُلف چلیپائے محمدؐ

تعظیم سے قرآن مین خود حق نے صفت کی — کیا جانے بشر رُتبۂ والائے محمدؐ

کچھ روزِ قیامت کا مجھے غم نہین ابرار
ہے نقش میرے دل پہ تولائے محمدؐ

والشمس کی تفسیر ہے وہ روئے محمدؐ — واللیل کی آیات ہین گیسوئے محمدؐ

ہم رُتبۂ رضوان ہے ہر اک زائرِ روضہ — ہے غیرتِ فردوس ہین کوئے محمدؐ

مداح کو کیا تشنگیِ حشر کا غم ہو — تسنیم ہے فردوس مین اک جوئے محمدؐ

مدت سے ہے جان شیفتۂ روئے منور — ہے طائرِ دل قیدیِ گیسوئے محمدؐ

معراج مین قوسین کا انداز اوڑا یا — بیوجہہ نہین ہے خمِ ابروئے محمدؐ

لے شوق مدینہ کی طرف ہند سے لیچل — اب کھینچ تو لے جذبۂ دل سوئے محمدؐ

صحرا لے ختن حشر کا میدان بنے گا — کھلجائین گے اکبار جو گیسوئے محمدؐ

طوبیٰ نہین شمشاد نہین سرو نہین ہے — ہے نخلِ تمنا قدِ دلجوئے محمدؐ

گل سونگھ کے کیون صلِ علیٰ مُنہ سے نہ نکلے — ہر گل مین سمائی ہوئی ہے بوئے محمدؐ

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کیون شاد ہون دیکھ کے نظارۂ حضرت ہے عید کا چاند ابروئے دلجوئے محمدؐ

تسخیر دو عالم کو کیا سرور دین نے
ابرار وہ ہے قوت بازوئے محمدؐ

ہون محو رخ بے مثال محمدؐ الٰہی دکھادے جمال محمدؐ
قلم صورت بید تھرا رہا ہے لکھون کیا مین جاہ و جلال محمدؐ
ہوا ہے نہ ہوگا زمانہ مین پیدا ازل سے ابد تک مثال محمدؐ
نصیب اپنا جاگے گا کس روز یارب نظر آئے گا کب جمال محمدؐ
کہا خواب مین مجھ سے یوسف نے آکر مین ہون عکس مہر جمال محمدؐ
دعا ہے بقول جمیل اپنی ہر دم من و دست و دامان آل محمدؐ
کرین کیون نہ فرمان پری جن و انسان فرشتون نے کی امتثال محمدؐ
نثار محمدؐ دل و جان میرا ہون شیدائی اصحاب و آل محمدؐ
تونگر کیا دولت دین سے سبکو لکھون کیا مین جود و نوال محمدؐ
ملک اوترین اوج فلک سے زمین پر سنین وہ جہان قیل و قال محمدؐ

تقاضائے الفت ہے ابرار مجھ سے
کہ ہو دل مین ہر دم خیال محمدؐ

در بحر متقارب مثمن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن -

ہے شانِ خُدا مصحفِ رُخسارِ محمد
اللہ دکھائے مجھے دیدارِ محمد

عقبیٰ میں وہی دیکھینگے حضرت کا رُخِ پاک
دُنیا میں جو ہیں طالبِ دیدارِ محمد

یوسف پہ فقط ایک زلیخا ہی تھی عاشق
سو جان سے عالم ہے خریدارِ محمد

جنت سے اگر حور بھی آئے تو نہ دیکھوں
دیکھوں میں اگر جلوۂ رُخسارِ محمد

سر کوہ سے ٹکرا کے ہوا آپ پہ قربان
دیکھی جو کہیں کبک نے رفتارِ محمد

موسیٰ کی طرح کیوں نہ مجھے دیکھ کے غش آئے
ہے جلوۂ حق روئے پُر انوارِ محمد

وہ عز و شرف آپ کو بخشا ہے خدا نے
جبریل بنا حاجبِ دربارِ محمد

انسان کو اوصافِ نبی چاہیے لکھنا
ہے بعد خدا وصف سزاوارِ محمد

جب سے نظر آتی ہے مجھے چشمِ پیمبر
نرگس کی طرح میں بھی ہوں بیمارِ محمد

اس کوچہ میں آئے جو گدا بھی تو ہو سلطان
ہے ظلِ ہما سایۂ دیوارِ محمد

کیوں ہوتی نہ اسرار مجھے آپ کی اُلفت
دِل روزِ ازل سے ہے طلبگارِ محمد

ردیف الذال

جناب سیدِ ابرار کا ہے نام لذیذ
طفیل نام کے میرا ہوا کلام لذیذ

نہ ہو نعت میں توصیف ہو ملاحت کی
کہ بے نمک کبھی ہوتا نہیں طعام لذیذ

نہین ہے اس لئے محشر کی تشنگی کا خطر — مجھے بھی بخشینگے کوثر کا آب جام لذیذ

صبا تو ہی مجھے لادے خبر مدینہ کی — سُنا ہے مین نے کہ ہے دوست کا پیام لذیذ

مزہ ہے وصف رسولِ کریم لکھنے مین — سوائے نعت کے کوئی نہین ہے کام لذیذ

لکھی وہ نعت جو پختہ ہو عشق حضرت مین — جہا نمین کوئی بھی میوہ نہین ہے خام لذیذ

نبیؐ کی زُلف کی تعریف اوسی طرح ہے پسند — کہ ہو غریب کو جیسے طعام شام لذیذ

ہزار بار کہا تو وہی مزہ پا یائے — محمدؐ عربی کا ہے ایسا نام لذیذ

لکھونگا مین لبِ حضرت کے وصف مین اشعار — تو خاص و عام کو ہوگا میرا کلام لذیذ

ہمیشہ کھاتے ہین ہم غم فراق حضرت کا — غذا یہہ حق نے ہمین دی ہے صبح و شام لذیذ

لکھا ہے آپ کے سیبِ ذقن کا جب سے وصف
تو ہمنے سمجھا ہے ابرار کا کلام لذیذ

جو لون مین لکھنے کو وصفِ شہِ اُمم کاغذ — تو تختہ نور کا بنجائے یک قلم کاغذ

لکھی ہے عارضِ گلفام مصطفٰی کی صفت — عجب نہین جو بنے گلشنِ ارم کاغذ

جو یاد آئی دمِ نعت چشم حضرت کی — تو ہوگیا میری اشکون سے آج نم کاغذ

صفاتِ احمدِ مرسل رقم کرون کیونکر — کہ دلمین شوق زیادہ ہے اور کم کاغذ

بیاضِ دیدۂ حورِ جنان پرِ جبریل — یہہ دونون نعت کی لکھنے کو ہین قلم کاغذ

مجتث مثمن مخبون محذوف مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بنائین آنکھ کا پردہ اوسے تمام ملک — نبیؐ کی وصف مین جو ہم کرین رقم کاغذ
جو وصف آہوئے چشمِ نبیؐ مین لکھتا ہون — تو میرے ہاتھ سے کرتا ہے آج رم کاغذ
خدا نے نام محمدؐ مین دی وہ شیرینی — لبون کی طرح قلم سے ہوا بہم کاغذ
گمان طوف کا ہے گردشِ قلم پہ ہمین — بنا ہے نعت سے اِک گوشۂ حرم کاغذ
لکھی جو مدحتِ محراب ابروئے حضرت — تو سجدہ کرنے کو مثل قلم ہے خم کاغذ

رُکے قلم نہ کبھی نعت پاک مین ابرار
چھُٹے نہ ہاتھ سے جبتک ہو دم مین دم کاغذ

ردیف الراء

فدا کیون ایک عالم ہو نہ اے سلطان دین تمپر — کہ عاشق ہو گیا خود آپ رب العالمین تمپر
خدا نے کیا جمالِ پاک بخشا تمکو یا حضرت — کہ سو جان سے تصدق ہین بتانِ مہ جبین تمپر
فدا جن و بشر تمپر ہوئے حور و ملک شیدا — نہین کچھ جان اپنی دیتے ہین تنہا ہمین تمپر
تجلی طور کی معراج مین موسیٰ کو یاد آئی — ہوئے سو جان سے شیدا عیسیٰ گردون نشین تمپر
اگر میری طرف بھی اک نگاہِ لطف سے دیکھو — لٹا دون شاد ہو کر دولتِ دنیا و دین تمپر
فلک پر مہر و مہ شیدا زمین پر خوبرو قربان — بھلا وہ کون ایسا ہے کہ جو عاشق نہین تمپر
وہ حُسنِ دلربا ایسا کہ یوسف بھی فدا جسپر — ادا ایسی کہ مرتے ہین زمانے کے حسین تمپر

بہت حوران باغِ خلد مشتاقِ زیارت تھین
شبِ معراج مین دیکھا تو عاشق ہوگئین تم پر

نہ کوئی کام آئے گا کسی کے روزِ محشر مین
بھروسا ہی ہمارا رحمۃ اللعالمین تم پر

مجھے بھی ساتھ لینا یا نبیؐ گرمائے محشر مین
کرے جب سایہ بنکر سائبان عرشِ برین تم پر

تقاضا ہے مقدر سے کہ پہونچا دے مدینہ تک
کرے ابرار قربان اپنی یہہ جانِ حزین تم پر

در بحرِ رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

روئے حضرت کا خیال آیا گلستان دیکھکر
یاد آئی زلفِ سُنبل کو پریشان دیکھکر

چشم خیرہ ہے فروغِ روئے تابان دیکھکر
دل ہے سودائی نبیؐ کی زلفِ پیچان دیکھکر

کشتیٔ گردون گردان رات دن چکر مین ہے
جوش زن مداح کی اشکونکا طوفان دیکھکر

رحل کا کل کا سمجھتا ہون نبیؐ کے دوش پر
مصحفِ رُخسار یاد آیا ہے قرآن دیکھکر

سبزۂ خطِ نبیؐ کی جس نے دیکھی ہے بہار
خاک اوس کے دل کو راحت ہوگی ریحان دیکھکر

مہر و مہ نورِ کفِ پائے نبیؐ پر ہین نثار
نقشِ پا یاد آگیا ماہِ درخشان دیکھکر

عارضِ حضرت مین جب نورِ خدا آیا نظر
کفر نے کلمہ پڑھا وہ روئی تابان دیکھکر

آپکے در کے گدا کا ہے یہہ ادنیٰ مرتبہ
سرو قد تعظیم کو اوٹھے سلیمان دیکھکر

تاب کیا نظارۂ حضرت کی کوئی لا سکے
آئینہ حیرت مین ہے وہ روئی تابان دیکھکر

اِسقدر ہون محوِ گلگشتِ مدینہ روز و شب
دلمین اک وحشت ہو پیدا باغِ رضوان دیکھکر

داستانِ ہجرِ پیغمبر کہوں ابرار کیا
روتے میرا حال سب گبر و مسلمان دیکھکر

میں کہاں جاؤں درِ سلطانِ ذیشان چھوڑکر
چین کب بلبل کو آئیگا گلستان چھوڑکر

ہند میں آؤنگا میں جاکر نہ یثرب کی طرف
کون دوزخ میں رہیگا باغِ رضوان چھوڑکر

کعبہ میں آئیں شبِ میلاد حورانِ جنان
گلشنِ فردوس کے سب قصر و ایوان چھوڑکر

کوچۂ حضرت سے کیوں مجکو اوٹھاتا ہی نصیب
یہہ گدا جائے کہاں دامانِ سلطان چھوڑکر

فی سبیل اللہ ہے جب سے لقائے احمدی
تشنۂ دیدار ہیں خضر آبِ حیوان چھوڑکر

اُلفتِ سلطانِ دین میں کیا ہو دنیا کی ہوس
رنج دل کیوں مول لیں ہم راحتِ جان چھوڑکر

وصفِ لب لئے پیمبر کا اگر سن لے کہیں
بھاگ جائے لعل ابھی کانِ بدخشان چھوڑکر

دو جہان میں پھر کہان اوس کا ٹھکانا ہی بھلا
جائے جو درِ آپکا اے شاہ ذیشان چھوڑکر

آرزو ہے جائے روضہ پر رسول اللہ کے
نکلے جب دم قالبِ خاکی کو یہہ جان چھوڑکر

میں جو کہدوں کچھ بھی وصفِ جذبۂ چشمِ نبی
شہر میں آکر بسیں آہو بیابان چھوڑکر

خلد میں بھی حشر کو ابرار جائینگے نہ ہم
آستانِ حضرتِ محبوبِ یزدان چھوڑکر

نعت آپکی میں لکھ نہ سکا یا شہِ ابرار
کچھ حق نہ ہوا مجھ سے ادا یا شہِ ابرار

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن - طیبہ

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

جز آپ کے دیکھا نہ رسولوں مین کسی پر	لطف و کرمِ خاص خدایا شہِ ابرار
مدفن سے میرے صلّ علیٰ روح محمّد	پیہم یہی آئے گی صدا یا شہِ ابرار
کیا اور لکھون مین صفتِ کوئی مبارک	ہے جادۂ تسلیم و رضا یا شہِ ابرار
وہ روضۂ اقدس مجھے اللہ دکھا دے	پھیلائے ہون مین دستِ دعا یا شہِ ابرار
محشر مین کہ ہوگا نہ کسی کا کوئی یاور	حامی ہے میرا کون بھلا یا شہِ ابرار
مضمون کوئی آپ کے لائق نہین ملتا	تحریر کرون کیا مین ثنا یا شہِ ابرار
آئینۂ صفت نطق ہوئی محو تحیر	قاصر ہے مری فکر رسا یا شہِ ابرار
اکبار تو جلوہ مجھے للہ دکھا دو	مدت سے ہون مشتاق لقا یا شہِ ابرار
خاقان و سلیمان و جم و قیصر و فغفور	سب ہین درِ والا کے گدا یا شہِ ابرار

للہ لے ہند سے یثرب مین بلا لو
ابرار ہے سو جان سے فدا یا شہِ ابرار

ہوئی ہے چشم مائل اوس حبیبِ حق کی صورت پر	لڑی ہے آنکھ اپنی نقش کلکِ صنعِ قدرت پر
کہا ہو صانعِ قدرت نے خود صل علیٰ جس دم	تو ہر جن و بشر شیدا نہ ہو کیون ایسی صورت پر
جنان مین بھی گلِ دیدار حضرت کا مین طالب ہون	مین کب مائل ہون اے رضوان ترے گلہائے جنت پر
بھروسا ہو گیا ہے عاصیونکو اپنی بخشش کا	کمر باندھی ہے اپنی جب سے حضرت نے شفاعت پر

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

طیبہ

معصم کیون نہین کرتا ہے ایدل عزم تیرن کا
شب و روز اب ہنسا کرتی ہے تدبیر اپنی غفلت پر

بہار عالم امکان سے کیا مجکو تعلق ہے
دل و جان اپنا شیدا ہے گلِ باغِ رسالت پر

پسِ مردن نتیجہ نعت لکھنے کا بلا مجھکو
فرشتے لائے رحمت حق کی بعدِ مرگ تربت پر

وجود سرورِ کونین ہے اس دارِ فانی مین
دلیل باہر و ظاہر ظہورِ حق کی حجت پر

نہ آیا چین سدرہ پر بغیرِ جلوۂ حضرت
ہوا پروانہ جبریل امین شمع رسالت پر

ولادت سے نہ بھولے ایکدم بھی وقتِ رحلت تک
پیمبر کوئی بھی عاشق ہے ایسا اپنی امت پر

مدارِ کار اے ابرار سب دنیا و دین کا ہے
جناب سید ابرار عالم کی محبت پر

در بحرِ ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ازل سے دل ہمارا شیفتہ ہے روئی احمد پر
رہینگے تا ابد ثابت قدم عشقِ محمد پر

ظہورِ نورِ حضرت گر نہوتا دارِ امکان مین
تو ہوتا کس طرح اطلاق مطلق کا مقید پر

در و دیوار سے جلوہ تجلی کا نمایان ہے
فدا ہین مہر و مہ پروانہ بنکر شمع مرقد پر

براقِ خلد کی عزت شبِ معراج کیا کہیے
غبارِ پائے مرکب اوڑکے پہونچا فرقِ فرقد پر

نہ تھا جو سایہ حضرت تو یہ نکتہ بس اوسمین تھا
قبا یکتائی کی ٹھیک آئی ہے اونکی سہی قد پر

زمینِ محفلِ سلطان عالم رشک گردون ہے
ہین رکھی مہر و مہ کی سیر فرشِ اطراف مسند پر

تواضع سے اوسی عرشِ برین نے عبدہٗ لکھا
قدم رکھا جب اپنا سرورِ عالم نے مسند پر

زیارت کے لیے آتے تھے لیکر اذن خالق سے
جُدائی آپ کی تھی شاق پیک ملک سرمد پر

اوسے بوسہ دیا آنکھون سے ہم اسکو لگاتے ہین
شرف رکھتا ہے سنگِ آستانِ پاک اسود پر

گنہ بخشی گئی آدم کے حضرت کی شفاعت سے
وہ رتبہ ہے کہ سبقت لیگئے ہین جدّ امجد پر

مدینہ مین بلالو ہند مین بیچین ہون حضرت
نظر فرمائیے ابرار کے اب شوق بیحد پر

ردیف الزاء

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

مجھکو جمالِ پاک دکھایا نہین ہنوز
دریائے بخت جوش پر آیا نہین ہنوز

روزِ ازل سے ہمسر سلطان کائنات
خلاق دوجہان نے بنایا نہین ہنوز

وہ ضبط جوش عشق نبیؐ ہے کہ آجتک
نالہ نے اپنا سر بھی اوٹھایا نہین ہنوز

شغل درود بعد فنا بھی ہے قبر مین
نامِ جناب پاک بھولا یا نہین ہنوز

یہہ وجہ ہے جو مجھکو زیارت نہین ہوئی
حضرت کی مین نظر مین سمایا نہین ہنوز

اے میری سوز آتشِ شوقِ محمدی
اُمید کا چراغ جلایا نہین ہنوز

اے جذبۂ تصور گیسوے مصطفےٰ
دامِ الم سے مجھکو چھڑایا نہین ہنوز

وحشت رہی نہ عشق پیمبر مین آجتک
دامن کو پُرزے پُرزے اوڑایا نہین ہنوز

پہونچایا آجتک نہ مدینے مین بخت نے
طالع تھا خفتہ اس کو جگایا نہین ہنوز

لکھتا ہون نعت اور بہر حال شکر ہے
ابتک گلہ نصیب کا آیا نہین ہنوز

ابرار کا ہے حال پریشان بند مین
مداح کو یہان سے بلایا نہین ہنوز

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

وحشت مین مجھے ولولہ کیا کیا ہی شب و روز
زلف شہ ابرار کا سودا ہے شب و روز

حاجت نہین دنیا مین کسی چیز کی مجھکو
نظارہ حضرت کی تمنا ہے شب و روز

ہنگامہ جہان گرم ہے ارباب یقین کا
عشق شہ لولاک کا چرچا ہے شب و روز

فکر صفت سایۂ ذات نبوی مین
تشویش گرفتاری عنقا ہے شب و روز

گفتار نبی مین اثر آب بقا ہے
رفتار مین اعجاز مسیحا ہے شب و روز

اب دیکھئے کب تک وہ دکھائینگے رخ پاک
مشتاق بہت دیدۂ بینا ہین شب و روز

جب سے گل رخسار پیمبر کا سنا وصف
ہر سو نگران نرگس شہلا ہے شب و روز

مداح کو گردش سے تیرے خوف نہین ہے
اے چرخ تو کیون مایل ایذا ہی شب و روز

ہے قامت دل جو سے پیمبر کا تصور
مد نظر اب جلوۂ طوبی ہے شب و روز

ہے جلوہ گر اب چشم مین اک شمع محبت
عشق نبوی انجمن آرا ہے شب و روز

روضہ شہ ابرار کا تم دیکھ لو ابرار
آنکھونکا ہی مجھہ سے نقاضا ہے شب و روز

بین جو لکھتا ہون صفاتِ شہِ ذیشان ہر روز
رحمتِ حق مرے گھر رہتی ہے مہمان ہر روز

وصفِ حضرت مین بشر کیون نہ بدل ہون مصروف
قدسیون بھی ہین جبریلؑ ثنا خوان ہر روز

گلِ رخسارِ نبیؐ کا ہے تصور ہر دم
ہم کیا کرتے ہین گلگشتِ گلستان ہر روز

کیا حلاوت بخدا اسمِ مبارک مین ہے
رکھتے ہین ورد زبان اپنا مسلمان ہر روز

یار رسولِ مدنی کیون نہ ملے اوسکو نجات
جان و دل سے جو رہے تابعِ فرمان ہر روز

عشقِ گیسوئے پیمبرؐ نے دکھایا ہے اثر
مثلِ سنبل دلِ مضطر ہے پریشان ہر روز

مہر رخسارِ پیمبر پہ ہے شاید مفتون
کرتی ہے صبح یہہ کیون چاک گریبان ہر روز

زمین کرتی ہین ہم نعتِ نبیؐ مین سرسبز
تازگی پر ہے میرا گلشنِ ایمان ہر روز

عشقِ حضرت مین بس اب زیست کی امید نہین
قتل کرتا ہے مجھی خنجرِ مژگان ہر روز

دل ہے یادِ دہنِ مصطفوی کی منزل
خواب مین دیکھتے ہین چشمۂ حیوان ہر روز

قدر کچھ گوہر و مرجان کی نہین اے ابرار
یاد آتے ہین نبیؐ کے لب و دندان ہر روز

ردیف السین

یادِ حضرت مین ہی گریان دلِ نالان افسوس
پستیِ بخت سے ہون سخت پشیمان افسوس

جب سے دیکھی وہ صفائی رخِ روشن میںنے
مثلِ آئینے کے رہتا ہون حیران افسوس

در بحر مجتث مثمن مخبون مقصور - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

طبع زاد

کیا نہ ہوگا ہمین دیدار ہمیشہ کا نصیب
کس لئے دیکھتے ہین خواب پریشان افسوس

کیون تصور نہ بندھا دلمین گلِ عارض کا
نہوا کیون مرا شاداب گلستان افسوس

نہوا شربتِ دیدار نبیؐ کا حاصل
نہ گئی کچھ بھی یہ بیماریٔ ہجران افسوس

اے طبیبِ قلبی مجھپہ بھی ہو لطف و کرم
دردِ دل کا کہین ملتا نہین درمان افسوس

ہند مین چین نہین ہے کسی صورت مجھکو
شوقِ یثرب مین مجھے گھر بھی ہے زندان افسوس

شغل کیون نعتِ مقدس کا نہین رکھتے ہین
وقت کھوتے ہین عبث اپنا سخندان افسوس

یہی حسرت ہے کہ کچھ لکھ نہ سکا وصفِ نبیؐ
طے ہوا مجھ سے نہ یہہ نعت کا میدان افسوس

کیون دکھایا نہ مجھے روضۂ حضرت اے چرخ
نہ بھرا کیون گلِ مقصود سے دامان افسوس

کیون بلاتے نہین ابرار کو اے عقدہ کشا
کیون نہین ہوتی ہے مشکل مری آسان افسوس

نہ شب کو چین نہ دنکو کبھی قرار افسوس
کیا ہے یادِ نبیؐ نے یہہ بے قرار افسوس

کھلا نہ غنچۂ دل ہجرِ مصطفٰےؐ مین مرا
تمام ختم ہوا موسمِ بہار افسوس

نبیؐ کے عشق مین کیا حالِ دل سنائین ہم
تڑپ رہا ہے یہہ سینہ مین برق وار افسوس

تمام عمر بسر ہجرِ مصطفٰےؐ مین ہوئی
نہ دیکھا جلوۂ رخسار ایک بار افسوس

وہ ناتوان ہون کہ عشقِ نبیؐ مین بعد فنا
زمین سے اوٹھ نہین سکتا مرا غبار افسوس

دعامین کچھ تو اثر اے شہِ امم ہوتا
اگر نہوتا مین ایسا گُناہ گار افسوس

خیال شوقِ زیارت ہے دلنشین ہردم
شبِ فراق ستاتی ہے بار بار افسوس

چھوڑا ہے مجھے بہت خشرامے حضرت
ہوا ہون شیرِ غم و رنج کا شکار افسوس

نہ اوس جناب کا مین قابلِ قبول ہوا
یہہ عمرِ مُفت مین ضائع ہوئی ہزار افسوس

الٰہی مجکو مدینہ تک اب تو پہونچا دے
ہوئی ہے ہند کی اُلفت گلے کا ہار افسوس

جہان مین کچھ بھی نہ دیکھا سمجھ لو اے ابرار
حبیبِ حق کا نہ دیکھا اگر دیار افسوس

ردیف الشین معجمہ

بُلبل نہین ہون مین کہ ہو گلزار کی تلاش
مجھ کو مدینے کی ہو خس و خار کی تلاش

یون حشر مین ہے سیدِ ابرار کی تلاش
دل سوختہ کو جیسے ہو دلدار کی تلاش

دیکھو اثر شفاعتِ خیر الانام کا
بخشش کو ہے ہر ایک گنہگار کی تلاش

اُمت کو اپنے حشر مین ڈھونڈینگے یون جناب
جیسے طبیب کو کسی بیمار کی تلاش

رضوان کو ہے بہشت مین تعظیم کیلئے
مداح حضرتِ شہِ ابرار کی تلاش

بیوجہہ حشر مین نہین گھبرائے پھرتے ہین
ہے عاصیون کو احمدِ مختار کی تلاش

اس درجہ شوق عزم مدینہ کا دلین ہے
رہبر کا ہے خیال نہ رہوار کی تلاش

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

امداد چاہتا ہون مین اوسدم حضور سے — جسوقت ہوگی کافر و دیندار کی تلاش
کانون کو جستجوئے حدیثِ جناب ہے — اور چشم کو ہے مصحفِ رخسار کی تلاش
وصفِ دہان پاک کی ہے فکر ا مدن — ہے مجھکو دُرج گوہرِ اسرار کی تلاش

کیا ہے کہ آج رحمتِ خالق کو حشر مین
سب شاعرون سے بڑھکے ہی امیر کی تلاش

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کب روئے بنی کی ہو مجھے یاد فراموش — ہوتا ہے کہین حُسنِ خداداد فراموش
فرماتے تھے حضرت یہی اصحاب سے ہردم — اللہ کی بندے کو نہو یاد فراموش
وہ یاد ہمیں نے کیا ہے مجھے مدہوش — ہے دیکھے مرے عالم ایجاد فراموش
بھیجون مین سلام اور درود آپ پہ ہردم — دل سے نہ الٰہی ہون یہ اوراد فراموش
گردش نے نہ تیرے مجھکو دکھایا نہ مدینہ — اے چرخ نہ ہوگی تری بیداد فراموش
کس طرح سے مداح کو بھولینگے ملائک — کرتے ہین اسیرونکو کہیں آزاد فراموش
گُل کی نہ رہی یاد رُخِ پاک کے آگے — دیکھا جو وہ قد ہو گیا شمشاد فراموش
نعتِ نبوی ہے سببِ راحتِ عالم — زنہار نہو اے دلِ ناشاد فراموش
لازم ہے مسلمانون کو ذکرِ شہ عالم — سلطان رسالت کی نہو یاد فراموش
جبریل کو کیون یاد پیمبر کی نہ رہتی — شاگرد کو ہوتا نہین اُوستاد فراموش

وہ حالِ دلِ زار ہے یادِ نبوی مین
ابرار کو ہے عالمِ ایجاد فراموش

نبی کے عشق مین مجھ کو نہ تھا ہوش ۔۔۔ جو دیکھا روئے حضرت آگیا ہوش
وہ جلوہ ہے رُخِ نورِ خدا مین ۔۔۔ حواس اوس پر تصدق مین فدا ہوش
نظر آیا ہے کس کا روئے روشن ۔۔۔ الٰہی میرے سر سے کیا ہوا ہوش
ملک شیدا ہون جب روئے نبی پر ۔۔۔ رہین کیونکر بھلا میرے بجا ہوش
فلک پر مہر و مہ ہوتے نکیون محو ۔۔۔ شبِ معراج مین کسکو رہا ہوش
جو پہونچا اوس کلائی تک تصور ۔۔۔ نہ ہاتھ آیا پھر ایسا گم گیا ہوش
دہانِ پاک حضرت کو جو دیکھا ۔۔۔ عدم کے پردے مین جا کر چھپا ہوش
تجلی دیکھکر روئے نبی کی ۔۔۔ برنگِ طور میرا جل گیا ہوش
جو دیکھا شمعِ رخسارِ نبی کو ۔۔۔ فدا ہونے کو پروانہ بنا ہوش
یہہ کس نے خواب مین جلوہ دکھایا ۔۔۔ اوڑا کر کون میرا لے گیا ہوش

لکھی اشعار نعتِ مصطفےٰ مین
جب اس ابرار کو آیا ذرا ہوش

در بحرِ ہزج مسدس مقصور ۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن

ردیف الصاد مہملہ

در بحر ہزج مسدس مقصور مفاعیلن مفاعیلن فعولن

تمھین ہو اے نبیؐ نورِ خدا خاص — تمھین ہو رازدارِ کبریا خاص
تمھین ہو مہر برجِ اصطفا خاص — تمھین ہو ماہ اوجِ ارتضا خاص
توسل ہے گنہگارونکو تم سے — تمھین ہو شافعِ روزِ جزا خاص
ہمین راہ ضلالت سے بچایا — خدا کی راہ کے ہو رہنما خاص
درِ خاکِ جنابِ سرورِ دین — ہمارے دردِ سر کی ہو دوا خاص
نہ لیگا مفت بھی وہ تاجِ شاہی — جو ہوگا آپکے در کا گدا خاص
عیان ہے روئی تابانِ نبیؐ مین — وہ دیکھو جلوہ نورِ خدا خاص
عبث ہے جستجوئے دولت و زر — درِ خاکِ نبیؐ ہے کیمیا خاص
جو کوئی جان نثارِ مصطفےٰ ہے — اوسی کے حق مین ہے فضلِ خدا خاص
جہان پرنور ہے فیضِ قدم سے — وہ ہے نور الہدا بدر الدجیٰ خاص

بلالین پاس اس ابرار کو آپ — میرے دلکا یہی ہے مدعا خاص

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

عشقِ نبی نے دلکو بنایا ہے حرص — اب کس طرح بیان کرون تنہائی حرص
یہہ خود مرض ہے جملہ مرض کیلئے دوا — جز عشق مصطفےٰ کے نہین ہے دوائے حرص
جنت کو بھی نہ جاؤنگا اوٹھکر یہانسے مین — بیٹھا ہون توڑکر درِ حضرت پہ پائی حرص

جھگڑوں سے چھوٹ جائینگے شیدائی مصطفٰے — کردیگا چاک بخیۂ وحشت قبائے حرص

کھایا تمام عمر غمِ عشق احمدی — لیکن گئی نہ دل سے مری اشتہائے حرص

اب دلمین سیر کوئے بتان کی ہوس نہین — عشق جناب ہوگیا زنجیرِ پائے حرص

پھرتا ہون کو بکو مین مدینہ کی شوق مین — گردش دکھا رہی ہے مجھے آسیائے حرص

کرتے نہین ہو کیون ہوس دید مصطفٰے — کیون ہوگئے ہو دوستو تم آشنائے حرص

پائے اگر یہ خاکِ درِ نور کبریا — پھر کیا کی دل سے مُہوس مٹائے حرص

ہر دم یہی ہوس ہے کہ یثرب کو جائیے — شوقِ مدینہ مین ہے یہہ دل مبتلائے حرص

ابرار نعت کی ہے ہوس اسقدر مجھے

ہے آرزو کہ دل سے مرے یہ نجائے حرص

کیا کہوں مین جو پیمبر سے ہے اپنا اخلاص — رکھے کیا دوسرے سے یہ دلِ شیدا اخلاص

خواب مین شکل دکھائی ہے مجھے حضرت نے — اپنے بیمارون سے رکھتا ہے مسیحا اخلاص

وقت رحلت کے جو غم تھا وہ ہمارا غم تھا — اپنی امت سے پیمبر کو ہے ایسا اخلاص

روح کی طرح رگِ دل مین بھری ہے اُلفت — عشق حضرت نے بنایا ہے سراپا اخلاص

بخت نے مجکو مدینہ نہ دکھایا ابتک — حیف کچھ بھی تو نہ کام آیا ہمارا اخلاص

آپ سے اُلفتِ صادق ہے مناسب سبکو — دلِ مومن مین ہے لازم کہ ہو سچا اخلاص

در بحر رمل مثمن مخبون محذوف۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

طیبہ

جب تک اُلفت نہ پیمبرؐ سے ہو کامل کیا ہو
کام آیا ہے کسی کے کہین جھوٹا اخلاص

یون پیمبرؐ سے بھی اُلفت ہی روا امت کو
جس طرح رکھتی تھی یوسف سے زلیخا اخلاص

قبر مین بھی ہے مجھے ورد درود و سلام
بعد مرون بھی تو حضرت کا نہ چھوٹا اخلاص

شغل ہے مدِ نظر نعت رقم کرنے کا
اب مراتبہ تو صدق کو پہونچا اخلاص

نعت لکھ سید ابرار کی ابرار مدام
رات دن مجھ سے یہ رکھتا ہے تقاضا اخلاص

ردیف الضاد معجمہ

عشقِ رُخِ نبیؐ مین گلستان سے کیا غرض
شیدائے لب کو لعل بدخشان سی کیا غرض

زُلفِ رسولِ پاک مین اولجھا ہی دل مرا
اب مجکو سیر سُنبل و ریحان سے کیا غرض

تشنہ ہو نہین تو شربتِ دیدار پاک کا
اے خضر تیرے چشمۂ حیوان سے کیا غرض

جو بارگاہِ مصطفوی کا غلام ہے
اوس کو خیال ملک سلیمان سے کیا غرض

ہم ہین اسیر سلسلۂ کاکلِ نبیؐ
ہمکو کسی کی زلفِ پریشان سے کیا غرض

یادِ دندانِ نبیؐ زمان مین سراپا فغان ہون مین
ہر بال تن کا نے ہے نیستان سے کیا غرض

کھاتے ہین ہم مدینہ کے خرمائے تر مدام
جنت کی ہمکو نعمت الوان سے کیا غرض

نورِ خدا کا جلوہ ہماری نظر مین ہے
ہمکو خیال روے حسینان سی کیا غرض

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ہر دم زبان پہ قصۂ عشقِ رسول ہے
اب داستانِ یوسفِ کنعان سے کیا غرض

شیدائی ہون مین اوس رُخِ خورشید رشک کا
اے آسمان ترے مہِ تابان سے کیا غرض

ابرار روئے نورِ خدا کے خیال مین
گریان ہین راتدن گُلِ خندان سے کیا غرض

رسولِ پاک کی اُلفت کا دل مین آئے مرض
الٰہی دل سے مرے آکے پھر نجائے مرض

نبیؐ کی دردِ محبّت کو دی جگہہ دل مین
بھری ہے سر مین مرے استقدر ہوائے مرض

سدا علیل رہی یادِ چشمِ حضرت مین
ہماری چشم پہ ٹھیک آئی ہے قبائے مرض

نبیؐ کی یاد نے بیہوش کر دیا ہمکو
بیان کیجئے کس طرح ماجرائے مرض

دیا ہے عشق پیمبرؐ مین عافیت نے جواب
نظر نہین مجھے آتا ہے اب سوائے مرض

دکھا دو مجھ کو بھی للّٰہ خواب مین جلوہ
تُمھارا شربتِ دیدار ہو دوائے مرض

نبیؐ کی دردِ محبت مین آب و دانہ چھُٹا
سوائے خونِ جگر کے نہین غذائے مرض

ازل سے طالبِ دردِ ولائی حضرت ہون
مجھے بنایا ہے اللہ نے برائے مرض

ہے دردِ عشق پیارا حبیبِ خالق کا
خدا سے اس لئے کرتا ہون التجائے مرض

جو امتی مجھے کہدو تو ہو ابھی آرام
تمھاری جنبشِ لب ہو مجھے شفائے مرض

و نامے اپنی کہ عشقِ جنابِ والا مین
سے ہے مدام یہہ ابرار مبتلائے مرض

در بحر مجتث مثمن مخبون مقصور / مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

رنگِ رُخِ نبیؐ مین ہے جوشِ بہارِ فیض	سمجھا ہے دل جلون نے کہ ہے لالہ زار فیض
کیا کیا نہ خلق مین گُلِ جود و کرم کھلی	انگشت دست پاک نبی ساخسار فیض
دریا تمام خُشک ہوےن روے زمین پر	جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض
لُطفِ نبیؐ ہے قاضی حاجات کائنات	چشم امل کا سرمہ بنا ہے غبار فیض
سلطان کیون نہ آپ کے در کے گدا بنین	کیون ہو نہ طائرِ دلِ عالم شکار فیض
یوسُف کو چاہ حُسن رُخ باصفا کی ہے	عیسٰے فدائے لُطف ہین موسیٰ نثار فیض
ذاتِ جناب پاک ہے اِک گلشن کرم	قد آپ کا ہے سرو لبِ جوئبار فیض
کُچھ بھی بجز نبیؐ کے کیسکو شرف ملا	رکھا خُدا نے آپ پہ دار و مدار فیض
جیتے ہین آپ عرصہ جود و نوال مین	ایسا ہوا ہے کوئی بھلا شہسوار فیض
جب سے قدم حضور کا آیا جہان مین	گُلزار کائنات مین آئی بہار فیض

چشم کرم ادھر بھی ہو لِلّٰہ ایکبار
ابرار بھی ہے آپ سے امیدوار فیض

ردیف الطاء مہملہ

یون ہے خدا کو اپنے پیمبر کی احتیاط	ہو جیسے باغبان کو گُل تر کی احتیاط
وصفِ قدِ رسولؐ سے غافل ہے کسلئے	کیون باغبان کو ہے صنوبر کی احتیاط

پہونچا سکے نہ آپ کو کفّار کچھ گزند
منظور تھی خدا کو پیمبر کی احتیاط

نعتِ جناب پاک مین دُنیا کا غم نہین
کافی ہے مجکو خالقِ اکبر کی احتیاط

رکھتا ہون دلمین یادِ لبِ سیّدِ انام
رہتی ہے تلخ کام کو شکر کی احتیاط

یادِ نبیؐ سے خانۂ دل کو بسائیے
ہر آدمی کو چاہیئے ہے گھر کی احتیاط

وزرات نعت پاک کے لکھنے کا شغل ہے
ہُشیاری مال کی نہ نہین زر کی احتیاط

دندان مصطفٰے کا ہے کیون نہ ہمکو عشق
جو جوہری ہین کرتے ہین گوہر کی احتیاط

باہر ہے اختیار سے عشق رسول مین
ہو سکتی اب نہین دلِ مضطر کی احتیاط

اُمّت پہ اس لئے ہے ترحم جناب کا
سردار کو ضرور ہے لشکر کی احتیاط

گوہر سخن کا حق نے دیا ہے تو نعت لکھ
ابرار تجھکو چاہیئے گوہر کی احتیاط

دربحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دیکھ کر یوسف کو کرتی تھی زلیخا غم غلط
نعت لکھ کر ہم کیا کرتے ہین اپنا غم غلط

ذکرِ سلطانِ دو عالم سے تھے ہر دم شادمان
کرتے تھے اسکندر و جمشید و دارا غم غلط

یارسول اللہ مجھکو بھی دکھا دو روئے پاک
صفحۂ دل سے کرو میرے خدارا غم غلط

یاالٰہی دولتِ دیدار اونکی مجھکو دے
جنکا ہے نظارۂ روئے مصفّا غم غلط

آگئے ہین تنگ ہم جور و جفائے چرخ سے
سینۂ پُر غم سے ہو جائے ہمارا غم غلط

آپ کے مداح کو ہو فکرِ دُنیا سے نجات
یا رسول اللہ سب ہو میرے دلکا غم غلط

ہو رُخِ گلفام حضرت کا جو نظارہ نصیب
سیری خاطر سے ابھی ہو جائے سارا غم غلط

آپ کا دیدار ہے مفتاحِ عیشِ جاودان
ابروئے حضرت کا کرتا ہے اشارا غم غلط

آپ ہین مشکلکشائے دوجہان ای نورِ حق
اس گدا کا بھی تو اب ہو جائے شاہا غم غلط

یادِ حضرت مین اوٹھائین کیون نہ ہم طوفان اشک
سُنتے ہین کرتی ہے سیرِ موج دریا غم غلط

شادمان اللہ کردیگا طفیلِ نعت پاک
کس لئے ابرار گھبرائے ہو ہوگا غم غلط

ردیف الظاء

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہر مسلمان کو روا ہے نامِ نامی کا لحاظ
مرسلون کو جیسے تھا ذاتِ گرامی کا لحاظ

ہند سے مُجھ کو بلایا ہے رسول اللہ نے
کیون نہو مولیٰ کو بندے کی غلامی کا لحاظ

مومن اوس کو کہہ نہین سکتے کسی صورت سے ہم
جسکو حضرت کی نہین معجز کلامی کا لحاظ

جامِ کوثر اپنے مداحون کو بخشینگے جناب
روزِ محشر کیا ہو مُجھ کو تشنہ کامی کا لحاظ

اس جگہ باصد ادب تجھکو گذرنا چاہیے
رکھ صبا خاکِ درِ خیر الانامی کا لحاظ

آگے رکھ سکتے نہ تھے روح الامین بھی اک قدم
کرتے تھے خیر الورا کی خوش خرامی کا لحاظ

مرتے دم میری زبان پر ہوگا نامِ مصطفےٰ
کیون کرون نزع روانکی تلخ کامی کا لحاظ

تھی حفاظت آپ کو اُمت کی یون مدِ نظر
جس طرح ہوتا ہے ہر بینا کو اعمیٰ کا لحاظ

دوڑتے جاتے تھے حضرت کے جلو مین ملک سب
تھا بُراقِ مصطفےٰ کی تیز گامی کا لحاظ

نعتِ اقدس سے سخن مین کیا حلاوت آگئی
شاعرون کو ہے مری شیرین کلامی کا لحاظ

پختہ کارانِ ادب لکھ سکتے ہین نعتِ رسول
چاہئیے ابرار تجھکو طبع خامی کا لحاظ

کچھ سُنا دے تو بھی مجھے ذکرِ پیمبر واعظ
یادِ حضرت مین مرا دم ہے لبون پر واعظ

لکھتے ہین نعتِ مقدس کو بتعظیم تمام
پرِ جبریل کا ہم خامہ بنا کر واعظ

صفتِ شانہ ہے عشقِ نبوی مین دل چاک
صورتِ آئینۂ ذرات ہون ششدر واعظ

شافعِ حشر کا مداح مین کہلاتا ہون
کیا سُناتا ہے مجھے قصۂ محشر واعظ

وصفِ دندانِ پیمبر جو رقم کرتا ہون
نقطے بنجاتے ہین ہر شعر کے گوہر واعظ

ذکر حورونکا وہ کیا دل سے سُنے گا شیدا
جس نے دیکھا رُخِ پرنورِ پیمبر واعظ

قدِ حضرت ہے کہ سروِ چمنِ قدرت ہے
باغِ جنت مین کہان ایسا صنوبر واعظ

گلِ فردوس کا کیا وصف سُناتا ہے مجھے
کچھ بیان کر صفتِ روئے پیمبر واعظ

ہو گیا سُنکے ثنائے رُخِ رنگین نبیؐ
مثلِ بوئے گلِ تر جامہ سے باہر واعظ

حشر مین قامتِ حضرتکا پڑھونگا خُطبہ
شاخِ طوبیٰ کو بناؤنگا مین منبر واعظ

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

نعت لکھنے سے کہان پاتا ہو فرصت ابرار
کہیئے پھر وعظ سُنے آپکا کیونکر واعظ

ردیف العین

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تھے جم و فغفور و قیصر آپ کے در پر رجوع
یہہ تو کیا شاہانِ عالم رکھتے ہین یکسر رجوع

کیا شبِ میلاد حضرت کی کرون شوکت بیان
آسمان سی ہو گئی سوئے زمین اختر رجوع

سائلِ فیضِ تکلم عہدِ طفلی مین رہا
جانبِ مہرِ رسالت تھا مہِ انور رجوع

از پئے تحصیل تنویر آپ کے در کی طرف
صبحدم مثلِ گدا تھا خسروِ خاور رجوع

بارگاہِ حق مین حضرت سے شفاعت کیلیئے
حشر کے دن لائینگے ہر ایک پیغمبر رجوع

آستان بوسیِ حضرت سے ہی فخرِ جبرئیل
جان و دل سے اونکی خدمت مین نہو کیونکر رجوع

یون مرا دل طالبِ حُبِّ رسول اللہ ہے
مُفلسون کو جسطرح ہوتی ہے سوئے زر رجوع

جوشِ اُلفت سے ستون کیونکر نہ گریان ہو بھلا
آپ ہر خُطبہ ہون جسدم سوئے منبر رجوع

صورتِ قبلہ نما شوقِ زیارت مین بنا
روضۂ اقدس کی جانب ہو دلِ مضطر رجوع

آرزوئے سجدہائے آستانِ پاک مین
رات دن رکھتا ہے دیکھو گنبدِ اخضر رجوع

یا شہِ ابرار یہہ ابرار بھی ہمراہ ہو
تشنہ کامون کی ہو جسدم جانبِ کوثر رجوع

پیش خدا بنینگے حبیب خدا شفیع
بخشا خدا نے تاجِ شفاعت جناب کو
تخصیص نیک و بد کی نہوگی کسیطرح
عالم کو روز حشر ہے امید مغفرت
لیکر چلینگے جب پئے وزنِ عمل ملک
محشر کے دن یہہ عرض کرینگے رسولِ پاک
میری یہہ ہے خوشی کہ سب امّت کو بخشدے
اب کیا ہے خوف تابشِ خورشید حشر کا
معذور ہون گے حشر مین آدم سے تا مسیحؑ
اُمت کی یاد مد نظر تھی دمِ وفات

ہونگے ہمارے شافعِ روزِ جزا شفیع
سب عاصیون کے حشر مین ہین مصطفیٰ شفیع
ساری خدائی کے ہین رسولِ خدا شفیع
ہونگے جنابِ پاک باذن خدا شفیع
او سدم گناہگار پکارینگے یا شفیع
قطعہ
خالق مرے جو تو نے کیا ہے مجھے شفیع
ورنہ مین اور کس لئے اس دن بنا شفیع
محبوبِ خاص خالقِ اکبر بنا شفیع
شاہا نہ ہوگا کوئی تمھارے سوا شفیع
بھولیگا کس طرح سے تجھے وہ مرا شفیع

ابرار مدح پاک سے غفلت نچاہیے
مداحون کے بنینگے شہِ انبیا شفیع

گل سے مجھے عزیز زیادہ ہے خارِ شرع
تعمیل حکم سرورِ عالم کی چاہیے
کیون مومنون کا غنچۂ خاطر نہ اب کھلے

شاداب باغ دہر مین ہے لالہ زارِ شرع
ارشادِ مصطفیٰ پہ ہے دار و مدارِ شرع
چلتی ہے باغ دین مین نسیم بہارِ شرع

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن — [illegible]

انوارِ معرفت ہین شریعت مین جلوہ گر
ہے اہل دین کے چشم کا سُرمہ غبارِ شرع

فیضِ ظہورِ سرورِ کون و مکان سے یہہ
مجکو جو یہہ ملا گہرِ آبدارِ شرع

ہے اہل دین کے واسطے مژدہ بہشت کا
جنت کی ہے نسیم ہوائے دیارِ شرع

دیکھے گا اوج دین ہمیشہ جو اک نظر
کر دیگا چرخ گوہرِ انجم نثارِ شرع

اللہ کی پناہ مین ہے دین مصطفےٰ
محفوظ ہے ہدم سے بنائے حصارِ شرع

دل ہے نثار عارض و زلفِ محمدی
ہے اس لئے پسند مجھے لیل و نہارِ شرع

پرہیزگار ڈھونڈتے ہین منزلِ صفا
جو پاک دل ہین ہوتے ہین وہ خواستگارِ شرع

ابرار مدح سیدِ ابرار کر رقم
مضمون نعت کا ہے گُلِ نوبہارِ شرع

ردیف الغین معجمہ

نعت کے نقطے بنے ہین اپنے دیوانمین چراغ
ہمنے یہہ روشن کئے ہین قصرِ ایمانمین چراغ

تھی شبِ میلادِ حضرت ہر طرف سے یہ صدا
وہ ہوا روشن رواقِ صنعِ یزدانمین چراغ

نسبتِ دندانِ حضرت سے گہر ہے آبدار
لعل نے لب سے جلائے ہین بدخشانمین چراغ

یاد آتا ہے فروغِ عارضِ نورِ خدا
اشکِ خونی کا ہے قطرہ چشمِ گریانمین چراغ

دل ہے سوزانِ آتش ہے لب پر نبیؐ کی یاد مین
ہے طلسمِ تازہ یہہ روشن ہے اونکا جراغ

[illegible]

عکس رخسارِ نبیؐ سے ہوگیا روشن چمن — گل نہین یہ جلوہ گر ہے صحن بستانمین چراغ
پڑگیا ہے عکس کیا دندانِ حضرت کا کہین — قطرہ قطرہ بنگیا ہے ابر نیسانمین چراغ
یہہ بھی اک فیضِ حبیبِ کبریا کا ہے فروغ — بنگئی انگشتری دستِ سلیمان مین چراغ
خانۂ دین ہوگیا روشن رسول اللہ سے — نامِ پاکِ مصطفٰے کا قصرِ قرانمین چراغ
روشنی لولاک کی ہے ہر طرف آفاقمین — ذات اقدس آپکی ہے دار امکانمین چراغ

خانۂ تن کیون نہ اے ابرار روشن ہو مرا
اُلفتِ حضرت نبی کا شانۂ جان مین چراغ

گرد ہے پیشِ رُخِ انور گلِ تر کا فروغ — قامتِ حضرت آگے کیا صنوبر کا فروغ
جز محمدؐ کسکو خالق نے بلایا اپنے گھر — خلق مین ایسا ہوا ہے کس پیمبر کا فروغ
دارِ فانی مین نہ کیون اندھیر ہو بعدِ نبیؐ — صاحبِ خانہ سے ہوتا ہے ہر اک گھر کا فروغ
رشکِ خوشبو سے ہوا ہے مشکِ اذفر روسیاہ — زلفِ حضرت کے مقابل کیا ہو عنبر کا فروغ
گوہرِ دندانِ حضرت دیکھے ہین معراج مین — کیا سمائے دیدۂ گردون مین اختر کا فروغ
جس نے دیکھا آپکو صلِّ علیٰ کہنے لگا — کس زبان سے ہو بیان روئے منور کا فروغ
انبیا کس طرح جائین پیشِ حق بے مصطفٰے — سچ ہے بے سردار کے کیونکر ہو لشکر کا فروغ
خاکِ درگاہِ نبیؐ خود غیرتِ اکسیر ہے — چشمِ حضرت مین بھلا کیا دولت و زر کا فروغ

در بحرِ رمل مثمن محذوف۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے زوال روح الفت مین کمال زندگی	یاد حضرت مین ہے رونا دیدۂ تر کا فروغ
انبیاؤنمین محمدؐ کا تھا یون رتبہ بلند	جس طرح تھا بادشاہونمین سکندر کا فروغ

نعت سے ابرار روشن ہوگئی بزم مراد
اور کیا ہوگا ترے شمع مقدر کا فروغ

ردیف الفاء

در بحر رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بیقراری ہے کہ جاؤن کب مدینے کی طرف	جلد پہونچا دے مجھے یارب مدینے کیطرف
دیکھتا ہے روز شب سوئے مزار مصطفےٰ	دیدۂ مہر و مہ و کوکب مدینے کیطرف
ہونگا مین جاروب کش شرمگلسے اوس درگاہ کا	بخت لیجائیگا مجکو جب مدینے کیطرف
آرزو آنکھونکی ہے دیکھین در سلطان دین	دل مرا کہتا ہے چلئے اب مدینے کیطرف
صبر و آرام و قرار و ہوش و عقل و جان و دل	مجھسے پہلے چل بسے یہ سب مدینے کیطرف
اوس گل باغ رسالت سے مرا کہنا سلام	اے صبا تیرا گذر ہو جب مدینے کیطرف
حشر کے دن بھی نہین جاؤنگا سوئے خلد برین	ہے مرا مقصود اور مطلب مدینے کیطرف
روضۂ انور کا ہے شوق زیارت اس قدر	سوتے ہین منہ کرکے ہم ہر شب مدینے کیطرف
یا الٰہی پھر نہ پھیرے منہ کبھی یہ سوئے ہند	جب روانہ ہو مرا مرکب مدینے کیطرف
وائے قسمت جاتے ہین ہر سال صدہا کاروان	دیکھئے ہوتا ہے میرا جانا کب مدینے کیطرف

اس دلِ گم گشتہ کی ابرار کیون ہو جستجو
وہ روانہ ہو چکا اغلب مدینے کیطرف

ہو رقم احمدؐ مختار کی کیونکر تعریف
ہے مرے حیطۂ تحریر سے باہر تعریف

دیکھکر رفعتِ جاہِ شہِ لولاک لما
کرتے تھے قیصر و فغفور و سکندر تعریف

خلد مین جانے سے روکیگا جو رضوان مجکو
راضی کر لونگا مین حضرت کی سُنا کر تعریف

دیکھکر قامتِ سرو چمنِ قدرت حق
باغ فردوس مین کرتا ہے صنوبر تعریف

کچھ زمین پر نہین انسان ہی مداح نبیؐ
ہر ملک کرتا ہے حضرت کی فلک پر تعریف

اوسکی توصیف مین عاجز ہی بشر کا ادراک
جسکی خود آپ کرے خالق اکبر تعریف

جب سے دیکھا شبِ معراج مین حسنِ نبویؐ
حورین جنت مین کیا کرتی ہین اکثر تعریف

وصف حضرت سے ہے کہین نطق و بیانسے باہر
نہین ممکن جو کرے کوئی سخنور تعریف

خلد مین کرتے ہین تعمیر مکان اپنے لئے
ہم جو لکھتے ہین یہ حضرت کی برابر تعریف

حمد کے بعد ہے خُطبہ مین صفت حضرتؐ کی
حشر تک آپکی ہوئیگی سراسر تعریف

کیون نہ ابرار کرین وصف ملائک میرا
شہ ابرار کی ہے میری زبان پر تعریف

یون نظر ہے روضۂ محبوبِ یزدان کی طرف
جیسے مائل چشم بلبل ہو گلستان کی طرف

بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

چھوڑ کر کیونکر مین جاؤن کوچۂ حضرت کہین
پاؤن اب بڑھتا نہین ہے باغِ رضوان کیطرف

ولولہ جوشِ جنون نہین پھر اسیری کا ہوا
دل چلا ہے پھر نبی کی زلف پیچان کیطرف

نقشِ پاے مصطفیٰ کا جب خیال آیا مجھے
رات بھر تکتا رہا ماہِ درخشان کی طرف

پھر بڑھی وحشت جنابِ مصطفیٰ کے عشق مین
لیچلا ہے پھر جنون مجکو بیابان کی طرف

یاد آتے ہین جو رخسارِ نبی گلزار مین
دیکھ کر روتا ہون مین گلہای خندانکی طرف

مین پیاسا شربتِ دیدارِ پیغمبر کا ہون
جاؤن کیا اے خضر تیرے آبحیوانکی طرف

حق نے بخشا ہے وہ جلوہ عارضِ پرنور کو
ماہِ تابان کی نظر ہے روے تابان کی طرف

ملگئی جسکو گدائی آپ کے درگاہ کی
وہ نجائیگا کبھی ایوانِ خاقان کی طرف

جانبِ حضرت نظر ہے اس طرح مائل مری
دیکھتا ہے جسطرح درویش سلطانکی طرف

جب اوٹھونگا قبر سے ابرار روزِ حشر کو
دوڑتا جاؤنگا مین محبوبِ یزدان کی طرف

ردیف القاف فوقانیہ

مجھ کو نہین ہے جنتِ ماوا کا اشتیاق
دل مین بھرا ہے یثرب و بطحا کا اشتیاق

اللہ کو بھی تھا شبِ معراج کس قدر
اپنے حبیب سیدِ والا کا اشتیاق

اکسیر کی نہین ہے مہوس ہوس مجھے
ہے مصطفیٰ کی خاکِ کفِ پا کا اشتیاق

در ہر مصرع شعر ان لا رسیدن مضمون معقول زبان فارسی نبایت ناتمامی

ٹھوکر سے جس نے سیکڑون مُردے جلا دیے
ہو کیون نہ مجھ کو ایسے مسیحا کا اشتیاق

ہے دل مین میرے عشق حبیبِ خدا کا داغ
پھر کیا ہو سیرِ لالۂ صحرا کا اشتیاق

سودا ہے سر مین اور دلِ مضطر مین پیچ و تاب
یا رب ہے کس کی زُلفِ چلیپا کا اشتیاق

مدِ نظر ہے چشمِ رسولِ خدا کی دید
آنکھون کو کیا ہو نرگسِ شہلا کا اشتیاق

دیکھین اگر کہین قدِ بالاے مصطفٰے
حورونکو خلد مین نہو طوبٰے کا اشتیاق

یون منتظر ہون جلوۂ روے رسولؐ کا
بُلبل کو جیسے ہو گلِ رعنا کا اشتیاق

اللہ جلد بندۂ ناچیز کو دکھاے
دلمین بھرا ہے مرقدِ مولا کا اشتیاق

ابرار لغت سید والا کی کر رقم
تُجھ کو اگر ہے عالمِ بالا کا اشتیاق

بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دلمین اپنے ہے حبیبِ خالقِ اکبر کا عشق
خاتمِ جان کا نگین ہے مصطفٰے کے در کا عشق

رات بھر رہتا ہے مصروفِ زیارت خواب مین
اس قدر دل مین بھرا ہے روضۂ انور کا عشق

آپ کے لبہاے شیرین کا سُنا ہے جب سے وصف
ترک رضوان نے کیا ہے چشمۂ کوثر کا عشق

چین دم بھر تھا نہ جبریلِ امین کو چرخ پر
تھا ملک کو اس قدر کونین کے سرور کا عشق

نورِ دندانِ نبیؐ کا وصف شاید سُن لیا
اب صدف کو بھی تہِ دریا نہین گوہر کا عشق

اُلفتِ نورِ خدا تکمیل ہے ایمان کی
وسمۂ ابروے دینِ حق ہے پیغمبر کا عشق

قبر کی ظلمت میری عین تجلی بن گئی | ہو گیا رشک ید بیضا رُخِ انور کا عشق

شادماں ہو کر کیا ہے جان و مال اپنا نثار | جز صحابہ کون کر سکتا ہے پیغمبر کا عشق

مولدِ حضرت ہے بیت اللہ چلکر دیکھیے | خانۂ دل میں سمایا ہے خدا کے گھر کا عشق

رات بھر اسکی نظر رہتی ہے تیرب کیطرف [لیثبہ] | ماہِ تاباں کو ہے نقش پائے پیغمبر کا عشق

خوف روزِ حشر اے ابرار اُسکو مطلق نہیں | جس کے دل میں ہو جنابِ شافعِ محشر کا عشق

ردیف الکاف

در بحر رمل مسدس محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اے حبیبِ کبریا روحی فداک | اے شہ ہر دو سرا روحی فداک

مقتدائے انبیا روحی فداک | پیشوائے اصفیا روحی فداک

آپ کا ہے آستانِ عالیہ | مرجعِ شاہ و گدا روحی فداک

دیکھ کر صورت خدا نے آپ کی | خود کہا صلِّ علےٰ روحی فداک

درد و غم سے جان بلب ہوں یا رسولؐ | کیجیے میری دوا روحی فداک

آپ کی ہے ذات اقدس یا رسولؐ | سلطانِ شہدا روحی فداک

مجھکو رویا میں دکھا دو یا نبیؐ | وہ رُخِ بدر الدجیٰ روحی فداک

ہوں درِ والا کا میں جاروب کش | ہے یہ میرا مدعا روحی فداک

روضہ اقدس پہ آکر یہ کہون	مصطفٰی یا مجتبیٰ روحی فداک
خانۂ حق کا دکھا دو راستہ	دو جہان کے رہنما روحی فداک

بخشوانا حق سے اس ابرار کو
شافعِ روزِ جزا روحی فداک

در بحر رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

روے انور دیکھ کر جن و بشر حور و ملک	ہو گئے ہین بیخبر جن و بشر حور و ملک
روضۂ والا ئے حضرت پر درود بیحساب	پڑھتے ہین شام و سحر جن و بشر حور و ملک
یا الٰہی ہمکو حضرت کا دکھا دے روی پاک	کہتے ہین با چشمِ تر جن و بشر حور و ملک
غیر ممکن ہے کہ ہو اک حرف دفتر سے رقم	وصف سب لکھین اگر جن و بشر حور و ملک
اِک نظر دیکھین تو سو جان سے تصدق ہون ابھی	وہ رُخِ رشکِ قمر جن و بشر حور و ملک
تک رہے ہین آستان بوسی کی خیر تمین یہ سب	آپ کے روضہ کا در جن و بشر حور و ملک
دیکھ کر رُخسارِ حضرت کا جمالِ جانفزا	شگفتہ ہین کسقدر جن و بشر حور و ملک
حامیِ دارین حضرت کو کیا اللہ نے	کیون نہون سب بیخطر جن و بشر حور و ملک
آستانِ پاک پر جاروب کش با صد ادب	رہتے ہین آٹھون پہر جن و بشر حور و ملک
آپکے در پر جبا کا بھی گذر ممکن نہین	مجتمع ہین اس قدر جن و بشر حور و ملک
روضہ [illegible]	[illegible] جن و بشر حور و ملک

ردیف لام

دربحر ہزج مثمن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن -

فروغِ نورِ خالق ہے لقائے احمدِ مرسل
رضائے حقتعالیٰ ہو رضائے احمدِ مرسل

کیا جب عزم ظہور اپنے حبیبِ خاص کا حق نے
دو عالم ہوگیا محو لقائے احمدِ مرسل

تصور آپکا کیون چشم عالم مین نہو ہر دم
بنی یہ مردمک ہے نقش پائے احمدِ مرسل

خدا خود آپ کا مداح ہے طٰہٰ و یٰسین مین
بشر سے غیر ممکن ہے ثنائے احمدِ مرسل

دلِ مومن مین کیونکر ہو نہ داغِ اُلفتِ حضرت
سویدا بنگیا نقشِ ولائے احمدِ مرسل

اوسے کیا مغفرت کا خوف ہو روز قیامت مین
ہوا ہے جان و دلسے جو فدائے احمدِ مرسل

ہوس ابرار کے دلمین نہو اکسیر اعظم کی
اگر ہو دستیاب اب خاکپائے احمدِ مرسل

دربحر رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن -

لوحِ دل پر ہے رقم سید ابرار کی شکل
جلوہ گر آنکھون مین ہے احمدِ مختار کی شکل

اِک نظر دیکھ لیا جب سے جمالِ حضرت
دلکو بھاتی نہین پھر کسی دلدار کی شکل

مرضِ ہجر ہو زائل ابھی صحت ہو جائے
وہ مسیحا جو کہین دیکھ لے بیمار کی شکل

ہوسِ سیرِ چمن عشق پیمبر مین نہین
لوحِ دل داغون سے ہی تختۂ گلزار کی شکل

پیشوائی کے لئے آتے ہین خوش ہو ہو کر
جب تلک دیکھتے ہین آپکے زوار کی شکل

اُمت احمدِ مرسل کی کرے گی تعظیم
مغفرت دیکھے گی جسوقت گنہگار کی شکل

عرصۂ حشر مین مین دور سے پہچانون گا
یاد ابرار کو ہے سید ابرار کی شکل

آستان ہے آپ کا گردون سے بالا یا رسولؐ — آپ سا حق نے کیا کوئی نہ پیدا یا رسولؐ
حق تمہین پہنائیگا تاجِ شفاعت یا رسولؐ — آسرا محشر مین ہے سب کو تمہارا یا رسولؐ
ہے سحابِ لطف سے ہمکو بھی ہر دم یہ امید — سبز ہو جائے مرا نخلِ تمنا یا رسولؐ
اختر اس ذرہ کا چمکا دو خدا کے واسطے — خواب مین مجھکو دکھا دو روئے زیبا یا رسولؐ
ہمسرِ جبریل ہو جاؤن اگر دیدار ہو — اپنی آنکھون سے لگاؤن مین کفِ پا یا رسولؐ
ہند سے کس دن مدینہ کو طلب فرمائینگے — میرے دل کا مجھسے رہتا ہے تقاضا یا رسولؐ
شوقِ نظارہ ہے اس درجہ جمالِ پاک کا — مین سراپا بنگیا ہون چشمِ بینا یا رسولؐ
آپ کا مداح اب مجبور ہے لاچار ہے — آسمان ہے درپے آزار و ایذا یا رسولؐ
آپ کے ہے جلوۂ رخسار پر عالم فدا — کون ہے وہ جو نہین ہے دل سے شیدا یا رسولؐ
[illegible]ت بالا کا مجکو وصف کرنا ہے رقم — آپ رضوان سے منگا دو شاخِ طوبیٰ یا رسولؐ

کیجے ابرار پر بھی اب نظر الطاف کی
مدح پردازون مین اک مین بھی ہون ادنیٰ یا رسولؐ

میر[illegible] م کرتا ہون وصفِ شاہِ ذیشان آج کل — رحمتِ خالق [illegible] میرے گھر [illegible]

شوق یثرب کا نمک پاش دلِ مجروح ہے
سینہ مین بیچین رہتی ہے سرِ جان آج کل

عشق کس یوسف لقا کا جوش زن دل مین ہوا
ہوگیا ہے گھر مجھے مانندِ زندان آج کل

مجکو ہے وصفِ گلِ رخسارِ پیغمبر کا شغل
کیا کرون مین آرزوی سیرِ بستان آج کل

اِس زمین مین بور ہا ہو نمین نہالِ نعتِ پاک
کیون نہو شاداب میرا باغِ ایمان آج کل

دور ہو سب دردِ دل اپنا نہ کیون ایشاہِ دین
آپ کی چشمِ کرم ہے میری درمان آج کل

کیا سنی جان بخشیِ لبہاے حضرت کی صفت
پانی پانی رشک سے ہے آبِ حیوان آج کل

چشمِ حضرت کے تصور نے رولایا اس قدر
لوگ کہتے ہین اُٹھایا کسنے طوفان آج کل

اپنے سینہ مین بہرا ہے عشقِ رخسارِ رسولؐ
خانۂ خورشید ہے اپنا شبستان آج کل

زلفِ حضرت کا ہے میرے سر مین سودا اسقدر
حال رہتا ہے بہت اپنا پریشان آج کل

نعت مین ابرار کا سنکر کلام دل پسند
ہین ملک سارے فلک پر آفرین خوان آج کل

ردیف میم

تا ئیدِ بخت سے جو مدینہ کو جائین ہم
پہر جیتے جی ادہر سے ادہر کو نہ آئین ہم

خورشید و ماہ چرخ برین پر ہون منفعل
جب وصفِ جلوۂ رخِ روشن سنائین ہم

حورون کی گفتگو ہے یہ ہر دم بہشت مین
چلکر مزارِ پاک پر آنکھین بچھائین ہم

در وزن مفاعیلن ... فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گردش سے آسمان کی چھٹا دیجے حضور — جور و جفای چرخ کہانتک اٹہائین ہم
حق نعتِ پاک کا نہ ادا کچہہ بہی ہو سکا — کیونکر پہر آکر آپکو صورت دکہائین ہم
ہے ارزو یہ اپنی کہ بنجائیے یہ مریض — کیا ہو کہ جام شربت دیدار پائین ہم
ہے ارزوے دل کہ پہونچکر مدینہ مین — گردن سلام کے لئے اپنی جہکائین ہم
رضوان کی خلد مین یہ تمنا ہے رات دن — چلکر دیار نور خدا کا بسائین ہم
اسرار غیب کے نظر آنے لگین ابہی — خاکِ مزار شہ کو جو سرمہ بنائین ہم
لکہنا ہے ہمکو اب کہ مصطفےٰ کا وصف — مضمون کوی ملک عدم جا کے لائین ہم

ابرار ہم کو لکہنا ہے نعت شہ امم
پر عقل کل کا پائین تو خامہ بنائین ہم

وصفِ چشمِ نبی سنائینگے ہم — خوب نرگس کو اب رولائینگے ہم
سو رہینگے درود پڑہ کر ہم — اپنی قسمت کو آزمائین گے ہم
نعت لکہ کر صریر خامہ سے — طالعِ خفتہ کو جگائین گے ہم
عشق ابروے سرور دین مین — شمع کی طرح سر کٹائین گے ہم
در مرقد پر اپنے اشکون سے — آتشِ شوق کو بجہائین گے ہم
کیا مقدر مین تہا یہی حضرت — داغ پر داغ روز کہائین گے ہم

در بحر خفیف مسدس مخبون محذوف۔ فاعلاتن مفاعلن فعلن۔

عشق حضرت مین کھینچکر اک آہ | مشعلِ چرخ کو بجھا ئین گے ہم
یاد آئی ہین دیدۂ حق بین | چشم سے چشمہ اب بہائین گے ہم
آستانِ مزار سے اٹھکر | خلد تک بھی نہ آئین جائین گے ہم
کچھہ نہ بھیجا درود حضرت پر | کیا قیامت مین مُنہ دکھائینگے ہم

جانبِ ہند دیکھیو ابرار
جا کے طیبہ کو پھر نہ آئین گے ہم

وصف حضرت کا رقم کرتے ہین ہم | دعوی اورنگِ جم کرتے ہین ہم
وصف لکھتے ہین شہ ابرار کا | علم کو اپنے علم کرتے ہین ہم
بہرِ تشبیہ عدوے شاہ دین | عزم اقلیم عدم کرتے ہین ہم
نعتِ حضرت مین بسر ہوتی ہی عمر | شکر حق کا دمبدم کرتے ہین ہم
چہرۂ پرنور حضرت کی صفت | صفحۂ دل پر رقم کرتے ہین ہم
بہر تسلیم مہ انوار حق | مثل گردون پشت خم کرتے ہین ہم
لکھتے ہین جب وصف چشم مصطفے | شاخ نرگس کو قلم کرتے ہین ہم
آپکے وصفِ دہن مین ہے سکوت | اس جگہہ گفتار کم کرتے ہین ہم
راہِ عشقِ سرورِ کونین مین | پاؤن کو ثابت قدم کرتے ہین ہم

بحر رمل مسدس محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہر نفس لیتے ہین ہم نام رسول	اس طرح سے حفظ دم کرتے ہین ہم

کیون نہون ابرار مقبولِ خدا
مدحت شاہِ امم کرتے ہین ہم

ردیف نون

ب مطلع لکہا ہے وصفِ دندان پیمبر مین	ہوا ہے غوطہ زن ہر شعر میرا آبِ گوہر مین
ون کیا مین جو ہے جلوہ در دندان سرور مین	نہ ایسی آب گوہر مین نہ ایسی تاب جوہر مین
طلع اور لکہا ہے مینے اوصافِ لبِ مین	شناور ہو گیا ہے میرا خامہ حوضِ کوثر مین
م جان فزا جیسی ہے گیسوئے پیمبر مین	وہ نکہت مشک اذفر مین نہ وہ خوشبو ہی عنبر مین
تھی کہ وصف سبزۂ خطِ نبی لکہتے	چراتے آہوی خامہ کو ہم صحراے اخضر مین
دِ پاک حضرت آئینہ ہے ذات خالق کا	نظر آتا ہے نور کبریا رخسارِ انور مین
ن کیا ہو حلاوت ہے جو کچھ لبہاے شیرین مین	نہ مصری مین نہ شکر مین نہ ہے قند مکرر مین
ہے یادِ جناب سیدِ عالم عبادت سے	ہزارون بار نام پاک لیتا ہون [illegible]
ہے او نپر عاشق یا وہ خود عاشق خدا ہین	یہان تو عقل کل کی بھی پڑی ہے عقل چکر مین
ون کیا تیز ہے رفتار رہوار شہ عالم	نہ وہ سرعت صبا مین ہے نہ وہ تیزی ہے صرصر مین
نایا نبی ابرار عالم کو عذابون سے	بجز ذاتِ مبارک آسرا کس کا ہے [illegible]

در نظم من [illegible] شمس ساطع [illegible] علی [illegible]

در بحر رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کون سے ہے حامی ہمارا یا شفیع المذنبین | آپ ہی کا ہے سہارا یا شفیع المذنبین
مبتلائے ورطۂ دریائے غم ہون آجکل | لو خبر میری خدارا یا شفیع المذنبین
چرخ تک پاکر رسائی بنگیا ہے ماہتاب | کفش زرین کا ستارا یا شفیع المذنبین
عرض حاجت در حریم حضرت محتاج نیست | جانتے ہو حال سارا یا شفیع المذنبین
آپ کا مداح ہے بیشک عزیز مصر خلق | اور خالق کا پیارا یا شفیع المذنبین
ہے سکندر آستانِ پاک کا جاروب کش | آپ کا دربان ہے دارا یا شفیع المذنبین
اسقدر جب دور ہوئین روضۂ پرنور سے | زندگی ہو کیا گوارا یا شفیع المذنبین
نعت لکھنے کی خدائے پاک نے توفیق دی | بخت چمکا ہے ہمارا یا شفیع المذنبین
حالِ دل کس سے کہون کوئی مری سنتا نہین | کیا کرونین غم کا مارا یا شفیع المذنبین
عاصیون نے آپکو نیچے لوائے حمد کے | جس گھڑی دیکھا پکارا یا شفیع المذنبین

بخشش ابرار کو کافی ہے روز حشر مین
آپ کا بس اک اشارا یا شفیع المذنبین

در بحر ہزج مثمن سالم — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پڑھون وصفِ گلِ رخسار حضرت جب گلستان مین | گلِ خندان خجل ہوکر جھکائین سر گریبان مین
یہ نغمہ وصف حضرت کا ہے منقارِ عنادل پر | کھلا ایسا گل رنگین نہ کوئی باغ امکان مین
الٰہی تیچ و تاب اس درجہ ہے کیون مثل سنبل کے | پھنسا ہے دل یہ کس کے حلقۂ گیسوے پیچان مین

خیال لعل بہلے نبیؐ مین جان نکلی ہے
مرا مدفن بنایا چاہیئے ملک بدخشان مین

غم فرقت سے دیوانہ بنا تنکے چنے اسنے
نیا ئی دسترس جب نکتہ چینون نے میرے دیوان مین

نبیؐ کی بارگہہ مین یہ کہا جبریل نے آکر
نہ ہے قسمت گدا بھی آکے بیٹھا قصر سلطان مین

لب جان بخش حضرت کی صفت لکھنے کو جب بیٹھا
سیاہی خضر نے ڈالی حباب آب حیوان مین

ہوا عالم مین جب حسن خداداد آپ کا ظاہر
مہ کنعان چہپا غیرت سے جاکر چاہ کنعان مین

نبیؐ کی یاد مین ہر اک قدم پر اشک جاری ہے
مدینہ کا سفر ہمنے کیا ہے فصل باران مین

بہلا پہر کس طرح ہم جلوہ نور خدا دیکہین
کہ نکلا لن ترانی جب نکالی فال قرآن مین

نبیؐ کی زلف مشکین کا ہوا ہے ابرار مین قیدی
پس مردن بنانا قبر میری سنبلستان مین

نور خدا ہے پردے رسالت مآب مین
کیون مہر و ماہ منہ نہ چہپائین سحاب مین

دندان مصطفےٰ کا رہ لائے اگر خیال
گوہر ہو قطرہ اشک کا چشم پر آب مین

خدین انور یار پیمبرؐ کا عشق ہے
شمس و قمر مجہے نظر آتے ہین خواب مین

لو نام جب نبیؐ کا تو صل علےٰ پڑہو
یہ مسئلہ لکہا ہے خدا کی کتاب مین

اوفی [illegible] معجزہ ہے یہ شتقل [illegible]
[illegible]

تہمتی نہین ہین یاد نبیؐ مین سرشک چشم
[illegible]

وزن مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

محمد مالکِ دنیا و دین ہین | محمد رحمت اللعالمین ہین

محمد دینِ اہلِ یقین ہین | محمد بانیِ دینِ متین ہین

محمد دستگیرِ مذنبین ہین | محمد مالکِ خلدِ برین ہین

خدا کے معدنِ قدرت کے بیشک | محمد گوہرِ دُرِّ ثمین ہین

زمانہ کیون نہو شیدا اے حضرت | حسین ہین خوبرو ہین مہ جبین ہین

کہون کیا دبدبہ سلطانِ دین کا | کہ سب چودہ طبق زیرنگین ہین

نبی سا کون ہے حق کا پیارا | وہی محبوب رب العالمین ہین

لکھون کیا حال مشتاقانِ طیبہ | پریشان ہین بہت اندوہگین ہین

لکھی ہے عمر بھر نعت پیمبر | مری شاہد کراماً کاتبین ہین

ہی ایسا مرتبہ حضرت کا بالا | کہ زیبِ مسندِ عرشِ برین ہین

نہ کہہ ابرار خوفِ روزِ محشر
تری حامی شفیع المذنبین ہین

ردیف الواو

وہ مہ لقائی حق جو کہین بے نقاب ہو | ہر ذرہ ذرہ مردمکِ آفتاب ہو

حورون کی انکھ کے لئے ہو توتیائی چشم | خاکِ درِ رسول اگر دستیاب ہو

لکہین جو وصف عارض گل فام مصطفےٰ
خامہ ہمارے ہاتہہ مین شاخِ گلاب ہو

ہوگا نہ آستانِ پیمبر سے مین جدا
دنیا مین لاکہہ بار اگر انقلاب ہو

یثرب کی سرزمین دکہائی نہ ایکبار
اے گردشِ فلک ترا خانہ خراب ہو

کیا اونکی مرتبہ کو رقم کر سکے بشر
تصنیف جنکے حق مین خدا کی کتاب ہو

وصف لبِ جناب کا ادنی اِیہہ فیض ہے
ہر نقطہ میرے شعر کا لعلِ خوشاب ہو

دل مین بہری ہے چاہ رسولِ انام کی
سیماب وار کیون نہ مجہے اضطراب ہو

پہر کیون ہو روزِ حشر غمِ مغفرت مجہے
جب دستگیر شافعِ یوم الحساب ہو

مضمون نعتِ پاک کا لکہو چہپا ہوا
ابرار شاعرون مین تو تم انتخاب ہو

صفائی روضہ نے ایسا کیا بیہوش شیدا کو
کہ جیسے غش تجلی دیکہہ کر آیا تہا موسیٰ کو

خیالِ خالِ روئے پاک کیونکر قلب سے جائے
مٹائے کسطرح کوئی بہلا دل سے سویدا کو

تصدق ہون مہ و خورشید اگر اوج گردون سے
اگر دیکہین زمین پر آپکے نقشِ کفِ پا کو

جو کرتی جلوۂ نورِ خدا کا ایک نظارہ
سمجہوتا اس طرح پہر عشق یوسف کا زلیخا کو

درِ حضرت کی دربانی نہ دی کیون بخت نے ہمکو
یہی ہے رنج و حسرت قبر مین جمشید و دارا کو

کیا شکرِ خدا کیا شب معراجِ حضرت نے
بنایا فرش پا انداز جب عرشِ معلیٰ کو

بہارِ عارضِ گلگون دکہا دو مجہکو یا حضرت
تمنا ہے ہر اکر دو میرے نخلِ تمنا کو

دُرِ دندان حضرت کی جو دون تشبیہ گوہر سے
تو پہر سطحِ زمین پر آبرو حاصل ہو دریا کو

اگر کہدون مین کچہہ بہی وصفِ سرو قامتِ حضرت
صنوبر کو چمن مین خلد مین ہو رشک طوبیٰ کو

خیالِ نعتِ اقدس جوشِ وحشت مین جو آجائے
بناؤن اپنے دیوان کا ورق دامانِ صحرا کو

مرض مین عشقِ حضرت کے ہوا ہے اب آرا ب لاغر
خبر جا کر کوئی کر دو یہہ اوس رشکِ مسیحا کو

رسولِ پاک پہ اے مومنو درود پڑہو
رضا خدا کی جو منظور ہو درود پڑہو

گناہ حق سے تمہارے وہ بخشوائینگے
نجات چاہو جو اے عاصیو درود پڑہو

حبیب حق کے بنا چاہتے ہو عقبیٰ مین
تو تمکو چاہیئے اے دوستو درود پڑہو

نشو و نمائے دو عالم کیواسطے ہے کلید
کمال صدق سے اے ہمدمو درود پڑہو

یہہ دیندارونپہ حقِ رسولِ اکرم ہے
سبب اون کا نام مبارک سنو درود پڑہو

خموش محفلِ میلاد مین ہو کیون بیٹہے
نبی ؐ کے بزم مین اے صاحبو درود پڑہو

درود نہین کرتا ہے خالقِ اکبر
دعا جو چاہو کہ مقبول ہو درود پڑہو

یہہ بات اپنے عقیدہ کے ہم سناتے ہین
اگر خدا کی مقرب بنو درود پڑہو

صلوٰۃ اپنے نبی ؐ پر جو بہیجتا ہے تمہین
گلاب و عطر سے کلی کرو درود پڑہو

اگر عذابِ قیامت کا خوف رکھتے ہو | تو ہوشیار ہو اے غافلو درود پڑھو

کہان کے جھگڑوں مین تم پھنس رہے ہو اے ابرار
یہان سے سوئے مدینہ چلو درود پڑھو

خدا ہی دی ہے وہ شانِ معظم شاہِ ذیشان کو | کہ سمجھا روحِ اعظم دیکھہ کر مین اونکے دربان کو
دہن مین دیکھکر دندانِ پیغمبر قرار آیا | نہ دریا مین صدف کو اور صدف مین دُرِّ غلطان کو
شفاعت کے بہروسے پر خوشی سے اسقدر پہولے | کہ گنجایش ترازو مین نہین ہے میرِ عصیان کو
اگر اک قطرۂ آبِ مدینہ ہاتھہ آجاتا | نہ جاتا خضر کو لیکے سکندر آبِ حیوان کو
کہان پہول ربائی کا اثر تہا حسنِ شفقت مین | نبی کے مہرِ رخ سے فیض پہونچا ماہِ کنعان کو
کہون کیا مین جو کچھہ رخسارِ حضرت کی تجلی ہے | فلک پر ماہِ تابان اور خورشیدِ درخشان کو
نبی کے گیسوئے پیچان کی لکہتا ہون صفت ہر دم | گلستان مین نہین جاتا ہون سیرِ سنبلستان کو
بہارِ بوستانِ روئی حضرت کی صفت سنتے | تو پہر تصنیف کیون کرتے بہلا سعدی گلستان کو
نہ ڈالی آنکھہ پہر ہرگز حسینانِ بہشتی پر | اگر دیکھے کوئی حسنِ رخِ محبوبِ یزدان کو
کسی سے کیا سنا ہے وصفِ سرو قامتِ حضرت | چمن مین چاک کیون گل نے کیا اپنے گریبان کو

رقم کرنیکو نعت ابرار ہم مسطر بنائینگے
کہو رضوان سے لاتا رِ نگاہِ حور و غلمان کو

بحر ہزج مثمن سالم * مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہو گیا عشق جناب شہ ذیشان مجھکو
ڈھونڈتی آینگی اب رحمت یزدان مجھکو

صفت لعل و گہر چشم سے جاری ہین سرشک
یاد آئے جو نبیؐ کے لب و دندان مجھکو

خواب مین عارض گل فام دکھادو مجھکو
اب تو زندان سے بہی بڑھ کے ہے گلستان مجھکو

کیون نہ تقدیر نے یثرب کا دکھایا میدان
جوش وحشت نے دکھائی ہین بیابان مجھکو

زندگی ہجر پیمبرؐ مین نہین ہے درکار
کس لیئے ہو طلب چشمۂ حیوان مجھکو

اسلیئے مین در حضرت پہ پڑا ہون آکر
حشر مین لوگ کہین آپ کا دربان مجھکو

پیچ و تاب اس دل مضطر کا نہ کیون کر سمجہے
یاد ہو آپ کے جب زلف پریشان مجھکو

حال ہجر نبیؐ مین وہ ہوا ہے ابتر
روتے ہین دیکھکے سب گبر و مسلمان مجھکو

در حضرت کی گدائی کی تمنا ہے مجھے
اب نہین ہے ہوس نعمت الوان مجھکو

سر فدا کرکے جو حاضر ہون در حضرت پر
نہ عزیز آپ سے ہے اپنا دل و جان مجھکو

نعت مین مینے تو دیوان بہت دیکھے ہین
ہان پسند آیا ہے ابرار کا دیوان مجھکو

محمدؐ سا حسین اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو
جو مہوش ہو تو ایسا ہو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

بچایا آتش دوزخ سے اپنی ساری امت کو
جو حامی ہو تو ایسا ہو پیمبرؐ ہو تو ایسا ہو

ہوئے جبریل شیدا جب جمال مصطفےٰ دیکہا
جو بلبل ہو تو ایسا ہو گل تر ہو تو ایسا ہو

ب معراج مین فوجِ ملک ہمراہِ حضرت تھی	جو افسر ہو تو ایسا ہو جو لشکر ہو تو ایسا ہو
ں کے گیسوے مشکین کو دیکھا تو کہا سب نے	جو سنبل ہو تو ایسا ہو جو عنبر ہو تو ایسا ہو
را طائرِ ادراک اوجِ نعت تک پہونچا	جو بازو ہو تو ایسا ہو جو شہپر ہو تو ایسا ہو
ا مژگان و ابروے نبیؐ کے یانے دو بسمل	جو نیزہ ہو تو ایسا ہو جو خنجر ہو تو ایسا ہو
ہائی ہمکو راہِ حق مٹایا کفر عالم سے	جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو
یا آپ کو سردار حق نے انبیاؤن کا	جو سلطان ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو
یا عشقِ حضرت مین مجھے دیکھا کہا سب نے	جو بیکل ہو تو ایسا ہو جو مضطر ہو تو ایسا ہو

سنی ابرار کی جس نے غزل خوش ہو کے فرمایا
جو شاعر ہو تو ایسا ہو سخنور ہو تو ایسا ہو

ردیف ہاے ہوز

ں دن سے مری سر مین ہے سوداے مدینہ	ہر رات کیا کرتا ہون مین ہاے مدینہ
ں روزِ ازل سے ہوا شیداے مدینہ	ہر وقت رہے کیون نہ تمناے مدینہ
ینہ وا اسلام سمجھتا ہون مین اسکو	جس دل مین ہون آثارِ تولاے مدینہ
استہ رضوان جو کرے لاکہہ طرح سے	فردوس کو سمجھون گا نہ ہمتاے مدینہ
وب خدا نے جو بنایا وطن اسکو	خالق کو بھی پھر کیون نہ پسند آے مدینہ

ہی بخشش امت کے لیئے حشر مین کافی — وہ شافعِ محشر مرا ہو لائے مدینہ

آتے ہین یہان جن و بشر اور ملایک — وہ کون ہے جسکو نہین پرواے مدینہ

ہی عشق مین اسکے مری وحشت کو ترقی — تنکے نہ کسی دن مجھے چنواے مدینہ

ہر خار یہان کا گل خندان سے ہے بہتر — گلزار سے شاداب ہے صحراے مدینہ

گلگشت جنان سے ہے فزون سیر یہان کی — ہر گل مین ہے چمن آراے مدینہ

ہردم یہہ دعا وردِ زبان رہتی ہے اپنی
خالق کہین ابرار کو پہونچاے مدینہ

کمال شہ عالم کا ہے تا قسم سے زیادہ — ہے اوسکی صفت حدِ تکلم سے زیادہ

کیا حال کہون اشکو نکا عشقِ نبوی مین — ہین آنکھون کے چشمے مری قلزم سے زیادہ

اوصاف شہ دین ہین فزون حد گمان سے — یہہ جنس ہے میزان توہم سے زیادہ

کیون فخر نہ گردون پہ ہو یثرب کے زمین کو — ہر ذرہ تجلے مین ہے انجم سے زیادہ

ہر وقت درِ سید لولاک ملا پر — ہنگامہ ملایک کا ہے مردم سے زیادہ

بھر جائیگا سب حشر کا میدان انہین سے — اوس ماہ کے مداح ہین انجم سے زیادہ

کیون وصفِ نبی مین مترنم ہین عنادل — یہہ نغمہ ہے آہنگ ترنم سے زیادہ

کس صاحبِ اعجاز کی توصیف لکھی ہے — خامہ کی صدا مین ہے اثر قم سے زیادہ

اوس ماہ رسالت کا ہوا جب سے ہمین عشق — داغ دلِ صد چاک ہے انجم سے زیادہ
تعریف عبث کرتے ہین سب خندۂ گل کے — خوش تر نہین حضرت کے تبسم سے زیادہ

ابرار کسی اور کا دیوان تو دیکھو
مداح بھلا کون سا ہے تمسے زیادہ

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

عالم سے دو بالا ہے کہین شان مدینہ — کونین کا سر ا ہے سلطانِ مدینہ
ظلمت کا رہا نام بھی باقی نہ جہان مین — تابندہ ہوا مہرِ درخشانِ مدینہ
کہتی ہین جسی حاملِ احکامِ الٰہی — دربانِ مدینہ ہے وہ دربانِ مدینہ
فردوس برین مین ہے یہہ حورونکی تمنا — آجائے ہوائے چمنستانِ مدینہ
تاحشر نہ ہو دخل یہان بادِ خزان کا — یارب رہے شاداب گلستانِ مدینہ
مدفن کے لئے مجھکو جگہہ دی ہے کرم سے — تاحشر نہ بھولون گا مین احسانِ مدینہ
مولائے مدینہ پہ تصدق ہے میری جان — اک دل ہے وہ سو جان ہے قربانِ مدینہ
جسوقت چھٹی قیدِ عناصر سے الٰہی — ہو روح مری مرغِ خوش الحانِ مدینہ
ہر گام پہ ہوتے ہین گنہ عفو یہان پر — رحمت کا بیابان ہے میدانِ مدینہ
پروانہ بنی کیون نہ بھلا طائرِ سدرہ — ای صلِ علیٰ شمعِ شبستانِ مدینہ
ابرار یقین ہے کہ وہ ہو مالکِ جنت — ہر دم جو رہی دل سی ثنا خوانِ مدینہ

ردیف یای تحتانی

جلوہ گر لاکہہ فلک پر مہ کامل ہو جائے
منفعل چہرۂ حضرت کے مقابل ہو جای

آرزو اپنی یہی ہی کہ ملون حضرت سے
ذرہ خورشید سے اپنی کہین واصل ہو جای

خواب مین اہل دل دیکہے جو روئی حضرت
آپکی دولت دیدار کا سائل ہو جاے

صحن گلزار مین حضرت کی اگر نعت پڑہون
نغمۂ صلّ علیٰ صوت عنادل ہو جاے

شاد اس درجہ ہون سنکر مرے رنگین اشعار
باغ فردوس کا مولود کی محفل ہو جاے

سر کے بہل راہ مدینہ کی کرنیکی ہٹے
دل اگر سینہ مین اک شوق کی منزل ہو جاے

عہدہ وہ عقدہ کشائی کا ملا حضرت کو
نام لو مونہہ سے تو آسان ابھی مشکل ہو جاے

ہو اگر اک نظر لطف پیمبر مجہپر
مدعا دونون جہان کا ابھی حاصل ہو جاے

صدق دل سے جو رسالت کا کوئی ہوی مقر
دوزخی ہو تو وہ فردوس مین داخل ہو جاے

عشق محبوب خدا کا یہہ اثر رکہتا ہے
ہو اگر بندۂ ناقص بھی تو کامل ہو جاے

آدمی کیا کہ فرشتی بھی فدا ہین ابرار
کیون نہ حضرت پہ تصدق یہ مرا دل ہو جاے

دیگر بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

خیال مصطفی ہین چشم تر ہے
ہماری آنکہہ کا قطرہ گہر ہے

گنہگارون کو کب محشر کا ڈر ہے
شفیع عاصیان خیر البشر ہے

دیگر بحر ہزج مسدس محذوف - مفاعیلن مفاعیلن فعولن

لکھا ہے حال معراجِ محمد — دماغِ خامہ بھی اب عرش پر ہے
وہ صورت نور کی دیکھی جو مینے — بہ شکلِ آئینہ حیران نظر ہے
عیان ہے جلوۂ ماہِ رسالت — مزار پاک اک برجِ قمر ہے
نہ پوچھو لذتِ دیدار حضرت — وہ چہرہ باغِ قدرت کا ثمر ہے
لکھون کیا صدمۂ ہجرِ نبیؐ سے — مری پہلو مین سو ٹکڑے جگر ہے
دکھا یارب دیارِ مصطفیٰ کو — یہی وردِ زبان شام و سحر ہے
لٹا دو نقدِ جان روضہ پہ چل کر — حبیبِ کبریا کا عشق اگر ہے
خدا کی اوسطرف ہے چشمِ رحمت — رسول اللہ کا جس دل مین گھر ہے

لکھا کر نعت کا دیوان ابرار
یہہ تیرا توشۂ راہِ سفر ہے

در بحر ہزج مثمن سالم — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فدا اونکے رخِ پرنور پر یہہ سارا عالم ہے — کہ جنکے نور سے روشن سریرِ عرش اعظم ہے
مجھے کیون ہو نہ استغنا گدائی شاہِ یثرب ہون — مرے حق مین درِ خاکِ نبیؐ اکسیر اعظم ہے
خیالِ کعبۂ ابروے حضرت مین ہم گریان — ہمارے اشک کا ہر ایک قطرہ آبِ زمزم ہے
یہودی نے دیا جب زہر تو کھانا ہوا گویا — نہ کھائین آپ مجھہ مین یا نبیؐ امیزش سم ہے
زیادہ طاقت انسان سے ہے توصیف حضرت کی — جہانتک وصف لکھین سید کونین کا کم ہے

درِ اقدس کے سجدہ سی اوٹھایا پہر نہ سر اپنا — نہین ہیو جہہ یہہ پشتِ فلک مین پہ اتدن خم ہے
بچالو یا نبیؐ مداح کو بھی اوسکے فتنہ سے — کہ شیطانِ لعین اک دشمنِ اولادِ آدم ہے
دکہادے مجھکو اے تقدیر اونکی خوابمین صورت — کہ ہردم یاد مین اوس شاہ کے لب پر ادم ہے
مسلمانونکی دل مین چاہئے عشقِ نبیؐ ہردم — پی تکمیلِ ایمان الفتِ حضرت مقدم ہے
نبیؐ کے نام پر ہو خاتمہ اس دارِ فانی سے — جنابِ کبریائی مین دعا یہ اپنی پیہم ہے

اوسی پر ہون فدا سو جان سے ابرار مین ہردم
کہ جو فخرِ رسل ہے باعثِ ایجادِ عالم ہے

در بحر ہزج مسدس مقبوض محذوف — مفعول مفاعلن فعولن

جس قلب مین عشقِ احمدی ہے — لاریب وہ عرشِ ایزدی ہے
دل سلسلہ وار بیخودی سے ہے — سو دا سے گیسوے نبیؐ ہے
وہ نورِ خدا کی دہن لگی ہے — جان اپنی یہہ محوِ بیخودی ہے
ساکن جو مدینہ کا کوئی ہے — آدم کی طرح وہ جنتی ہے
عالم مین جو حور یا پری ہے — شیدا اسے لقائے احمدؐی ہے
قسمت کی جو کچھ بھی یاوری ہے — پہر سر ہے یہہ اور در نبیؐ ہے
حضرت سے اوسی کو دشمنی ہے — جو روزِ ازل سے دوزخی ہے
نعتِ شہِ دو جہان لکھی ہے — امیدِ نجات کی قوی ہے

جو خادمِ درگہہِ نبیؐ ہے — جبرئیل سے اوسکو ہمسری ہے

جو میرے نبیؐ کا امتی ہے — عقبیٰ مین عذاب سے بری ہے

پہونچا نہ درِ نبیؐ تک ابرار

یہہ بخت کی اپنی کوتہی ہے

در بحر رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گل ہین شرمندہ چمن مین آپکے رخسار سے — بلبلون کی آنکھہ مین گلشن ہے بدتر خار سے

مغفرت مین اوس بشر کی گفتگو اصلا نہین — عشق ہے جسکو حبیبِ ایزدِ غفار سے

گوہر دندانِ پیغمبر سے انجم کو ہے شرم — مہر و مہ خجلت زدہ ہین جلوۂ رخسار سے

عین گستاخی ہے حیران ہون کہ چشمِ شاہ کو — دیجیئے تشبیہہ کیونکر نرگسِ بیمار سے

دو جہان مین بے تکلف وہ خدا کا دوست ہے — جسکو الفت ہوگئی ہے احمدِ مختار سے

حلم تو دیکھو دعائے خیر کی اونکے لیئے — رنج پہونچا جب رسولِ پاکؐ کو کفار سے

لقد عمر اون شاعرون کا ہوگیا برباد حیف — جنکو کچھہ رغبت نہین ہی نعت کے اشعار سے

سایۂ طوبیٰ مین روز حشر کو بیٹہیگا کون — ہم نہ اٹھینگے نبیؐ کے سایۂ دیوار سے

گریۂ ہجرِ نبیؐ کے حال لکھنے کے لیئے — چاہیئے مسطر بنانا آنسوؤن کے تار سے

دولت دارین ہاتہ آئی مجھے اونکی طفیل

کیون نہ ہو ابرار کو الفت شہِ ابرار سے

لکھون صفت جو روی رسالتمآب کی
وصلی بناؤن مین ورق آفتاب کی

آئے جو سامنے لب معجز نگار کے
بیقدر قدر ہوا ابھی لعل خوش آب کی

جب سے لکھا ہے وصف رسالتمآب کا
خوشبو دہن مین آنے لگی ہے گلاب کی

لائے براق جب شب معراج جبرئیل
باندھی گئی رکاب مہ و آفتاب کی

لکھی جناب سرور عالم کی نعت پاک
کچھ شکل اب نکالئے کار ثواب کی

مداح جو نبی کے ہین اونپر بروز حشر
طاقت ملک کو بھی تو نہ ہو گی عذاب کی

ہم ہین گدا جناب رسول انام کے
منصب کی آرزو ہے نہ ہمکو خطاب کی

ہی آرزو کہ روز قیامت مین یا جناب
نوبت نہ آئے ہم سے سوال و جواب کی

کہتی ہین یہہ ملک شب معراج چرخ پر
دیکھو تو شان آج رسالت مآب کی

کرتا ہون نہین وہ کام کہ حق کو پسند ہے
لکھتا ہون نعت سرور عالیجناب کی

ابرار جب وہ سید ابرار ہون شفیع
دہشت نہ چاہئے تمہین یوم الحساب کی

دونون جہان مین ذات نبی بےمثال ہے
توصیف اونکی عین بشر کا کمال ہے

کیونکر لکھون نہین وصف جناب شہ امم
خامہ کو ہے سکوت زبان اپنی لال ہے

تنگ آگیا ہون ہجر ... مین اے اجل
جینا فراق مصطفی مین محال ہے

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن —

پرتو رخ نبی کا ہے کہتے ہین جسکو بدر
ابرو کا عکس ہے جو فلک پر ہلال ہے

ہم لکھ سکے نہ کچھ بھی صفاتِ رسولِ پاک
چہرہ پر اسلئے عرقِ انفعال ہے

دیکھین اگر جو یوسفِ مصری بھی ہون فدا
وہ روئے پاک مصطفوی کا جمال ہے

ہین مہر و مہ فلک پہ خجل دیکھکر جمال
وہ جلوہ حبیبِ شہِ ذوالجلال ہے

توصیف کیا مکانِ مقدس کی ہو رقم
ذرہ جناب پاک کا مہرِ کمال ہے

عاجز ہو جب صفاتِ پیمبر مین عقلِ کل
انسان سے وصف سیدِ عالم محال ہے

ہم کیون نہ شادمان ہون رقم کرکے نعتِ پاک
خامہ ہمارے ہاتہ مین شاخِ نہال ہے

نعتِ جنابِ سرورِ عالم کا فیض ہے
ابرار شاعرون مین جو تو بیمثال ہے

جسکو دلائے حضرتِ خیرالانام ہے
عقبیٰ مین اوس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے

سرمہ جنانمین حورونکی چشم کحیل کا
خاکِ درِ رسول علیہ السلام ہے

وہ مرتبہ دیا ہے خدا نے جناب کو
سلطانِ دوجہان ہے جو اونکا غلام ہے

بام و درِ مدینہ کا سایہ ہے نوربار
اور صبحِ عید آپ کے کوچہ کی شام ہے

گردون سے ہے بلند مکانِ رسولِ پاک
عرشِ برین رواقِ معلیٰ کا بام ہے

للہ اسکو شربتِ دیدار دیجیے
مداح آپ کا تو بہت تشنہ کام ہے

لکہتا ہون مین تو نعت شہ دین پناہ کی — دنیا کی کاروبار سے کیا مجھکو کام ہے

کیون کر نہ ہون مراد دو عالم سے کامیاب — میری زبان پہ سید عالم کا نام ہے

کہتی ہین دام جو کوئی زلف جناب کو — مختل جو اس مین او نہین سودائے خام ہے

جینے کی کیا بغیر مدینہ کے ہو خوشی — بس ایسی زندگی کو ہمارا سلام ہے

کہتے ہین سنکے نعت کے اشعار اہل دین — ابرار کیا آپ کا شیرین کلام ہے

در بحر رمل مثمن محذوف ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۔ طیبہ

حشر مین ساتھ اپنے نعت مصطفی لیجائینگے — تحفہ یہ دنیا سی ہم پیش خدا لیجائینگے

ہم نہ خالی ہاتھ جائینگے جہان سے بالیقین — دولت عشق حبیب کبریا لیجائینگے

مغفرت ہو جائی عاصی کی طفیل نعت پاک — حشر کے دن پیش حق یہ التجا لیجائینگے

چاہیے توشہ سفر مین ساتھ لیجانا ضرور — نعت حضرت جو نہین لکھتے وہ کیا لیجائینگے

سر مین اپنے بھر کے روز حشر جنت کیطرف — ہم گلستان مدینہ کی ہوا لیجائینگے

اور تو دنیا مین ہاتھ آئی نہ ہمکو کوئی چیز — دل مین اپنے الفت نور خدا لیجائینگے

جائینگے یثرب تو لیجائینگے یہ دیوان ساتھ — نذر حضرت کے لیئے ہم اور کیا لیجائینگے

سوئی یثرب جو کوئی آئینگے شیدائی رسول — درد دل کیواسطے اپنے دوا لیجائینگے

حشر کے دن ناتوان مداح کو روح الامین — فرش سے تا عرش اکر خود اوٹھا لیجائینگے

اس مریضِ عشقِ حضرت کو وقت کے اہلکار — دیکھیے کب جانبِ دار الشفا لیجائینگے

یادِ حضرت مین بس اے ابرار آنسو تھم چکے
اشک دریا بنکے اب مجھکو بہا لیجائینگے

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہو گیا ہے بجت سے عشقِ رخِ حضرت مجھے — خالقِ اکبر نے کی ہے یہہ عطا دولت مجھے

دیکھکر مصروف مجکو شغلِ نعتِ پاک مین — آفرین کہتا ہے ہردم کاتبِ قدرت مجھے

جذبۂ دل نے دکھایا ہے دیارِ مصطفےٰؐ — کھینچ لایا سوئے طیبہ رشتۂ الفت مجھے

آگے میرے کاتبین کہہ جاتے ہین روح الامین — ہوتی ہے مضمونِ نعتِ شہ کی جب حاجت مجھے

روئے تابانِ نبیؐ کا وصف لکھنے کے لئے — روشنی کی کچھ اندہیری مین نہین حاجت مجھے

سائلِ گنجینۂ دیدارِ پیغمبرؐ ہون مین — منعم ہرگز نہین ہے خواہشِ دولت مجھے

کیون مقدر نے چھوڑایا آستانِ مصطفےٰؐ — ہند مین پھر لائی ہے کیون گردشِ قسمت مجھے

کی شبِ معراج حضرت نے یہہ حق سے التجا — حشر کے دن ہو شفاعت کا عطا خلعت مجھے

یہہ بہی فیضِ نعتِ اقدس ہے کہ روزِ حشر کو — ڈہونڈتی ہے چارسو اللہ کی رحمت مجھے

نزع مین سیراب ہو جائیگی میری تشنگی — مل گیا گر آپ کے دیدار کا شربت مجھے

کس لیئے ابرار ہو اندیشۂ یوم النشور
خلد مین داخل کریگی الفتِ حضرت مجھے

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ای دل تو کیون سلاسل غم مین اسیر ہے
مختار کائنات مرا دستگیر ہے

جن و بشر کو تاب ہے کیا اونکی مدح کی
میرا نبیؐ مدیح خدائے قدیر ہے

روشن ہے سب جہان پہ مدینہ کا غروجاہ
ہر ذرہ اوسکی خاک کا مہر منیر ہے

جان ہے فدائے دانۂ خالِ رخِ نبیؐ
دل دام زلفِ مصطفویؐ کا اسیر ہے

دیوانِ نعت پاک مین لکہا بصد ادب
شاعر مین ہو گیا ہون یہ فیضِ اسیر ہے

وہ عندلیب گلشن نعتِ نبیؐ ہون مین
حسانِ نامدار مرا ہم صفیر ہے

رتبہ ہے آستان کا بلند آسمان تک
رفعت مین عرش آپ کا فرش حصیر ہے

ہے نام اونکا ورد زبان رات دن مجھے
قران مین جنکا نام بشیر و نذیر ہے

رنگین سنے جو نعت کے مضمون تو بولی خلق
دیوان ہے کہ یہہ چمنِ بے نظیر ہے

اعدائے مصطفیٰؐ کے لیے یہہ مرا قلم
تلوار ہے کٹار ہے برچھی ہے تیر ہے

مضمون غیب ہوتے ہین ابرار منکشف
مداح ہے جو آپ کا روشن ضمیر ہے

در بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چہرۂ قدرت مرقع کی نئی تصویر ہے
زلفِ حضرت بالیقین واللیل کی تفسیر ہے

جب سے مجھکو عارضِ حضرت کا آیا ہے خیال
صفحۂ دل پر رقم اک نور کی تصویر ہے

ایسا نقشہ مانئے قدرت نے کہینچا آپ کا
محوِ حیرت دیکھکر ہر دیدۂ تصویر ہے

ای ہوس کیمیا کی کیا کروں نہیں جستجو
خاک کوئے مصطفےٰ حق میں مرے اکسیر ہے

ہلم غیبی نے دی یہہ کان میں میرے صدا
روضۂ خلدِ برین مداح کی جاگیر ہے

جب دکھایا بخت نے مجکو مزارِ مصطفےٰ
مینے یہہ سمجھا عروجِ کوکبِ تقدیر ہے

وصفِ عز و جاہ حضرت کا پہر آیا ہے خیال
اوج پر پہر آج اپنا اخترِ تقدیر ہے

آستانِ پاک کی رفعت سے ہے پست آسمان
اوس پہ قدرت کے آگے چرخ بے توقیر ہے

کسطرح شمعِ رسالت کی صفت ہوگی رقم
شعلہ سان خامہ مرا لرزان دمِ تحریر ہے

خواب مین مجھکو نظر آئے رخِ پاکِ نبیؐ
اے مری تقدیر ایسی بھی کوئی تدبیر ہے

واسطے سننے کے آتے ہین ملایک چرخ سے
نعت پڑھتے ہین تری ابرارؔ وہ تاثیر ہے

لکھی صفت جو مینے رسالت پناہ کی
دی چرخ نے ملک سے صدا واہ واہ کی

دیکھا مزارِ حضرتِ رسالت بچشمِ تر
تقدیر آج اوج پر آئی نگاہ کی

آنکھون کا اپنے حورِ جنان توتیا بنائے
پائے جو خاک پائے رسالت پناہ کی

یہہ عرض ہوگی حشر مین مداح کی شہا
بس داد آج دیجئے اس دادخواہ کی

جز آستان سرورِ عالم کے خلق مین
کوئی جگہ نظر نہین آتی پناہ کی

دیدارِ مصطفےٰ سے مشرف ہوا ہون مین
قسمت کھلی ہے اب مرے بختِ سیاہ کی

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یعنی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن۔

چشمِ کرم سے کیجیے صاد اس پہ یا جناب
لایا ہون آج فرد مین مین اپنے گناہ کی

جو لوگ نعت سے رہے محروم خلق مین
اون شاعرون نے عمر سب اپنی تباہ کی

دیکھا یہان سے عرش برین کو تو پست ہے
رفعت مین کیا بیان کرون اوس بارگاہ کی

تیرا گذر جو سوے مدینہ ہوا ے نسیم
لیجا خبر تو ہی مرے حالِ تباہ کی

آبرؔ از مین بہی ہون اوسی سلطان کا گدا
دونون جہان مین ملک ہے جس بادشاہ کی

جب عالمِ امکان مین شہِ بحر و بر آے
آے تو شہنشاہِ دو عالم کے گہر آے

کونین مین کیون بخت نہ بیدار ہون اوکے
وہ نورِ خدا خواب مین جسکو نظر آے

جب فرد ہوئی کُن کی مرتب تو پے صاد
پیشِ شہِ کونین قضا و قدر آے

کیا برق کی سرعت تھی براق نبوی مین
چڑہ کر فلک العرش پہ دم مین اوتر آے

یہہ معجزہ دئیے ہے کہ پیشِ شہِ عالم
دینے کو رسالت کی گواہی شجر آے

ق

جنت کو کر آراستہ اے خازنِ جنت
حورون نے کہا وہ شہ جن و بشر آے

گہبرا کے یہہ رضوان نے کہا شکر خدا کا
یہہ جلد بتاؤ کہ کہان ہین کدہر آے

ہو جائے اگر آپ کی اک چشمِ عنایت
مداح کی جو کچھ کہ ہے امید بر آے

مشتاق ہوا آج زیارت سے مشرف
لو نخلِ تمنا مین ہمارے ثمر آے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

مدحِ شہِ کونین مین لکہتا ہون جب اشعار — تحسین مجہے کرتے ہین سب اپنے پرائے

اخلاص سے جو نعت نہین لکہتے ہین ابرار
اُن شاعرون کے شعر مین کیونکر اثر آئے

مرا دل منبعِ دریائے عشقِ مصطفائی ہے — تماشا ہے کہ اس قطرہ کو دریا کی سمائی ہے
وہ مسند ہے تمہاری لامکان کہتے ہین سب جسکو — تمہارا فرش پا انداز عرشِ کبریائی ہے
یہہ لازم ہے کہ لکہی با وضو نعتِ شہِ اقدس — صفت حضرت کی کس تعظیم سے قرآن مین آئی ہے
رخِ روشن [illegible] آپ کا عالم ہوا شیدا — جمالِ پاک مین نامِ خدا کیا دلربائی ہے
لقب سلطانِ عالم کیون نہو مداح حضرت کا — سلیمان کیطرح زیرِ نگین ساری خدائی ہے
کیا ہے سجدہ اک ساعت درِ خورشیدِ رحمت پر — جبینِ ماہ پر دیکہو وہ داغِ جبہ سائی ہے
یہہ دل سینہ مین آئینہ بنا ہے حق نمائی کا — الہی مجہکو کس کی آج صورت یاد آئی ہے
یہہ فیضِ وصفِ ابروئے محمد ہی اگر دون پر — یہہ تو نے مصرعِ تسلیم کو گردن جہکائی ہے
ق
کہا روح الامین نے قدسیون سے یہہ کسکی آمد ہے — یہہ کیون عرشِ برین پر نور کی چادر بچہائی ہے
کہا وہ ہوگا آ[illegible] فرشِ عرش اعظم پہ — خدا نے سب خدائی جسکی خاطر سے بنائی ہے

شہ ابرار کو ابرار ہمنے خواب مین دیکہا
ہمارے طالعِ بیدار کی کیسی رسائی ہے

در بحر ہزج مثمن سالم — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

در بحر ہزج مثمن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن -

رسول اللہ نے توقیر وہ خالق سے پائی ہے
کہ ہر دم صدق دل سے کلمہ گو ساری خدائی ہے

فدا ہین جن و انسان آپ پر حور و ملک قربان
خدائے پاک نے کیا خوب یہ صورت بنائی ہے

ہوس دل مین نہین مین دولتِ دنیا کی رکہتا ہون
مجھے تو بادشاہی آپ کے در کی گدائی ہے

سراپا جلوۂ احمد مین ہے رازِ احد پنہان
اسی اک میم کے پردہ مین شانِ کبریائی ہے

خمِ ابروئے حضرت مین جو اوجِ عرش دیکہا ہے
تو خجلت سے ہلالِ چرخ نے گردن جہکائی ہے

یہہ ہے فیضِ ولادت اوس دُرِ دریائے خوبی کا
کہ حق نے نہر صحرائے سماوہ مین بہائی ہے

کرونگا پیش کرکے نعتِ حضرت عرض محشر مین
الٰہی عمر بہر کی بس یہی میری کمائی ہے

دو عالم مین اوجالا ہو گیا میلادِ حضرت سے
قدِ اقدس سراپا شمعِ نورِ کبریائی ہے

میرے سینہ مین ہے گنجِ تولائے نبیؐ ابرار
خدا کے فضل سے مجھکو یہہ دولت ہاتھ آئی ہے

مسدس بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

در بحر متقارب مثمن مقصور متقارب مثمن مغفور فعولن فعولن فعولن فعول -

وہ ہین خاص محبوب ربِ جلیل
گنہگارون کی مغفرت کے کفیل

ہے طٰہٰ و یٰسین صفت کی دلیل
یہہ کہتے ہین ہر دم ذبیح و خلیل

امامِ رسل پیشوائے سبیل
امینِ خدا مہبطِ جبرئیل

رسولؐ امینؐ لطیفؐ حکیم — بشیرؐ نذیرؐ کریمؐ الرحیم
ثمین گوہر بحرِ فیضِ عمیم — یہی ہے بس اونکی ثنائے عظیم

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبطِ جبرئیل

امام الورا و شفیع الامم — رحیم البرایا جمیل الشیم
سراجؐ منیرؐ رفیع الہمم — سخیؐ تقیؐ عمیم الکرم

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبطِ جبرئیل

وہ بحرِ لطافت سے والا گہر — درخشندہ خورشید و رشکِ قمر
ہے قران مین وصفِ نبیؐ سر بسر — کہین کیون نہ ہر دم یہہ جن و بشر

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبطِ جبرئیل

نبیؐ کے مدارج کرے کیا بیان — نہ خامہ کی طاقت نہ تابِ زبان
جو کی فکر وصفِ شہِ مرسلان — تو آئی صدا غیب سے بیگمان

امام رسل پیشوائے سبیل — امین خدا مہبطِ جبرئیل

بیان کس سے ہو اوکا اعزاز و جاہ ۔۔۔ وہ ہیں ایک عالم کے رخشندہ ماہ
نہیں بلکہ ہمسر دو عالم پناہ ۔۔۔ مرا ہے وظیفہ یہہ شام و پگاہ

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

فلک پر گئے جب رسول کریم ۔۔۔ بنا آپ کا فرش عرش عظیم
رسولوں نے دیکھا جو لطف عمیم ۔۔۔ ہوئے مدح خوان یون مسیح[ع] و کلیم[ع]

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

ہوا جب یہہ مژدہ مسرت فزا ۔۔۔ کہ پیدا ہوئے سرور انبیا
ہبل نو سنتے ہی خوف سے گر پڑا ۔۔۔ ہر اک بت نے بیساختہ یہہ کہا

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

جو پہیلاو حضرت کی پائی خبر ۔۔۔ ہوئے شاد عالم میں جن و بشر
زیادہ نہ کچھہ اور تو فکر کر ۔۔۔ یہہ کافی ہے وصف شہ نامور

امام رسل پیشوائے سبیل ۔۔۔ امین خدا مہبط جبرئیل

بھلا اونکی تعریف کیا کیجیے | بس اب ورد صل علی کیجیے
دل و جان اپنا فدا کیجیے | یہی شعر ہر دم پڑھا کیجیے

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

نبی ہے اور وہ خدا کا حبیب | مریضان عصیان کے ہوین طبیب
ادسیکے ہے ہاشم کا سینہ نقیب | یہہ پڑھتے ہین سارے ادیب و نجیب

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

وہ نور خدا شاہ عالی تبار | وہ مختار درگاہ پروردگار
وہ ابر کرم رحمت کردگار | ہے ورد زبان یہہ سخن باربار

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

جہانمین بہت پہر چکا چار سو | مدینے کو چل اب یہہ ہے آرزو
ادب کی زبان پر ہے یہہ گفتگو | کہ پڑہ آب زمزم سے کرکے وضو

امام رسل پیشوای سبیل | امین خدا مہبط جبرئیل

خدا ہے علی کل شئ قدیر ــ وہ نور خدا ہے مراد دستگیر
جہان مین نہین کوئی اوسکا نظیر ــ پڑہین کیون نہ ذرات امیر وفقیر

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

اے ابر کرم ہے یہہ وقت کرم ــ کہ ہے ہند مین دل پہ رنج والم
بلالو مدینہ مین شاہ امم ــ یہہ پڑہتا ہوا آؤن باچشم نم

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

تمھاری جدائی مین ای شاہ دین ــ بہت مضطرب ہی یہ جان حزین
دکھادو رخ پاک اے مہ جبین ــ بجز اسکے میری زبان پر نہین

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

جو تضمین یہہ شعر سعدی کیا ــ ہو مقبول پیش رسول خدا
الٰہی ہے ابرار کا مدعا ــ اوٹھون قبر سے مین یہہ پڑہتا ہوا

امام رسل پیشوائے سبیل ــ امین خدا مہبط جبرئیل

مسدس دیگر بر شعر سعدی علیہ الرحمۃ

در بحر متقارب مثمن مقصور — فعولن فعولن فعولن فعول

لکھوں کیا میں نعتِ رسول کریم
ثنا خوان ہے اونکا خدائے علیم
حلیم و سلیم رؤف الرحیم
بشیر و نذیر علوف و عظیم
شفیع و مطاع نبی کریم
قسیم و جسیم نسیم وسیم

بیان کس سے ہو اونکا لطف عمیم
وہ ہیں بحر رحمت کے دُرِ یتیم
شفیق و رفیق و خلیق عظیم
کفیل و کبیل و وحید فخیم
شفیع و مطاع نبی کریم
قسیم و جسیم نسیم وسیم

خدا نے کیا اونکو ایسا نبی
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کبھی
جو کچھ عظمت و شان ہے آپکی
نہ دیکھی کسی میں نہ ہینے سنی
شفیع و مطاع نبی کریم
قسیم و جسیم نسیم وسیم

ہوئے جب کہ پیدا وہ محبوب رب
جہاں میں ہوا شور عیش و طرب
پری جن و انس اور ملک با ادب
کھڑے ہو کے پڑھنے لگے سب کے سب

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

کرون معجزہ اونکا مین کیا رقم　　ہوا چاند اشارے سے شق یکقلم
بچے ہین طفیل اونکے دوزخ سے ہم　　شفیع امم ہین وہ بحر کرم

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

وہ ہین اشرف الخلق و فخر زمان　　کرون وصف اونکا یہہ طاقت کہان
بلاشک خدا کی وہ ہین رازدان　　ذکیٌ بلیغٌ فصیح البیان

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

وہ ہے مہربان آپ پر کردگار　　دیا اپنے سرکار کا اختیار
بہروسا کسی کا نہین زینہار　　ہے امت کا حضرت پہ دار و مدار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

چلے جب فلک پر شہنشاہ دین　　ہوا شور بالا سے چرخ برین

کہ آتے ہین شوکت سے سلطانِ دین ‖ غیاثٌ امینٌ رسولٌ مبین

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

کھڑے سب پیمبر تھے باندھے پرا ‖ کہ آتے ہین سلطانِ ہر دو سرا
یہہ سعدی کا مصرع زبانون پہ تھا ‖ حبیبِ خدا اشرفِ انبیا

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

سوئے خلد آئے جو شاہِ رسل ‖ پڑا مرحبا کا فرشتون مین غل
نہ پھولا سماتا تھا جامہ مین گل ‖ یہہ کہتا تھا آ پہونچے ختم الرسل

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

نہین آپ سا کوئی عالی وقار ‖ نہ ایسا خدا کا کسی پر پیار
مرا جان و دل آپ پر ہے نثار ‖ وظیفہ ہے میرا یہی بار بار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

جو دنیا مین ہین امتِ شاہ دین ۔ اونہین خوف محشر کا مطلق نہین
یہہ بیشک ہے اونکی دلون مین یقین ۔ کہ ہین پیشوا سید المرسلین

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

شفاعت کرینگے بروز شمار ۔ کہینگے خدا سے کہ اے کردگار
مجھے شرم آتی ہے پروردگار ۔ یہہ رہتے تھے دنیا مین لیل و نہار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

میرے امتی سخت ہین بیقرار ۔ ہین اب تیری بخشش کے امیدوار
انہین بخشدے میرے پروردگار ۔ یہ کہتے ہین اب مجھسے یون باربار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

یہہ ہو حکم حق کا کہ میرے رسول ۔ شفاعت تمہاری ہے مجھکو قبول
کرو سب کو بخشا نہ ہو تم ملول ۔ جنہین چاہتے تھے بڑا اصول

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم ۔ قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

بحکم حضرت سید المرسلین — جو لیکر چلے سب کو خلد برین
یہہ بولے ملک مرحبا آفرین — بلا شک ہو تم اشفع الشافعین

شفیعٔ مطاعٔ نبیٔ کریم
قسیمٔ جسیمٔ نسیمٔ وسیم

ہے ابرار عالم نہایت حزین — اوسے چین فرقت مین ہم ہین نہین
بلا لو اوسے اپنے ورسکے قرین — کرو رحم یا رحمۃ العالمین

شفیعٔ مطاعٔ نبیٔ کریم
قسیمٔ جسیمٔ نسیمٔ وسیم

مسدس سوم در حال معراج شریف

شب عروج چلے جب وہ مرکز عالم — گئے بجانب افلاک نیر اعظم
فدا تھا پائے مبارک پہ گنبد طارم — قمر نیاز و ارادت سے کہتا تھا ہر دم

منم کمینہ غلام تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلام تو یا رسول اللہ

جو پہونچے چرخ دوم پر بعز و جاہ و وقار — تو آگے شیشہ ہوتے اونپہ جان و دل سے نثار
تھا نجوم کو عاشق کی طرح صبر و قرار — یہہ کہہ رہا تھا دبیر فلک پکار پکار

در بحر مجتث مخبون مقطوع مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

وہان سے چرخِ سوم پر گئے جو میرِ نبیؐ
تو آکے حضرت یوسفؑ نے پیشوائی کی
ملائکہ مین فلک پر تھی کسطرح کی خوشی
صدا بلند تھی ہر سمت سے یہ زہرہ کی

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

قدم سے چرخِ چہارم کو جب کیا روشن
بنایا ساحتِ گردون کو غیرتِ گلشن
مسیح آکے ہوئے مسندِ نیاز افگن
ہزار جہر سے خورشید تھا یہ غلغلہ زن

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

جو پہونچے شوکت و عظمت سے چرخِ پنجم پر
ہزار شوق سے موسیٰ ملے وہان آکر
خوشی سے چرخ پہ تارے تھے جامہ کے باہر
پکارا وجد مین مریخ اس طرح اگر

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

چھٹے فلک پہ گئے جب وہ خلق کے رہبر
قدم پہ صدقے ہوا ونکی مشتری آکر

نثار ہو کے ارادت سے پائے انور پر
یہہ کہہ رہے تھے کواکب بھی ہمزبان ہو کر

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

گذر حضور کا جب ساتوین فلک پہ ہوا
عجب ستارہ زحل کے نصیب کا چمکا
خوشی کے مارے جو پہولا نہین سماتا تہا
کہڑا ہوا تہا مؤدب یہہ شعر پڑہتا تہا

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

غریب و عاجز و مسکین ہون اور بیکس
جو آسرا ہی تو شاہا تمہاری ذات کا بس
نہین ہے اسکے سوا کوئی میری دلمین ہوس
کرم کرو کہ چہٹون رنج و غم سے مین بیکس

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

ہوئے ہین گرچہ ہزارون جہان مین پیغمبر
مگر حضور ہین اون سب کے افسر و سرور
کیا ہے آپ کو حق نے جہان کا رہبر
ہوا ایک لطف کی آبرار خستہ پر بہی نظر

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

مسدس چہارم

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کشتہ کیا انداز سشتہ مطلبی نے
ہیمار کیا دل کو طبیب قلبی نے
بیتاب کیا مجھکو مری مضطربی نے
اک آگ لگائی ہے مری سوزدلی نے
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

انداز دکھایا ہے نیا اک عربی نے
کس آن سے دل چھین لیا اک عربی نے
لالہ کیطرح داغ دیا اک عربی نے
مداح کو بیچین کیا اک عربی نے
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

اک رات مجھے خواب مین دیدار دکھا کر
وہ جلوۂ رخسار پر انوار دکھا کر
مجھکو شکن طرۂ طرار دکھا کر
وہ نازوہ انداز طرحدار دکھا کر
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

لوگون نے پریشان مرا حال جو دیکھا
پوچھا کہ بتا کون سے دلبر پہ ہے مرتا
بولا کہ مین کچھ عرض ادب سے نہین کرتا
کیا تمکو بتاؤن کہ یہ دل کسپہ ہے شیدا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

پھرتا ہون سراسیمہ جو دنرات مین دردر
سایہ نہین کچھہ جن و پری کا مرے سر پہ
خود مین بہی نہ سمجھا کہ یہہ کیون حال ہے ابتر
حیران ہی میری عقل خدا جانے کیونکر

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

پیدا ہوئے جسوقت جہان مین شہ والا
لے عرش سے تا فرش ہوا شب مین اجالا
وہ حسن نئے طرح کا وہ طرز نرالا
دیکھا جو ملک نے یہ سخن منہہ سے نکالا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کسطرح سے تسکین ہو اے دوستو میری
کس طور سے پائے دل بیتاب تسلی
اے ہم نفسو تمکو خبر کیا ہی کسی کی
فرماؤ میان ہند مین کسطرح لگے جی

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

یاد اسکی کو نین مین دنرات ہون روتا
اک رات نہین چین سے بالین مین سوتا

اشکو نکلے گہر تارِ مژہ مین ہون پروتا | سچ ہے کہ کہین عشق مین بھی صبر ہے ہوتا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہے دل مین میرے عشق شہنشاہ دو عالم | پڑتا ہے نہین چین کسیطرح سے اکدم
بیتابیٔ دل آہ نہین ہوتی ہے کیون کم | چہٹ جاؤن بلا سے جو نکل جائے مرا دم

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

تہا ایک اویسِ قرنی حق کا پیارا | جب خنجرِ عشقِ نبوی نے اوسے مارا
لوگون نے کہا کیا ہے کہو حال تمہارا | دل تہام لیا ہاتہہ سے اور روکے پکارا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

تم رنج مین رہتے ہو کہو کس لئے ابرار | کسکے مرضِ عشق مین یون ہوگئے بیمار
ہمکو یہہ بتاؤ کہ وہ ہے کونسا دلدار | کی عرض یہہ سنکے کہ کہے کیا جگر افگار

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مسدس پنجم

اے گلِ حسن بہارِ چمن آرا داری
چشمِ نرگس رخِ گلگون قدِ رعنا داری

عشوۂ و ناز و ادا صورتِ زیبا داری
در لبِ لعل صد اعجازِ مسیحا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زلفِ شبگون رُخِ روشن دُرِ دندان داری
چہرہ گلفام زہے سیبِ زنخدان داری

مظہرِ نورِ خدا طلعتِ خوبان داری
غیرتِ شمس و قمر عارضِ تابان داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

أحسن الناس وجیها و ملیحا دارے
وجہک الشمس جمالا و کمالا دارے

لیلة البدر من الوجہ سطوعا دارے
ہادی الخلق سراجا و منیرا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

چندر سا روپ تورا نین توری متواری
تورے چرنن پہ دھرے سیس سگر نر ناری

انس و جن حور و ملک سب ہیں تورے بلہاری
تورے دوارے کا جگت کاہے بنو بکہاری

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کاہے بنتی نکرے توسے جگت دکھیاری
حشر مان پاپیونکی ہوئی سگرا دہکاری

آس چرنن کی تورے پاپ سے ہے چھٹکاری
تورے کرپا سے بگری سب کی ہری اور بکاری

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اسے رسول عربی سید والا نسبی
دیکہے جو آپ کو اسے شاہِ قریشی لقبی

ہنوا آپ سا اتبک کوئی والله نبیؐ
رات دن اوسکے زبان پر ہو یہ مطلع جاری

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بارک الله کہ کیا کیا تمہیں رتبے ہیں ملے
حق تو یہ ہے کہ کسے حق نے یہہ رتبے ہیں دئے

از زمین تا بہ فلک آپ کے محکوم ہوئے
یہہ وظیفہ تو ہے کافی مرے پڑہنے کے لئے

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شب معراجِ فلک پر جو گئے شاہِ زمن
دامنِ چرخ بنا فیضِ قدم سے گلشن

دیکھکر جلوۂ رخسار و جبینِ روشن | سامنے آکے قمر کہتا تھا پیہم یہہ سخن

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سیرِ جنت کو گئے جبکہ رسولِ اکرم | پئے تسلیم کیا حورِ جنان نے سر خم
کہا رضوان نے کہ اے نورِ نگاہِ عالم | نہ ہوا آپ سا مجھکو سرِ حضرت کی قسم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عرض کرنے لگیں سب حوریں بہم ہوکے قرین | حسن اسطور کا ہمنے نہیں دیکھا ہے کہیں
آپ پر کوئی فدا کرنے لگی جانِ حزین | شاد ہوکر کبھی کہتی تھیں کہ اے سرورِ دین

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دیکھکر اوس قدِ رعنا کو ملایک نے کہا | جسمِ پاک آپ کا ہے نور کی سانچے مین ڈھلا
جلوہ ایسا کہ فرشتون کے نہ تھے ہوش بجا | کیون نہ عشاق یہ کہتے ہوئے ہوجائین فدا

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول فاعلان مفاعیل فاعلن

جانبِ عرش روانہ چو شدہ آن سرور — عرش گفتہ کہ مع کفش بیا اے رہبر
زانکہ بنعلین تو بر فرق کنم چون افسر — باز از غیب ندا آمدہ اے فخر بشر

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عرش اعلیٰ سے بھی بالا جو گئے شاہِ امم — بجز اپنے نہ کوئی آپ نے پایا ہمدم
متحیر ہوئے اوس وقت شفیعِ عالم — پے تسکین یہہ آنے لگی آواز اوس دم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا کرون وصف جناب شہ عالی اظہار — لنگ ہے خامہ کا اس راہ مین پائے رفتار
ہے تمنا کہ چہٹون رنج و الم سے ابرار — اس لئے ورد ہے یہہ شعر زبان پر ہر بار

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مسدس ششم

وقتِ نزول رحمتِ ربِ غفور ہے — جو ہے نہال باغ مین وہ نخل طور ہے
جو پہول ہے وہ مایۂ عیش و سرور ہے — بلبل اگر نہ دیکھے نظر کا قصور ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

جاری ہے ہر بحر لطفِ خدائے رحیم کا
جو ہے غلام خاص رسولِ کریم کا
ہے عطر بار باغ مین جھونکا نسیم کا
پہنے گا ہار وہ گل باغِ نعیم کا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

ناشاد تھی جو خلق مین وہ شاد آج ہین
سوکھی شجر تھی غیرتِ شمشاد آج ہین
پامال جملہ گلشن بیداد آج ہین
ویران تھی جو باغ وہ آباد آج ہین

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

خالی فساد و شر سے تمامی زمانہ ہے
گلشن مین ہر گلون کا لباس شاہانہ ہے
جاری جہان مین شرع کا اب کارخانہ ہے
منقار بلبلون پہ یہہ جاری ترانہ ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

گلبانگ دین مصطفوی کیا بلند ہے
گلزارِ کائنات مین رونق دو چند ہے
جسکے سبب سے اب دمِ ناقوس بند ہے
سب کی زبان پہ یہہ سحر دلپسند ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

آمد ہے آج اونکی جہان باغ باغ ہے — خورشید جنکے سامنے مانندِ داغ ہے
سرو چمن کا آج فلک پر دماغ ہے — روشن ہر ایک پھول بہ رنگِ چراغ ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

کیا ہے کہ آج لب پہ ہے وصفِ شہِ ہدا — کیا ہے کہ چار سو سے اٹھا شورِ مرحبا
کیا ہے کہ باغ مین ہے یہ اک [illegible] — کیا ہے کہ نغمہ زن ہے یونہین مرغِ خوشنوا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

ہے کچھ چمن مین ان کے آنیکا ہو [illegible] اہتمام — مرغِ چمن ہر ایک ہے روشن پہ [illegible]
ہے بلبلون کے لب پہ ثنائی شہِ انام — گل سن رہے ہین کان لگائی ہوئے تمام

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

تسلیم دین کے باغ مین جب وقت صبح تھی — کی گل نے درس شوق سے مرغِ محمدی

مسلم پڑھی جو سرو نے سوسن نے ترمذی | اطفالِ بوستان نے بھی بیت حفظ کی

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

مختارِ کائنات شہنشاہِ دوسرا | ممتازِ آفرینش و مخدومِ انبیا
غلمان و حور جن و بشر شاہ اور گدا | ہر ایک کی زبان پہ یہی شعر ہے سدا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

ابرار اُنکا وصف ہے افزون بیان سے | ہے آستانہ جنکا بلند آسمان سے
نورِ خدا کی شان ہے باہر گمان سے | فوارہ کہہ رہا ہے ہزارون زبان سے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

مسدس ہفتم بر شعر جناب امام الساجدین حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ

درِ بحر رجز مثمن سالم
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

سردارِ شاہانِ جہان مہرِ عرب ماہِ عجم | سلطان زین العابدین پابندِ صبر و ضبطِ الم
یادِ شہیدِ کربلا مین رہتے تھے با چشمِ نم | یہ مطلعِ دلسوز اونہین ورد زبان تھا دمبدم

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلَی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم

جب گلشنِ شاداب مین میرا ہوا اک دن گذر
دیکھین جو مینے بلبلین ہین سب کے سب خستہ جگر
یادِ رسول اللہ مین وسرات ہین نوحہ گر
اِس نغمۂ جانسوز سے مفہوم ہے شام و سحر

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلَی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم

گل کا گریبان چاک ہے سنبل پریشان حال ہے
اور صرصرِ غم سے وہان ہر اک شجر پامال ہے
مرغانِ گلشن کے لئے صحنِ چمن جنجال ہے
سب قمریونکے بہی یہی آپسمین قیل و قال ہے

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلَی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم

اور صحنِ گلشن مین جو تھا اک چشمۂ آبِ روان
وہ لوٹتا تھا خاک پر دایم برنگِ ماہیان
جب سے سنا حالِ وفاتِ سرورِ کون و مکان
ہر دم زبانِ موج سے پڑہتا تھا یہ مطلع ہان

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلَی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم

اتنے مین اک آئی گھٹا بادل کا دل آنے لگا
یادِ رسول اللہ مین ابرِ سیہ گریان

…ہر برقِ مضطر نے وہاں اک نالۂ سوزان کیا　　اور رعد نے باچشمِ تر اوسوقت یہہ مطلع پڑہا

إِنْ نِلْتَ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

…ر فلک نے دیکہہ لو پہنا لباسِ ماتمی　　کیا تہا ازل سے جذبۂ عشقِ رسولِ ہاشمی

…ہر ہے اوسکے حال سے اک وہ بہی اک ہم ہی　　اور ورد اس مطلع سے وہ کرتا تہا ہر دم ہمدمی

إِنْ نِلْتَ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

…سے ہوا زیرِ زمین وہ بادشاہِ بحر و بر　　کرتے ہین کیا کیا جستجو ذرات یہہ شمس و قمر

…تا ہے یہ سوزِ درون وہ دوسرا داغِ جگر　　دونون کو ہے وردِ زبان مطلع یہی شام و سحر

إِنْ نِلْتَ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

…و گروہِ قدسیان رہتا ہے بالائے فلک　　جاتی ہے گوشِ عرش تک اب جنکی نالونکی کمک

…شہ کونین بین مضطر ہین سب بے ریب و شک　　اس مطلعِ دلسوز کو پڑہتے رہینگے حشر تک

إِنْ نِلْتَ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمْ

سردارِ حزبِ قدسیان یعنی وہ جبریلِ امین
یثرب میں لاتے تھے سدا فرمان ربّ العالمین
بعدِ وفاتِ مصطفےٰ رہتے ہیں اب اندوہگین
دن رات فرطِ غم سے یہ پڑھتے ہیں با جانِ حزین

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلیٰ اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

جب سے وفاتِ دُرّ التّاجِ نبوت ہو گئی
اور سوگوار اوس روز سے ہر حورِ جنت ہو گئی
مبدل بصد رنج و الم سب عیش و عشرت ہو گئی
اس مطلعِ دلسوز کی پڑھنے کی عادت ہو گئی

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلیٰ اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

عشقِ نبی میں ہو گیا اسرار خوار و مبتذل
یادِ رسول اللہ میں یہ دم کہیں جائے نکل
آج آپ بلوائیں تو آ جائے دلِ مضطر کو کل
روضہ پہ آؤں آپ کے پڑھتا ہوا میں سر کے بل

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلیٰ اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

مسدس ہشتم

در بحرِ رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اے شہِ کون و مکان ہاشمی و مطلبی
بخدا نورِ خدا سیّدِ عالی نسبی
کعبۂ کارِ جہان قبلۂ حاجت طلبی
آپ کے وصف میں مصروف ہیں ہر اک نبی

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

انبیا اور عرض آپ ہین جوہر شاہا لطف و رحم و کرم و جود و سخا مین یکتا
گوہر معدن تسلیم و دُر بحر صفا آپ کی شان مین کہتی ہے یہی خلق خدا

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

شب معراج مین جبرئیل سے خالق نے کہا جاؤ جلد آج محمد کو بلا لاؤ ذرا
جب وہ [illegible] پہونچا تو فرشتون نے ہرا باندھ کے یہ شعر پڑھا

مرحبا [illegible] بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

تھین فرشتون کی صفین گرد براق مہرور مشعلین نور کی ہاتھون مین تھین روشن یکسر
پہونچے جب قرب فلک اوج بیالے کے قمر یہ صدا دینے لگا گنبد چرخ اخضر

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

چرخ ہفتم پہ جو پہونچے وہ شہ کون و مکان بہر تسلیم فرشتے ہوئے سب جمع وہان

ذاتِ اقدس یہ عیاں ہوگئے اسرار نہاں حاملانِ فلک العرش کو تہا ورد زباں

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

سدرہ تک ساتھ لئے نور خدا جبرئیل پھر یہ نازل ہوا فرمانِ خداوند جلیل
ہوگا اب اور ملک اونکی سواری کا کفیل اتنے مین آگئے پڑھتے ہوئے یہ جبرئیل

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

جب مکمل ہوا پرواز سے شہپرون کا اور اس راہ مین کچھ دخل ملایک نہ رہا
اوس گھڑی حکم خداوند سے رفرف پہونچا اور رفرف وہ اسی شعر کو پڑھتا آیا

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

سطے کئے آپ نے جس وقت ہزاروں ہی حجاب نظر آنے لگا تب گلشنِ وحدت شاداب
بنگئے پردۂ قانونِ مسرت سے حجاب یہ صدا دیتے تھے ہر دم صفتِ تارِ رباب

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

در بحر تقارب مثمن مضاعف الارکان بمقبوض اثلم — فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن —

ب حق سے جو ہوئی سرورِ عالم ناز — درِ رحمت ہوئی اوسوقت ہر اک سمت سے باز
مکان کو بھی ہوا مقدمِ محبوب پہ ناز — قابِ قوسین سے پہنچی تھی آئی آواز

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
علین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

دیکھے اس شان سے جب تخت نیاز — یعنی وہ فخرِ رسل سید مکی مدنی
رجب طالب و مطلوب کی خلوت ٹھہری — پردۂ غیب سے اوسوقت صدا آنی لگی

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
علین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

مدحتِ حضرت کا رقم ہو نہیں سکتا نہار — خامہ کا لنگ ہے اس راہ میں پائے رفتار
آتا ہے مناسب یہی ہم کو آخر — شعر خواجہ کا پڑھا کیجئے اب لیل و نہار

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
علین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

خمسہ بر غزل ملا جامی علیہ الرحمۃ

م کر بگذری بہ بیترب سلام من تو بگو شید — رسان حضور گل رسالت بگو زِ حال حقیقت ما
زغم تو نہ تاب درتن نہ سکون در دینِ آید صالا — آه هر شیٔ فالی دیار لقیت فیها جمال کملا

که میرساند از آن نواحی نوید وصلت بجانب ما

کسی ز راهِ دیارِ الفت نگاهم اصلا به ره نهاده | کسی بتوفیقِ بختِ یاور به روی روشن نظر گشاده
کسی حضورِ جنابِ اقدس مدام با صد دل ایستاده | بوادیِ غم منم فتاده زمامِ فکرت ز دست داده

نه بختِ یاور نه عقلِ رهبر نه تن توانا نه دل شکیبا

نشانِ اسلام حبیب ایل و لائی حضرت بقلب مومن | خوش اند آن مومنان که باشند در مدینه مدام ساکن
چه سان بنالم که آتشِ هجر ملتهب شد مرا بباطن | ز سیرِ عشقِ تو بود ساکن بیانِ باب شوق لیکن

ز بی زبانی تمام حالی چنانکه دانی شد آشکارا

بعشقِ روی تو هر صبح روحم اسیرِ آفت بهمالی | چه چاره سازم کجا روم من که تن ز طاقت بشد خالی
دلم ز رنج و ملال پر شد حواس همه و تن اختلالی | بکت عیونی علی اشتیاقی فساء حالی

که داد آخر طبیبِ وصلت مریض خود را کند مداوا

ز انفعالِ قدت بماند سروِ شمشاد پای در گل | ز اقتباسِ ضیاءِ روی تو مهر و مه را فروغ حاصل
قمر چو دیده کمالِ حسنت شده ز شرمش بچرخ مایل | زهی جمالِ تو قبلهٔ جان حریمِ کوی تو کعبهٔ دل

فان تشا ما الیک تبه و اتینا الیک سعیا

چه سان بسازم بطالعِ خود که کرده اعدا دو رنهالی | سر رسانید در مدینه برای تقدیم جبهه سائی
نثار آن شاه [illegible] | [illegible] بگفتی فلان کجائی چه بود ساعت درین جدائی

مرضت شوقا ومت هجرا فکیف اشکوا الیک شکوی

شہانہ مانیکہ این گدا را کہ ہست بارِ گناہ بر سر ۔۔۔ بسیار گاری بخت یاور شود جوارت اگر میسر

برنگِ نقشِ قدم نہ خیزم ز آستانِ تو تا بہ محشر ۔۔۔ اگر بکوبم برانی از در وگر بہ تیغم بیفگنی سر

قسم بہ جانت کہ بر ندارم سر ارادت ز خاکِ آن پا

بہ بزمِ مولود آمدہ بین گروہ قدسی نشستہ ہر سو ۔۔۔ بنامِ پاکِ جنابِ اقدس سرود خوانند کشتی و زانو

بکن تو اسرار التجائی کہ اے رعایت نصیبِ ہر تو ۔۔۔ ز اسانت کمینہ جامی جمال ما ذن مدیدہ زان تو

بکنجِ عزلت نشستہ محزون بکوئے محنت گرفتہ ماوا

مخمس بر غزل حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

ہوں کیوں نہ شیدا لئے بنی دیکھیں جو شانِ دلبری ۔۔۔ شمس و قمر حور و ملک انسان اور جن و پری

وہ کون ہے کونین میں ہو جسکو زعم ہمسری ۔۔۔ اے چہرۂ زیبائی تو رشکِ بتانِ آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیبا تری

جب دم گئے معراج میں وہ نیر پیغمبری ۔۔۔ وہ آفتابِ اصطفا و ماہ برج سروری

بولیں یہہ حوریں دیکھ کر ہر سمت وہ جلوہ گری ۔۔۔ تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری

و ز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

پیشِ حبیبِ کبریا کوئی حسین اب آئے تو ۔۔۔ اوس بزمگاہِ حسن میں اکدم زلیخا جائے تو

در بحر رجز مثمن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اور مدحِ یوسف میں وہاں لب پر سخن کیا ہے تو ‖ عالم ہمہ لیلائے تو خلقِ جہاں شیدائی تو

این نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ کافری

مشرق سے تا مغرب پھرا چھانا زمانہ یک قلم ‖ گشتہ ہے عرب کی سیر کی گاہے گیا سوئے عجم

لیکن نہ پایا آپ سا اک مہ جبین حق کی قسم ‖ آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

پیدا ہوئے نورِ خدا جس وقت سطحِ خاک پر ‖ پایا [illegible] خاک نے پایا شرف افلاک پر

بولے ملک پڑھ کر درود اوس شہِ لولاک پر ‖ ہرگز [illegible] زردیست خوب تر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

تصویرِ قدرت کا کھینچے نقشہ نہیں مجھکو یقین ‖ تو [illegible] ہنگام پیدا انسان کو ہی قدرت [illegible]

تیرے تو اس عوائی یکتائی کے کچھ معنی نہیں ‖ صورتگرِ نقاشِ چین رو صورتِ یارم ببین

یا صورتِ کش ایچنین یا ترک کن صورتگری

نورِ رخِ پرنور کی ایکبار دیکھیں اگر جھلک ‖ ہوں منفعل شمس و قمر و نیرات بالائے فلک

وہ حسن و خوبی دیکھکر حیران ہیں حور و ملک ‖ [illegible] بند و فلک کس را ندادہ این نمک

حوری ندانم یا ملک یا [illegible]

جس دم شبِ معراج میں تو سینن تک پہنچے نبی ‖ [illegible] مطلوب میں جب دو ہی رسم دوئی

ب گوشۂ وحدت سے یہ ہر دم صدا آنے لگی | من تن شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
ناکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری
اے سید شمس الضحیٰ اے سرور بدر الدجیٰ | ہم عاجز [illegible]
ابرار بھی مدت سے ہے اس آستان پر جبہ سا | خسرو [illegible]
باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

مسدس بر اشعار مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

منا ہے زیارت میں ہے ہر دم | یہ دل [illegible] دو عالم
جدائی کی مصیبت کیا کہیں ہم | کہ ہے [illegible] دم
ز مہجوری بر آمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

تمہارے ہجر میں اے میرے سرور | تڑپتا ہوں برنگ برق [illegible]
قرار آتا نہیں اس دل کو دم بھر | ترحم کی [illegible] مجھ پر
نہ آخر رحمۃ اللعالمینی
ز محرومان چرا غافل نشینی

کہیں ہم کس سے حال زار اپنا | تڑپتا ہے دل بیمار اپنا

جاگا طالع بیدار اپنا — دکھا دو جلوۂ دیدار اپنا

برون آور سر از برد یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

تمہارے عشق میں اے سرور دین — نہایت رات دن رہتا ہوں غمگین
نظر آتی نہیں اب شکل تسکین — یہی ہے عرض مشتاقان مسکین

ادیم طائفی نعلین پاکن
شراک از رشتۂ جانہائے ماکن

نظر فرمایئے مہر کرم کی — نہیں ہے تاب اب رنج والم کی
تمنا ہے یہ مشتاقوں کے دم کی — خوشی کے دن سے بدلے رات غم کی

شب اندوہ ما را روز گردان
ز رویت روز ما فیروز گردان

بہت مدت سے ہوں بیتاب سرور — دکھا دو جلوۂ روئے منور
قرار آتا نہیں اب مجھکو دم بھر — بس اب تو خواب سے بیدار ہوکر

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ
بسر بربند کافوری عمامہ

نہین ہے صدمۂ ہجران کی طاقت — سحر سے شام ہوتا ہے [illegible]
تمہارے در پہ اے نور رسالت — کھڑی ہے بھیڑ مشتاقِ زیارت

ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ
بہ فرقِ خاک رہ بوسان قدم نہ

جدائی مین ہے میرا حال ابتر — نگاہِ لطف اب ہو جائے مجھپر
پلا دو جامِ دیدار اب تو بھر کر — زبانِ خشک نکلی ہے لبون پر

تو ابرِ رحمتی آن بہ کہ گاہے
کنی بر حال لب خشکان نگاہے

بھروسا ہے کرم فرمائیون کا — سلام اب لیجیے مجبوریون کا
پریشان حال ہے شیدائیون کا — علاج اب کیجیے سودائیون کا

فرود آویز از سر گیسوان را
فگن سایہ بپا سروروان را

اوٹھائے صدمۂ فرقت نہ کیا کیا — کیا نالون نے میرے حشر برپا
ہے مجھکو روز و شب اے میرے مولا — تمہین سے دستگیری کی تمنا

بدہ دستے ز پا افتادگان را — بکن دلدارئ دلدادگان را

لبون پر رات دن ہے آہ وزاری
ہے دن کو رنج شب کو بیقراری
یہہ ہے جن و بشر کو انتظاری
کہ کب نکلیگی روضہ سے سواری

جہانے دین کردہ فرش راہ اند
چو فرش اقبال پابوس تو خواہند

غم ہجران سے دل ہے پارہ پارہ
بہت دن سے نہے پستی مین تارہ
کرم کا اب تو ہو جائے اشارہ
سراپا ہیچ ہے یہہ ہیچ کارہ

اگر نبود چو لطفت دستیاری
ز دست ما نیاید ہیچ کارے

جب اے ابرار ہوگا حشر برپا
لرزتا ہوگا ہر ادنی و اعلی
گنہگارون کی یہہ ہوگی تمنا
کہ کب آئینگے یارب شاہ والا

بمیدان شفاعت امتی گوئے
چو چوگان سر فگندہ آوری وئے

مسدس بحضور مولانا جامی علیہ الرحمۃ

السلام اے [illegible]
السلام اے قدسیانت پیش پست
السلام اے خلق را فریاد رس
السلام اے شرع تو بیمار پرس

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے معدن جود و سخا
السلام اے مصدر صبر و رضا

السلام اے مخزنِ حلم و حیا
السلام اے مظہر نور خدا

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسولؐ اللہ فریادم برس

السلام شمعِ بزمِ مرسلان
السلام اے مرہمِ دلخستگان

السلام اے رونقِ کون و مکان
السلام مونس غمدیدگان

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے گوہر بحرِ ہدا
السلام اے سیدِ خیر الورا

السلام اے کاشفِ سرِّ خدا
السلام اے فخرِ ختم الانبیا

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے مالکِ باغِ جنان
السلام اے باعثِ امن و امان

السلام اے قبلۂ ہر دو جہان　　السلام اے کعبۂ ہر انس و جان

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے مہر تابانِ یقین　　السلام اے دستگیرِ یومِ دین
السلام اے نیّرِ دینِ مبین　　السلام اے حامیِ دنیا و دین

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے تاجِ فرقِ مرسلین　　السلام اے سرورِ اقلیمِ دین
السلام اے قاسمِ ما و معین　　السلام اے رحمۃ للعالمین

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے شافعِ روزِ جزا　　السلام اے عالمِ علمِ ہدیٰ
السلام اے آفتابِ ہل اتیٰ　　السلام اے بدرِ روحِ والضحیٰ

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے مقتدائے انبیا | السلام اے پیشوائے اصفیا
سلام اے مہر برج اصطفا | السلام اے درِ دُرج ارتضا

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے نورِ مہر اعتلا | السلام اے گوہر بحر وفا
سلام اے رازدار کبریا | السلام اے پرتو جل و عُلا

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے کارساز بیکسان | السلام اے دستگیر عاجزان
سلام اے رہنمائے گمرہان | السلام اے سرور کون و مکان

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے افتخار کائنات | السلام اے عز و جاہِ ممکنات
سلام اے رحمت حق پاک ذات | السلام اے سرور والاصفات

کن عطا بر حال من بیکس زبس | یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے سید عالی نسب
السلام اے سرور والا حسب
السلام اے ماہِ تابانِ عرب
السلام اے مخبر صادق لقب

کن عطا بر حال بیکس زیں سبب
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے گوہر بحرِ کرم
السلام اے دُرِ دریائے حشم
السلام اے سرورِ گردوں خیم
السلام اے بادشاہ محترم

کن عطا بر حال من بیکس نسب
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے دستگیر مومنین
السلام اے رونق بستانِ دین
السلام اے مقتدائے اولین
السلام اے قبلۂ اہل یقین

کن عطا بر حال من بیکس نسب
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے نور بدرِ عزوشان
السلام اے تکیہ گاہ بیکسان
السلام اے پیشوائے مرسلان
السلام اے سر باغ کن مکان

کن عطا بر حال من بیکس نسب

یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے اخترِ اوج جلال
السلام اے نورِ ذات ذوالجلال

السلام اے مہ جبین یوسف جمال
السلام اے خسروِ شیرین مقال

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے داورِ عالیمقام
السلام اے شافعِ یوم القیام

السلام اے سید خیر الانام
تو پذیرا کن ز ابرار این سلام

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریاد م برس

چند غزلیات در نعت سرورِ کائنات فارسی

نعت اقدس تا نوشتن گشت عین کام من
بر نگین نیرِ اعظم رقم شد نام من

تا کشاده چشم من بر چشم صیاد جهان
آشیان بستہ بشاخ آهوان آرام من

از تقاطر ہائے فیض نعت احمدی
خرم و شاداب گشتہ گلشن اسلام من

ہمسر جبرئیل گشتم من ز نعت مصطفیٰ
شد گمان اوج سدرہ بر علوی بام من

در جهان نعت حبیب گفتم با صدق دل
آمدین روز جزا یارب بده انعام من

بے لقاے سرور کونین و فخر انبیا
یک زمان کی شادمان باشد دل ناکام من

القدر باشد فروغ من ز وصف روئے تو
ماه تابان جهان گردد چراغ شام من

حبذا تاثیر نعت پادشاه مرسلان
از هما بردند بازی طائران دام من

نعت بهترزین علاج تشنگی مداح را
شربت دیدار باشد دائما در جام من

المدد شاها که بیمار تو تنگ آمد ز جان
اے نسیم صبح در طیبه رسان پیغام من

از خدا **ابرار** دارم این دعا شام و سحر
در گروه نعت گویان ثبت گردد نام من

ترا از نور یزدان آفریدند
ز نورت جوهر جان آفریدند

نفهمد تا کسی اسرار غیبی
دهن از رمز پنهان آفریدند

هر آن ذره که افتاده بپایت
از آن خورشید تابان آفریدند

ز گیسویت دمیده سنبل تر
ز رویت باغ دلستان آفریدند

ز رنگ و بوئے آن رخسار گلگون
بهار باغ رضوان آفریدند

چو کردی آه و زاری در عبادت
از آنها ابر و باران آفریدند

چه شد تاج ندامت زیب فرقت
دلم را ذوق عصیان آفریدند

لب جان بخش تو چون جلوه انگیخت ‌‌ ازان لعل بدخشان آفریدند
ز ذاتت شد ظهور شاهد غیب ‌‌ ز عکست حسن خوبان آفریدند
نه آن لعل لبت در خط سبز است ‌‌ بظلمت آب حیوان آفریدند

چو آن آرام جان پیدا شد ابرا
برای درد درمان آفریدند

آن زبانی کو که من وصف شه بطحا کنم ‌‌ آن بیانی کو که تعریف رخ زیبا کنم
چون هجوم رنج و غم آید کنم وصفت رقم ‌‌ من ز لفت تو مداوای دل شیدا کنم
روی رشک مهر و ماست گر نه بینم در شهود ‌‌ از فغان و آه و زاری محشری برپا کنم
در خیال گلشن رویت اگر ناله کشم ‌‌ گوشه گلزار را من دامن صحرا کنم
گر روم سوی عدم من از کمین گاه وجود ‌‌ روز و شب از صدق دل رو در رود انجا کنم
گر خیال نرگست اید دم تحریر نعت ‌‌ حسرت الوده دو چشم خویش را لولا کنم
آنزمان دانم که گشتم در زمانه کامیاب ‌‌ گر ز ملک عشق گنج وصل تو پیمان کنم
گر روم در گلشن طیبه ز خارستان هند ‌‌ پیش آن گل نغمه همچون بلبل شیدا کنم
خامه میگوید که میبالم ز فیض نعت پاک ‌‌ می سزد اکنون اگر من دعوی طوبی کنم
در ره اوصاف بی پایان تو افتد بسر ‌‌ گر سمند خامه را من بادیه پیما کنم

میکنم امروز وصف شافع روز جزا
پس چرا ابرار من اندیشه فردا کنم

شیرین ز ورد نام محمد دهن کنیم
روشن ز شمع نعت رواق سخن کنیم

بر خط سبز لوح زمرد تصدق است
قربان خال نافهٔ مشک ختن کنیم

سوئی عدم رویم پی جستن کلام
در عالم وجود چه وصف دهن کنیم

روشن کنیم شمع صفاتت بهر مقام
از ذکر شاه رونق هر انجمن کنیم

تا دامن رسول در آید بدست ما
تدبیر چه کنیم و الهی چه فن کنیم

حرفی ز دفتری نه بود و هم قرین ختم
وصف کمال ذات تو گر صد قرن کنیم

گر سیر کنیم صورتت آید اگر بخواب
آندم نثار پاے تو در عدن کنیم

تا بهر آنکه وضع بسلام تو نو شود
ما مشق خم چو قامت چرخ کهن کنیم

ابرار ما ز نعت نگاری چو قاصرایم
مهری ز نیم برلب و ضبط سخن کنیم

سرو بهشت پست شد از قامت رعنائی تو
شد گل فردوس روکش از رخ زیبائی تو

چون صبا در کوچه و بازارها گردیده ام
در سر شوریده ام پیچید تا سودائی تو

ذره ذره فیضیاب از چهرهٔ پرنور شد
مهر و مه گردید روشن از رخ زیبائی تو

چون رخِ زیبا شده شانِ نزولِ والضحیٰ سورهٔ والّیل گشته زلفِ عنبرسائے تو
کے ندانم آستان را کعبهٔ مقصودِ دل قبلهٔ حاجاتِ من شد درگهِ والائے تو
حاجتِ عیسیٰ نباشد کشتگانِ عشق را روح تازه میدمد یک خندهٔ جان‌افزائے تو
ما نمی‌دانیم تو داری چه شانِ دلبری خود خدائے پاک گشته عاشقِ شیدائے تو
بر جمالِ جان‌فزایت یک جهان مجنون شود خط کشد بر نامِ لیلیٰ عاشقِ رسوائے تو

کی نگردد دیدهٔ ابرار روشن چون قمر
توتیا شد یا رسول الله خاکِ پائے تو

اے تو مشتِ خاک را رشکِ تجلی کردهٔ خود تماشائی تو گشتی خود تماشا کردهٔ
طائرِ سدره نثارِ خاکِ پائے تو شده جائے خود تا بر سرِ عرشِ معلیٰ کردهٔ
بر درِ دولت گدایان جان نثاری میکنند عشوه خود را تو اے سلطان چه ایما کردهٔ
از لبِ معجزنمائے خویش اے ختمِ رسل قم باذن الله تعلیمِ مسیحا کردهٔ
یوسفِ کنعان اگر بیند چو موسیٰ غش کند من ندانم از کجا این حسن پیدا کردهٔ
رفته تا قابِ قوسین از زمین مثلِ نظر این چه رازِ مختفی را تو هویدا کردهٔ
بر فلک از پرتوِ رخسارِ جان‌افزائے تو چشمِ مه را در شبِ معراج بینا کردهٔ
چون نگردد هر دو عالم شیفته بر روئے تو خود خدا را بر جمالِ خویش شیدا کردهٔ

می نگارد نعت ابرار حزین با صد ادب
از صریر خویش اے خامہ چہ غوغا کردۂ

در جهان تنویر بخشد ماهِ تابانِ شما | ذرّه یابد فیض از مهرِ درخشانِ شما
پشت خود را خم کند از بهر سجده آفتاب | روز و شب شمس و قمر باشند دربانِ شما
گلشنِ فردوس بر رضوان شود زندانِ تنگ | در دماغش چون رسد بوی گلستانِ شما
لعلِ نوشین از نبات مصر باج خواسته | کی فروغ حسن یوسف شد بدورانِ شما
کمتر از یک ذرّه گردد مهر در پیش جمال | مه بود داغی ز رشکِ روی رخشانِ شما
ساقی تسنیم و کوثر قاسم دار السلام | خود خدا خواند این خطاب پاک در شانِ شما
در تپش آید بروز بیم و امید آفتاب | عاصیان را باد بر سر ظلِ دامانِ شما
ذرّه خاکِ در والا است خورشید فلک | برتر از عرش برین گردید ایوانِ شما

التجا ابرار دارد اے شہ جود و کرم
تا زبان جنبش کند باشد ثنا خوان شما

در تعشق نتوان بلبلِ نالان بودن | خار در دل نہ پئے هر گلِ خندان بودن
سخن آنست که نامش بزبانم باشد | مثل مرغان چمن چیست سخندان بودن
صفتِ مصحف روئے تو چرا ننویسم | در ازل بود مرا کاتبِ قرآن بودن

بود درلوحۂ تقدیر منِ دیوانہ ۔۔۔ قید بے سلسلۂ زلف پریشان بودن

شوق نعت نبوی شد چو مرا ای ابرار
بود مداح شہنشاہِ رسولان بودن

غزل فارسی در منقبت

حامل اسرار مصطفیٰ کوکب قطبیش روشن تراز شبیل سہا مصداق انا مدینۃ العلم وعلیٌ بابہا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

وسعت عرش برین دامنِ اعجاز علیؑ است ۔۔۔ لامکان جلوہ گہِ توسنِ اعجاز علیؑ است
عقل کل و چمنِ قدس کہ دارد گلگشت ۔۔۔ بلبلِ نغمہ کنِ گلشنِ اعجاز علیؑ است
وجہہ تابندگیِ شمس و قمر روشن شد ۔۔۔ در چراغانِ فلک روغنِ اعجاز علیؑ است
گلبنِ باغِ لعمرک کہ زبس شادابست ۔۔۔ رنگ و بو یافتہ گلشنِ اعجاز علیؑ است
لیلۃ القدر کہ باشد بلیالی ممتاز ۔۔۔ لمعۂ از قمرِ روشنِ اعجاز علیؑ است
حندِ کون و مکان ہم اسد اللہ گفت ۔۔۔ لا فتیٰ بیرِ تو از جوشنِ اعجاز علیؑ است

چون بگوید ارنی صورت موسیٰ ابرار
جلوۂ طور چو پیراہنِ اعجاز علیؑ است

غزل اردو در منقبت

کیون نہو بالا فلک سے آستانِ بوتراب
عرش اعظم سے معظم تر ہے شانِ بوتراب

کیون نہو بامِ تجلی آستانِ بوتراب
مطلع انوارِ یزدان ہے مکانِ بوتراب

ہے کلیدِ مخزنِ غیبی زبانِ بوتراب
مُہر ہے گنجینۂ حق کی دہانِ بوتراب

عین ایمان ہے سمجھنا آپکو شیرِ خدا
با الیقین ہے ملیتۂ قدرت مکانِ بوتراب

ماہِ تابان ہے چراغ افروزِ شامِ بارگاہ
اور خورشیدِ سحر ہے پاسبانِ بوتراب

گلشنِ خلدِ برین ہے جائے گلگشتِ جناب
خازنِ جنت کو جانا باغبانِ بوتراب

جن و انسان ہو سکیں کیا آپکے رتبہ شناس
کون جز نورِ خدا ہے قدردانِ بوتراب

زورِ بازوئے خدا ہے قوتِ دستِ جناب
ہے زبانِ کبریا گویا زبانِ بوتراب

دل تو کیا جرأت شکستہ ہو گئی کفار کی
جب پکاری فتح وہ آیا نشانِ بوتراب

آپ کا اک نکتہ ہے صد بحرِ معنی در بغل
قاف قلزم کا بنا کافِ بیانِ بوتراب

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
اک اسی گلزار کی بلبل ہے شانِ بوتراب

پنجۂ ضیغم سے سلمان کو چھڑایا دشت مین
امن مین ہے ہر خطر سے خادمانِ بوتراب

ہو گئے آخر کو سب ایک ایک پیوندِ زمین
خاک مین جسنے ملایا خاندانِ بوتراب

کیا کوئی سمجھین بھلا اسرار ذاتِ پاک کی
ہے تو کچھ روح القدس ہے رازدانِ بوتراب

حشر کو ابرار بھی ہوں ساتھ اے ربِ کریم
خاکدان سے جب روان ہو کاروانِ بوتراب

مناجات فارسی

بیکسم من بیکسم من بیکسم — اے خدائے ذوالکرم من بیکسم
رحم کن بر حالِ زارم بیکسم — رحم کن بس دلفگارم بیکسم
بیکسم اے داورِ من بیکسم — بیکسم اے یاورِ من بیکسم
بیکسم بر بیکسیم رحم کن — بے بسم بر بے بسیم رحم کن
بیکسم اے خالقِ من بیکسم — بیکسم اے رازقِ من بیکسم
بیکسم من دستگیرے جز تو نیست — بیکسم من ہم نصیرے جز تو نیست
بیکسم اے شاہ شاہان بیکسم — بیکسم اے جانِ جانان بیکسم
بیکسم اے مہربانم بیکسم — اے توانا ناتوانم بیکسم
بیکسم من پُرگناہم بیکسم — بیکسم من روسیاہم بیکسم
بیکسم اے رہنمایم بیکسم — بیکسم اے غمزدایم بیکسم
بیکسم اے کارسازم بیکسم — بنگرا اے بندہ نوازم بیکسم
بر من آمد چیست رختِ بے کسی — فضل کن بر من بوقتِ بیکسی
بیکسم اے کردگارِ ذوالمنن — درگذر ہر آنچہ مے آمد ز من
بیکسم اے والیِ ہر دو سرا — بیکسم بانیِ ارض و سما

بیکسم اے خالقِ پروردگار آمدم من بر درت امیدوار
بیکسم من اے کریم باعطا اہدنا ربّی سبیلی اہدنا
بیکسی من سزاے رحمت است بیکسم من التجاے رحمت است
بیکسم من اے شہ جل و علا رحم کن بہرِ محمدؐ مصطفےٰ
بیکسم مہجور و محزون و ملول اے قبولم کن تو از بہرِ رسول
ان بکن بر من کہ می شاید ترا ان مکن بر من کہ می باشد مرا

خستۂ ابرار را توشاد کن
سینۂ ویران او آباد کن

مناجات اردو

یاالٰہی مصطفےٰ نورِ خدا کا ساتھ ہو روزِ محشر کو حبیبِ کبریا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب چلین شاہ و گدا سرکار مین بینوایان درِ خیر الوریٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب گذر اپنا ہو بالاے صراط صاحبِ تاج و براقِ برق زا کا ساتھ ہو
یاالٰہی نفسی نفسی انبیا جس دم کہین اوس شفیعِ حشر ختم الانبیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جس گھڑی پرسش ہو صدق و کذب کے سرورِ صدیقؓ با صدق و صفا کا ساتھ ہو
یاالٰہی عدل کی کرسی پہ جب تو ہو جلیس حضرتِ فاروقِ دین کی مقتدا کا ساتھ ہو

یاالٰہی پیش ہو جبدم حسابِ حشر ونشر ۔ جامعِ قران حلیم وباحیا کا ساتھہ ہو
یاالٰہی تشنگی کی جب مصیبت مین پڑون ۔ ساقیِ کوثر مرے مشکل کشا کا ساتھہ ہو
یاالٰہی جب طلب اہل دغا وشر کے ہو ۔ اوس امامِ کشتۂ زہرِ جفا کا ساتھہ ہو
یاالٰہی ظالمون کی فرد گذرے جبگہڑی ۔ شاہِ مظلومان شہید کربلا کا ساتھہ ہو
یاالٰہی نیک وبد ہون جب طلب دربار مین ۔ اہلبیتِ سرورِ ہر دو سرا کا ساتھہ ہو
یاالٰہی جس گہڑی نیکی بدی کا وزن ہو ۔ غوث ثقلین امامِ رہنما کا ساتھہ ہو
یاالٰہی جب چلین آلودگان معصیت ۔ اولیا واصفیا [illegible] کا ساتھہ ہو

یاالٰہی خستۂ ابرار کو جب لیچلین
مدح گویان جناب مصطفےٰ کا ساتھہ ہو

[illegible]

قطعہ تاریخ از نتایج طبع شیرازہ بند مجموعہ سخن نخلبند مضامین نو وکہن معنی نگار سحر کار نکتہ پرور جناب مولوی عزیز الدین احمد متخلص بہ افسر الہ آبادی

خدا شاہد ہے احمد شاہد ابرار عالم ہے ۔ دل حضرت اسی سے مظہر اسرار عالم ہے

اونہیں نعت نبی کی فکر سے خالی نہیں دیکھا | غزل میں بہی خیال باعث اظہار عالم ہے

صفت میں مقطع نور رسالت کے جو لکہا ہے | جسے دیکہو وہ مطلع مطلع انوار عالم ہے

وہ آب و تاب پائی گوہر منظوم نے انکے | کہ جن پر جان سے صدقے دُر شہوار عالم ہے

بیاضِ خط بیاضِ دیدہ ہے حوران جنت کی | سیاہی سرمۂ چشم اولی الابصار عالم ہے

دوائر دایرے خط کے تو نقطے اسکے مرکز ہیں | نقوش خلق نقش اسکے قلم پرکار عالم ہے

نثار اس نثر و نظم کلک گوہر سلک کے جب سے | نچہاور نظم و نثر ناظم نثار عالم ہے

مصنف کچھ فصاحت ہے بلاغت میں نہیں یکتا | عروض و قافیہ دانی میں بہی سردار عالم ہے

طریقت معرفت علم شریعت میں حقیقت میں | امام اتقیا ہے قدوۂ احرار عالم ہے

کہے صل علیٰ جو دیکہے وہ دیوان لکہا ہے | سراپا جس میں وصف مالک و مختار عالم ہے

اگر سنہ اسکے چہپنے کا تمہیں مطلوب ہے افسر
کہو۔ مجموعۂ نعت سید ابرار عالم ہے

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع سر دفتر سخنوران زمان و سرخیل شاعران فصیح زبان شیر بیشۂ سخنوری نہنگ بحر نکتہ پروری مجمع فیوض سرمدی جناب مولوی محمد حاجی فرخ آبادی متخلص بہ صبر استاد مصنف ادام اللہ ظلالہ

باالیقین ابرار کا دیوان نعت ۔۔۔ جو پڑھے دل سے وہ ہو روشن ضمیر
اے مسیر اوسکی یہی تاریخ ہے ۔۔۔ کیا یہہ دیوان اب چھپا ہے بے نظیر
سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از فکر جناب مولوی محمد صاحب محمدی افضلی الہ آبادی ساکن دائرہ حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ

افضلی چون فکر سال طبع نظم نعت کرد ۔۔۔ دُر فروشی بسکہ بہ سنجید از ہیچ صرف
تا پئے دیوان ابرار این چہ تاریخ دعا ۔۔۔ از دلِ دین شد قبول افتد زہے عز و شرف
سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از جناب سید محمد فاخر عرف شاہ محمد راشد صاحب المتخلص بیخود ساکن دائرہ قطب اکمل حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ

کرد تحریر نعتِ سرور دین ۔۔۔ شاہ ابرار اکرم الامثال
سال طبعش شنیدم اے بیخود ۔۔۔ مدح پیغمبری ز روئے بلال
سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مظہر کمالات فصاحت مطلع انوار بلاغت جناب شاہ امین الدین صاحب متخلص بہ قیصر یحیائی افضلی الہ آبادی

گناہ ہو گئے مرض پڑھنے سے اسکے دور ہوتے ہین ۔۔۔ مسیحا نسخہ نعتِ شہ ابرار عالم ہے
تڑپنا پھر کہاں کا چین آجاتا ہے اکدم مین ۔۔۔ شفیع المذنبین کا ذکر زخمِ دل کا مرہم ہے
ہوئی جب فکر سن کی تو سرِ آرام سے قیصر ۔۔۔ یکایک درِ عصیان نے کہا اکسیر اعظم ہے
سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی سید عنایت حسین صاحب ملقب بہ مقبول شاہ چشتی صابری قادری منوری لکھنوی ہیڈ کلرک دفتر انسپکٹر جنرل پولیس ممالک مغربی و شمالی و اودہ مقام الہ آباد

چھپا جو دیوان نعت احمد مرض ہجر انکو چین آیا	کہا مسیحا نے لو مبارک علاج اچھا درد دل کا
سنا عنایت جو ایسا مژدہ کہا یہہ مصرع درود پڑھکر	بیان محبوب سے ہمنے پایا عجب نسخہ ہے درد دل کا

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع زاد جناب سید باسط علی صاحب ثابت الہ آبادی

ادیب و لبیب و طبیب و حکیم	فضیلت مآب و مشیخت پناہ
جو ابرار عالم ہے اسم شریف	تو ابرار عالم ہیں بے اشتباہ
اونہوں نے ادب اور تعظیم سے	لکھی ہے یہہ نعت رسول الہ
ہراک مصرعہ اسکا دلیل نجات	ہراک بیت ہے بیت جنت کی راہ
سن طبع ثابت یہہ فرمائیے	چھپا تحفۂ معرفت واہ واہ

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب شیخ انور علی انصاری متخلص بہ انور الہ آبادی

در صنعت زبر و بینات

شفیق و مشفق و ابرار عالم	لئیق و باکمال و اہل جوہر

کلام صاف ہے پر نور ایسا — کہ خود آئینہ ہے حیران و ششدر
عروس نظم نے پائی ہے زینت — نہ کیون دیوان مرصع ہو سراسر
کرین تعویذ جان اہل بصیرت — بیاض چشم دل پر اسکو لکھکر
قبالہ ہے یہی خلد برین کا — یہی دیکھو شفاعت کا ہے دفتر
بہار آئی ہے گلزار سخن مین — بسی ہے چار سو بوئے گل تر
نسیم فکر بھی اترا رہی ہے — سراسر جامۂ تن ہے معطر
نظر آئے جو یہ سامان رنگین — کہا دل نے سر بد بین اوڑا کر
لکھو تاریخ ز بر و بینہ مین — کہو گلدستۂ جنت ہے انور
سنہ ۱۳۰۸ فصلی

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع جناب منصف سید ذاکر حسین صاحب ذاکر الہ آبادی تلمیذ زیب منبر رونق مجلس جناب میر مونس لکھنوی

لکھا ابرار نے دیوان یہہ کیا ہے — کہ نور سی شاعرونکے بس قلم ہین
ثنا تحریر ہے اسمین یہہ اونکی — جو سلطان عرب شاہ عجم ہین
وہ محبوب خدا ہین بے شک و ریب — رسولونمین وہ سب سے محترم ہین
وہی تو رحمۃ للعالمین ہین — وہی تو صاحب لطف اتم ہین
وہی ہین رونق اعجاز موسیٰ — اونہین سے مرتبے عیسیٰ کے کم ہین

وہ ہین طغرا کشِ دیوانِ قدرت ۔۔۔ وہی بس مالکِ لوح و قلم ہین

وہی ہین آبروے لعل و گوہر ۔۔۔ وہی کانِ عطا بحرِ کرم ہین

وہی ہین واردِ طٰہٰ و یٰسین ۔۔۔ محمدؐ بھی وہی حق کے قسم ہین

وہی شبیرؑ و شبرؑ کے ہین نانا ۔۔۔ علی کی بہی وہی بس ابنِ عم ہین

وہی ہین باعثِ ایجادِ عالم ۔۔۔ وہی سلطانِ دین شاہِ امم ہین

شبِ معراج وہ عرشِ برین پر ۔۔۔ گئے دم بھر مین خالق کے قسم ہین

زیادہ سے زیادہ وصف اونکے ۔۔۔ اگر لکھا کرون مین کم سے کم ہین

غرض مدحِ نبیؐ ذاکر کرے کیا ۔۔۔ یہین تو رک گئی سب کی قلم ہین

مگر لکھدے جو اس دیوان کی تاریخ ۔۔۔ تو رتبے کیا ترے خاطر سے کم ہین

ٹھنی دلمین جو یہہ لکھا یہہ فوراً ۔۔۔ کہ لفظ و معنے زیبا بہم ہین

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاہ محمد یوسف صاحب متخلص بہ جلیل حلیلی صابری چشتی الہ آبادی۔ خلف الصدق جناب شاہ محمد عطا صاحب مرحوم مکین چک فی سجادہ نشین دائرہ حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب مرحوم و مغفور

عجب محبوب ہے دیوانِ ابرار ۔۔۔ کرے تعریف کیا منہ ہے دہن کا

رقم ہے صفحۂ رنگین پہ جو سطر ۔۔۔ وہ اک جادہ ہے جنت کے چمن کا

زمین اسکی وہ عالی منزلت ہے	کہ پایہ پست ہے چرخ کہن کا
جلیل صابری مجھکو یکایک	تصور جب ہوا ہجری کے سن کا
سر مدبین قلم کرکے خرد نے	کہا وہ گل ہے بستان سخن کا
	سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعۂ تاریخ دیگر از نتائج طبع فردوسی زمان خاقانی اوان نقاد مضامین نو و کہن روح معنی جان سخن مؤسس اساس سخنوری مرصص بنیان نکتہ پروری جناب مولانا محمد حاجی صاحب فرخ آبادی متخلص بہ میسر اُستاد مصنف دیوان

مطلع الشمس یہہ دیوان ہے میسر	جس مین مرقوم ہین اوصاف نبی
کیا بتا جاتے تھے جبریل ابرار	یہہ جو نعت سرا ابرار لکھی
	سنہ ۱۳۱۸ ہجری

گنجینہ اسرار

این فقیر حقیر ابرار عالم قادری نظامی صابری ہسوہ فتحپوری متخلص بہ ابرار مصنف گنجینۂ اسرار کہ دران چند غزلیات برطبقے مذاق عرفا درج میکند درحالیکہ صاحبدلان بشنیدن انہا نعرہ یا ہو کشیدند وجرعہ نوشان مصطبہ الست از نشۂ این بادۂ بے خمار مدہوش شوند وازین

عاجز را بدعائے خیر یاد فرمایند

ای صبا نکهتِ آن طرهٔ جانانه کجاست
در خمار آمده‌ام آن بتِ مستانه کجاست

تابشِ شمعِ جمالِ رخِ پرنور بتافت
از دلِ سوختهٔ جوششِ پروانه کجاست

لیلیٔ محملِ توحید ز رخ پرده کشود
قیس با شور و فغانِ دلِ دیوانه کجاست

چه نهان کردهٔ در کوچهٔ گیسو از نازه
ای پریزاد قرارِ دلِ دیوانه کجاست

بهر جمعیتِ خاطر بهم آرایش
زلفِ او گشت پریشان چو دلم شانه کجاست

آمده فصلِ بهاری بچمن زارِ شهود
ساقیا شیشه کجا بادهٔ و پیمانه کجاست

دلِ عشاق فراز آمد و گفتا که منم
گنجِ عشقِ تو صدا داد که ویرانه کجاست

چون بزنارِ صنم این دلِ نادان آویخت
در نظر منزلتِ سبحهٔ صد دانه کجاست

چون شدم مست ہمے دید ندانم ابرار
کعبه و دیر کجا مسجد و بتخانه کجاست

صبح را شد دستِ بر دل از جمالِ یارِ ما
سرو پا در گل ز شرمِ سرخوشِ رفتارِ ما

در دلم گردید آن دریائے معنی موج زن
هست گردون یک حباب از قلزمِ زخارِ ما

طائرِ قدسم بشاخِ سدره بستم آشیان
نغمهٔ وحدت برون می آید از منقارِ ما

خرمنِ نهٔ گنبدِ گردون بسوزد همچو کاه
گر جهد از سینه برقِ آهِ آتشبارِ ما

آن قدر غلط که در افتد مسیحا بر زمین
بهرهٔ یابد چو از دردِ دلِ بیمار ما

جبهٔ تزویر خود را بر در واعظ ز شرم
تار سبحه چون کند از رشتهٔ زنار ما

یار من ابرار چون جا کرد در جان و دلم
می تراود نشهٔ وجه الله از گفتار ما

ازان ساعت که دادی شربتِ دیدار عاشق را
بشوقِ چشمِ میگون کردهٔ بیمار عاشق را

بسوئیِ جام می بر هر قدم سجده ادا سازد
ز دور آید نظر چون خانهٔ خمار عاشق را

شود چون ماهیِ بی آب بر خاکِ درت غلطان
رباید هوش از سر حسرتِ دیدار عاشق را

نسیمِ کوئی جانان رسم و راهِ دلبری داند
کجا دل می رباید نکهتِ گلزارِ عاشق را

دل ای ابرار شد از دولتِ دارین مستغنی
بدست افتاد تا گنجینهٔ اسرار عاشق را

کشتگانِ خنجرِ عشقیم و فکرِ جان کجا
اندرین ره بینوایان را سر و سامان کجا

تا شدم از لطفِ ساقی اندرین میخانه مست
دین کجا ملت کجا تقوی کجا ایمان کجا

اندرین بحرِ حوادث پیرِ من دستم گرفت
نوح کشتیبان چو شد اندیشهٔ طوفان کجا

آبروئیِ چشمهٔ حیوان لبت بر باد داد
پیشِ دندانِ تو قدرِ گوهرِ غلطان کجا

از شرابِ بیخودی یک جرعه تا نوشیده ام
من نمیدانم که جانِ من کجا جانان کجا

دامنِ دل از تکبر در تجرد پاک شد ... ما گدایان را خیالِ نخوت شاهان کجا

یافتم ابرار تا یک جام فیض سرمدی
جامه چون سرمد ندارم بر بدن دامان کجا

بیادِ شعلهٔ روی تو گریان شمع و پروانه ... چو من از سوزِ دل باشند سوزان شمع و پروانه
اگر بینند نورِ آفتابِ روی آن مهوش ... شمارندش ز صنع دست یزدان شمع و پروانه
بامید نظاره هر شبی آیند در محفل ... چنان دارند شوق روی جانان شمع و پروانه
اگر آن یوسف جان زینت محفل نیفزاید ... بشوقش بزم را دانند زندان شمع و پروانه
ازان جانب نیاز و ناز پیوستا ابد ماند ... بدارند از ازل این عهد و پیمان شمع و پروانه
به عشقِ آن بتِ جادو نگاری سحر پردازی ... همه شب مثل ناقوس اند نالان شمع و پروانه

کنند ابرار در بزم جهان دعوای یکتائی
بحسن و عشق در پیدا و پنهان شمع و پروانه

ناگه بخانهٔ من آن گلعذار آمد ... گوئی که در چمنها تازه بهار آمد
آئینهٔ تحیر بنمود روی تابان ... هوشم رمیده از سر چون آن نگار آمد
روزی به روی ساحل گفتم صفای دندان ... از قعر بحر گوهر بهر نثار آمد
گل از چمن برون شد در یاد عارض او ... در شوق بوی زلفش مشک از تتار آمد

نقدِ مراد ہرگز در دست خود ندین — آن کس کہ با تمنا در کوئے یار آمد

بند از دہانِ مینا بکشا و جام پر کن — ساقی بیا و بنگر ابرِ بہار آمد

ابرار من ندانم او را چہ رو نمودہ
از کوئے آن سمن بر دل اشکبار آمد

کرد آئینہ رخسار تو حیران چہ کنم — شد پریشان دلم از زلفِ پریشان چہ کنم

جانم آمد بلب از دوریِ جانان چہ کنم — شور انداخت بدل نالہ و افغان چہ کنم

بندۂ عشق شدم بے پہ حقیقت بردم — دل بہ تنگ آمدہ از گبر و مسلمان چہ کنم

تاخت تارۂ شوق بجانم افگند — جگرم سوخت ازین آتشِ پنہان چہ کنم

اُلفتِ دار تعلق ز دل و جان برخاست — می برد وحشتِ دل سوئی بیابان چہ کنم

نزہت صید چمن قدس بدل میدارم — مثل بلبل ہوسِ سیرِ گلستان چہ کنم

در برِ شمع جمالت صفتِ پروانہ — جان خود گر ندہم یا دلِ سوزان چہ کنم

اے مسیحائے زمان چہرۂ زیبا بنما — نیست جز شربتِ دیدارِ تو درمان چہ کنم

ضبط گوید کہ بکن رازِ محبت پنہان — دردِ عشقِ تو عیان پیشِ طبیبان چہ کنم

دولتِ دین شدہ ابرار براہش برباد
شکوۂ جور ازان دشمنِ ایمان چہ کنم

ذات را ابتدا نمے یابم — شان را انتہا نمی یابم
درد دل را دوا نمی یابم — بمدوا اشتفائے یابم
بر درت چو رسم بکوشش خود — در جہان رہنمانمی یابم
ماہ بے داغ نیست بر گردون — ہیچ دل باصفا نمی یابم
محو گشتم چنان کہ بار دگر — بخدا خویش را نمی یابم
آن صنم ہمکنار من نشدہ — اثرے از دعا نمی یابم
وامی دل بعشوہ مجنون وار — لیلیِ مہ لقا نمی یابم
در حقیقت چون حضرتِ منصور — بیخودی با خدا نمی یابم
دیدہ ام گلرخانِ دنیا را — رنگ و بوئے وفا نمی یابم
در دو عالم ورای خاک درت — چشم را توتیا نمی یابم

جامی خود بروز حشر ابرار
غیر از مصطفٰے نمی یابم

جانِ من شیفتۂ قامتِ رعنا شدہ است — بستۂ سلسلۂ زلف چلیپا شدہ است
چشم بستم ز ہمہ لالہ رخانِ گلشن — شوق نظارۂ آن نرگسِ شہلا شدہ است
انس با زمرۂ انسان بجہان نیست مرا — من ندانم کہ بعشقِ تو چہ سودا شدہ است

صفتِ حُسنِ خداداد چہ تحریر کنم
مہر و مہ شیفتۂ آن رخِ زیبا شدہ است

رخِ گلفام بہ فردوس نہادہ صد داغ
قامتش باعثِ رنجِ دلِ طوبیٰ شدہ است

گر شود خونِ جگرِ من ز غمِ ترک بجا ست
ناوک انداز دلم غمزۂ بیجا شدہ است

گوش گاقانِ حقیقت چہ بگویند ابرار
نکتۂ دفترِ توحید نہ افشا شدہ است

ای دلم را از خیالِ رخ گلستان ساختی
وی ز بوئی زلفِ مشکین سنبلستان ساختی

مثلِ آئینہ رخ محوِ تحیر کردئی
زلف بنمودی پریشان را پریشان ساختی

عاشقان را کردۂ تو ذبح از شمشیرِ ناز
ای نگارِ من عجب این عید قربان ساختی

دیگری را کی بخوانم اندرین عالم حفیظ
از پئی ہر کس مقرر دو نگہبان ساختی

داغ بر دل ہر شب از عارض نہادی ماہ را
ہر سحر خورشیدِ تابان را پشیمان ساختی

چون برافگندی نقاب از روئی خود وقتِ خرام
نقش پا را غیرتِ ماہِ درخشان ساختی

شکرِ تو ابرار ادا سازد چگونہ ای کریم
در دلم گنجینۂ اسرار پنہان ساختی

بہ اغیاران سر و کاری ندارم
سر و کاری بجز یاری ندارم

منم دلدادۂ آن رشکِ گلشن
ہوائی سیرِ گلزاری ندارم

بجز آن عنبرِ لیلیٰ درین دیر
چو مجنون با کسے کارے ندارم

بخوابم آید آن گل ہمچو یوسف
چنان من بخت بیدارے ندارم

بچشمم دولتِ دنیا چہ باشد
ندارم ہیچ اگر یارے ندارم

بہر دم از زبان نامت برآید
بجز ذکرِ تو گفتارے ندارم

دلم برد آن بتِ شیرین ادائے
بسوئے کعبہ رفتارے ندارم

نمی بینم بروئے ماہ و خورشید
بجز یادِ رخت کارے ندارم

علا جسم چیست جز دیدار ابرار
ورائے عشق آزارے ندارم

جلوهٔ رویت ببینم آرزو دارم ہمین
بر زبان ذکرِ تو دارم گفتگو دارم ہمین

آتشِ شوقت بدل افروز از بادِ نفس
خاکپا بر رخ فشانم آبرو دارم ہمین

جلوهٔ رخسار ماند تا ابد پیشِ نظر
نورِ تو در دل بجوید جستجو دارم ہمین

روز و شب آئینهٔ دل را جلائے میدہم
رنگِ غیر از جان زدائم شست شو دارم ہمین

نالہ و فریاد دارم آنچنان از شوقِ تو
نشنوم شورِ قیامت ہائے ہو دارم ہمین

بر رخِ گلگون و زلفِ عنبرین شیدا شدم
در چمن زارِ محبت رنگ و بو دارم ہمین

از عبادت تا ابد ابرار کے فارغ شوم
نشکند تا روزِ محشر من وضو دارم ہمین

از مئ غفلتِ دنیا بخمار آمدی — تو ندانسته ای دل بچکار آمده
حق بمنصور چنان گفت که واصل گشتی — تو مپندار کنون بر سرِ دار آمده
غنچه گفت بمن زانکه لبا کم ظرفی — که بیک جرعهٔ صهبا بخمار آمده
پیٔ دیدار نمودن نرسیدی ای شوخ — بهرِ تاراجِ زرِ صبر و قرار آمده
ساخت چون دانهٔ تسبیح زِ خاکم پیٔ ذکر — گفت زاهد که تو اکنون بشمار آمده
رخ روشن نه نمودی دمِ مردن مارا — از پیٔ فاتحه بر لوح مزار آمده

چشم بکشا و ببین نورِ حقیقت ابرار
نه پئ دیدنِ این لیل و نهار آمده

هیچ محبوبی دلم را شاد نتوان ساختن — قیدیِ غم را کسی آزاد نتوان ساختن
دور افگندی مرا از آستانِ خویشتن — این قدر بر بیدلان بیداد نتوان ساختن
گر تو از بادِ حوادث ترس داری گوشه گیر — حرص سیرِ گلشنِ ایجاد نتوان ساختن
انچه پیش آید ترا از رنج و غم برداشت کن — در قفس ای مرغ دل فریاد نتوان ساختن
این رواق عنصری حق ساخت از یکقطره آب — هیچ بر آبِ روان بنیاد نتوان ساختن
در غمِ هجر تو از بس عشق خونم را بسوخت — شکوهٔ بیدردیِ فصاد نتوان ساختن
هوش دار ابرار چون گنجِ حقیقت یافتی — دولتِ جاوید را برباد نتوان ساختن

در پردهٔ اسرارِ جمالِ تو بدیدم　　وصفِ رخِ اقدس ز ملایک بشنیدیم ۱۸

چون شوق اسیری بدلِ ما شده مضمن　　از بازوئے همت طرفِ دام پریدیم

در صحبت زهاد همه مکر و ریا بود　　جامی مئی توحید ز ساقی بچشیدیم

رفتیم سوئے کعبه بامید نظاره　　از بهرِ تو در دیر و خرابات رسیدیم

با کافر و دیندار شمیم همه عمر　　ما دانهٔ تحقیق بهر خوشه بچیدیم

در گلشنِ توحید ز قسمت چو گذر شد　　بوئے گلِ زسارِ تو از خویش شمیدیم

مارو سوئے تعلق بکشیدیم ز عالم
در کوئی تو با شوق چو ابرار دویدیم

جان را فدائے عشوهٔ جانانه کرده ایم　　دل را نثارِ غمزهٔ ترکانه کرده ایم

در جوشِ عشق آن بتِ بیرحم و سنگدل　　دل را که کعبه بود چو بتخانه کرده ایم

دل چاک گشت و حال پریشان شده ز هجر　　در زلفِ مشکبار تو چون شانه کرده ایم

ما تنگدست همچو گدایان بسر بریم　　سامانِ جشنِ یار چو شاهانه کرده ایم

رفتیم سوئی خانهٔ آن طفل نازنین　　رحمی بزاریِ دلِ دیوانه کرده ایم

تیغِ بدست قاتلِ عالم سپرده ایم　　دیوانه ایم کار چو فرزانه کرده ایم

کردیم جان نشانهٔ تیرِ نگاهِ دوست　　دل را بروی شمع تو پروانه کرده ایم

باآن یگانهٔ دو جهان آشنا شدیم	جان را تهی ز الفتِ بیگانه کرده ایم

ابرار اگر ز عشق نداریم بهره
تقلید هم چو عاشقِ مستانه کرده ایم

راز دل خود سازم در سینه نهان تا کے	زین آتشِ پنهانی سوزد دل و جان تا کی
تو دیده دل بکشا بنگر بجمالِ او	داغِ بجگر باشد زین ماهِ رخان تا کی
بلبل که نشیمن اندر گلزار فرو بسته	برباد نخواهد شد از بادِ خزان تا کی
با حرز خیال انّی وجّهت بخوان هر دم	از شک بگذر ای دل این وهم و گمان تا کی
صیاد رسد یا رب از غیب نهد دامی	این طائر دل ماند در سینه طپان تا کی
افگند چو قمری در گردنِ جان طوقے	در باغ جهان باشد این سرو روان تا کی
تا کی خلشِ ماند از تیر مژه در دل	اشک از غمِ جانانه از دیده روان تا کی
چون جای منِ فانی در گور محقق شد	تعمیر نمایم من هر روز مکان تا کی

کیفیتِ درویشی ابرار چه می پرسی
اسرار حقیقت را سازیم بیان تا کی

رفتم از خود تا بدیدم روے تو	مثل خود لاغر نموده موے تو
چشم تو صاد است بر فردِ جمال	آبروئے حُسن شد ابروے تو

کام دل حاصل شد این ناکام را | تا نہادہ گام اندر کوے تو
خسرو خوبی اگر گویم رواست | مثل صورت خوب گشتہ خوے تو
جان تازہ یافتم از یک نظر | برتر از اعجاز شد جادوے تو
چشم خود برداشتی از روی غیر | پاک شد از عیب این آہوے تو

توچہ می پرسی ز ابرار حزین
مست گشتم تا شنیدم بوے تو

تمام شد

اشتہار مژدہ رسانندۂ عاشقان احمد مختار

بعد حمد خداے جل و علا اور نعت محمد مصطفٰے سرور انبیا علیہ و علی آلہ واصحابہ الصلوۃ والثنا کے۔ خدمت مین اونکے جو عاشق زار جناب سید ابرار ہین عرض پرداز و گذارش طراز ہون کہ ان دنون دیوان ابرار در نعت احمد مختار مین تصنیف شاعر بیمثال نازک خیال فصیح زبان شیرین بیان مشایخ باخدا شاعر باصفا حافظ قرآن معظم جناب مولانا شاہ ابرار عالم صاحب قادری نظامی صابری ہسوہ فتحپوری کا کلام عمدہ اور عیوب سے پاک اور مضمون ہر شعر کا از بس لطیف نعت اقدس جناب سرور انام علیہ التحیۃ والسلام مین قلم اوٹھانا اونھین کا کام ہے اور اُن مداح ممدوح کو اِسکام مین ملکہ تام ہے۔ نعت نگاری کو اونسے وہ نسبت جو صفا کو گوہر آبدار سے اور نازک خیالی کو اونسے وہ اضافت جو ضیا کو اختر تابدار سے اگرچہ اکثر نازک خیالون نے اس کام مین اپنی طبع نقاد کو زور دیا ہے مگر کسیکا کلام اس چستی اور دلبستگی و صدق مقالی و نازک خیالی کے ساتھ مشتہر نہین ہوا ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید یہ فقرہ خوبی کلام کا پورا پورا